حیاۃ الأنبیاء
فی قبورهم
تصنیف
امام ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی
علیہ الرحمۃ والرضوان
ولادت ۳۸۴ھ ــــ وصال ۴۵۸ھ
تخریج تنقیح وحواشی :
مولانا محمد فاروق خاں صاحب رضوی
بانی سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او انٹرنیشنل) ناگپور
SHO
سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او انٹرنیشنل)
نزد دیواڑیا کانگریس بھون، بھالدار پورہ، ناگپور۔
(مہاراشٹر) انڈیا۔

حَیَاةُ الأَنْبِیَاء

فِی قُبُوْرِھِم

تصنیف

امام ابوبکر احمد بن الحُسین بیہقی

علیہ الرحمۃ والرضوان

ولادت ۳۸۴ھ — وصال ۴۵۸ھ

تخریج تنقیح وحواشی:

مولانا محمد فاروق خان صاحب رضوی

بانی سُنّی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او انٹرنیشنل)، ناگپور

سُنّی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او انٹرنیشنل)

نزد دیواڑیا کانگریس بھون، بھالدارپورہ، ناگپور۔

(مہاراشٹر) انڈیا۔

کِتاب : حَیَاۃُ الْاَنۡبِیَاء فی قبُورِھم
تصنِیف : امام ابُوبکر احمد بن الحُسَین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ
تخرِیج تنقیح و حواشی : مَولانا محمّد فارُوق خان صاحب رضوی
اِشاعت : ۱۲؍مئی ۲۰۲۳ء
ناشِر : سُنّی حنفی آرگنائزیشن (اِیس اِیچ اُو، انٹرنیشنل)
دِیواڑیا کانگریس بھون کے پیچھے، بھالدار پورہ،
ناگپور- 440 018 (مہاراشٹر)، اِنڈیا۔

Telegram Channel (For Dowunload PDF Books) :
https://t.me/AllamaFarooqueRazviOfficial

Official YouTube Channel :
https://youtube.com/@allamafarooquerazviofficial

Short Cilips YouTube Channel :
https://youtube.com/@SUNNIHANAFIORGANIZATION

=÷=÷=÷=÷=÷=÷=÷=÷=

شرفِ اِنتساب

=÷=÷=÷=÷=÷=÷=÷=÷=

اُس نیک سیرت، مُخلِص، سُنّی صحیح العقیدہ خاتون۔۔

۔۔مُسَمَّاۃ۔۔

محترمہ حَجَّن رضیہ بیگم صاحبہ رحمہ اللہ علیہا

۔۔کے نام۔۔

جو میری پھوپھی امّی تھی۔۔

اُنھیں کی عمدہ پرورش وتربیت نے اِس حقیر گدائے رضؔا کو اِس لائق بنایا کہ آج اِس رسالہ مبارکہ کو عوام اہل سنت کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔۔

مولیٰ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیبِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ وطفیل اُن کی مغفرت فرمائے۔۔

اُن کے درجات بلند فرمائے۔۔

اور اُنھیں جنت الفردوس میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑوس عطا فرمائے۔۔

آمِین یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

O================O

اللہ تبارک وتعالیٰ کی عطاء سے اَنبیاءِ کرام علیہم الصَّلوٰۃ والسَّلام اپنی قبروں میں جسموں کے ساتھ زِندہ وسلامت رہتے ہیں اور اُن کی یہ زندگی حقیقی، حِسّی و دُنیاوی ہے۔ تصدیق وعدۂ الٰہیہ کے اُن پر محض ایک آن موت طاری ہوتی ہے اور پھر فوراً ویسی ہی حیات عطا کر دی جاتی ہے۔اَنبیاء کرام اپنی قبور میں رزقِ الٰہی کھاتے، نماز پڑھتے، دیکھتے، سنتے، اور سلام کا جواب دیتے ہیں، حتیٰ کہ اپنی اُمت کے اَحوال پر بھی مطلع ہوتے ہیں۔

اہل سنت وجماعت کا یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ تمام اَنبیاءِ کرام علیہم السَّلام کی حیات شُہداءِ کرام کی حیات سے بہت اَرفع واعلیٰ ہوتی ہے۔اور بلاشُبہ ہمارے آقا ومولیٰ سیّد المرسلین، خاتم النّبیین، نبیٔ رحمت، شافعِ روزِ محشر، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی حیاتِ طیّبہ تمام اَنبیاءِ کرام علیہم السَّلام کی حیات سے نہایت ہی اَکمل واعلیٰ ہے۔اِس پر قرآنِ مقدس کی متعدد آیاتِ کریمہ، اَحادیثِ کثیرہ، ائمہ، مُحدِّثین اور مُعتمَد علماء کے بے شمار اَقوال شاہد ہے۔ہم یہاں اِختصاراً قرآنِ عظیم سے صرف چار (۴) آیات پر اکتفاء کر رہے ہیں۔

(۱)۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اِرشاد فرماتا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ O

''(اے محبوب) ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر رحمت سارے عالم کے لیے۔''

(قرآن کریم، پارہ ۱۷/ سورۃ الانبیاء، آیت ۱۰۷)

جس طرح ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی ظاہری زندگی میں تمام عالم کیلئے رحمت تھے اُسی طرح بعد وِصال بھی آپ رحمت ہیں اور تمام عالم کیلئے رحمت ہونا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات کا تقاضا کرتا ہے۔

(۲)۔ اور فرماتا ہے ربّ ِکریم۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ط

''اور اللہ کی شان نہیں کہ وہ اُنھیں عذاب دے اِس حال میں کہ (اے محبوب) آپ اُن میں تشرف فرما ہو۔'' (قرآن کریم، پارہ ۹/سورۃ الانفال، آیت ۳۳)

آیت کریمہ میں اَنْتَ فِيْهِمْ جملہ حالیہ ہے اور حال بمنزل شرط کے ہوتا ہے۔لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُمت میں تشریف فرما ہونا شرط ٹھہرا، اور جب یہ شرط پائی جائے گی تو ہی اُمت محمدیہ عذاب سے حِفظ واَمان میں رہے گی۔ نیز اَنْتَ سے مراد صرف رُوح ہی نہیں ہے بلکہ جسم مع الرُّوح ہے۔

(۳) اِرشاد فرماتا ہے ربُّ العِزّت۔

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ؀

''اور (اے محبوب) بیشک آپ کیلئے (ہر) پچھلی ساعت پہلی سے بہتر ہے۔''

(قرآن کریم، پارہ ۳۰/سورۃ الضُّحیٰ، آیت ۴)

جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ''اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ'' کا اِرشاد صادق آگیا اور ''كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ'' کا قانون پورا ہوگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رُوحِ اَقدس آپ کے جسمِ اَطہر میں واپس جلوہ گر ہوگئی۔ اِس لیے کہ کائنات میں کوئی مقام جسمِ اَقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

بہتر تو درکنار، برابر بھی نہیں ہے۔

(۴) رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○

''اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم (یعنی گناہ) کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول اُن کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔'' (قرآن کریم، پارہ ۵ رسورۃ النّساء، آیت ۶۴)

یہ آیتِ کریمہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنی قبرِ مبارک میں باحیات ہونے اور اُمّتیوں کے اَحوال سے واقف ہونے پر دَلالت کرتی ہے۔

یہ حکم مطلقاً ہے، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ ظاہری اور وِصال کے بعد بھی اِس پر عمل ہوگا کہ گناہگار آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں، رب تعالیٰ سے مغفرت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت چاہیں۔ اور جب وہ ایسا کریں تو اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔ یاد رہے ! قرآن کریم تاقیامت لوگوں کی ہدایت کیلئے آیا ہے، لہٰذا اِس کے اَحکام بھی تاقیامت اہل ایمان کیلئے وَاجبُ العَمَل ہے۔ دوسرا یہ کہ قرآن کریم کی یہ آیت مَنْسُوخ نہیں بلکہ ناسِخ ہے لہٰذا اِس پر آج بھی عمل کیا جائے گا، چنانچہ۔

امام تقی الدِّین سُبکی علیہ الرحمہ (المتوفی ۷۵۶ھ) اپنی تصنیف ''شِفَاءُ السَّقَام'' میں اور امام ابن حجر المکی الشافعی علیہ الرحمہ (المتوفی ۱۰۱۴ھ) اپنی تصنیف ''الجَوْهَرُ المُنَظَّم'' میں اِس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

دَلّت الآیَۃ عَلَی الْحَثِّ عَلَی الْمَجی ءِ اِلٰی رَسُوْل ﷺ وَالْاسْتَغْفَار عِنْدَہ، وَاستَغْفَارہ لَھُمْ، وَ ذٰلِكَ وَاِن کَانَ وَردفی حال الحیاۃ ، فھی رُتبۃٌ لہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنقطع بموتہ تعظیماً لہ۔

''یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی ترغیب دلاتی ہے کہ گناہگار آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور وہاں مغفرت چاہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُن کی سفارش کریں، یہ آیت اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی (ظاہری) زندگی میں آئی ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وہ رُتبہ ہے جو وفات کے بعد بھی ختم نہیں ہوتا۔''

حوالجات: تقی الدّین سُبکی ،شِفاءُ السّقَام فی زیارۃِ خیر الانام، صفحہ نمبر ۲۳۳۔
ابن حجر المکی، الجوھرُ المُنَظّم ،صفحہ نمبر ۱۲۔

اَنبیاءِ کرام علیہم السّلام کا اپنی قبور میں زندہ ہونا، یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جس پر تمام ائمہ مُتقَدّمین و مُتاَخّرین کا اِتفاق ہے۔اور اِس عقیدہ پر ساڑھے چودہ سو (۱،۴۵۰) سالوں میں کسی امام، کسی مُحَدِّث یا کسی مستند عالم دین نے اِختلاف نہیں کیا، اِلّا یہ کہ ہمارے زمانہ میں بعض ناعاقبت اَندیش فرقہ وہابیہ و دَیابنہ نے اِس اِجماعی عقیدے سے اِنحراف کیا اور معاذ اللہ گمراہ و گمراہ گر ہوئے۔

محقّق علی الاطلاق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرّحمہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ) اپنی شہرہ آفاق تصنیف ''مدارج النّبوت'' میں فرماتے ہیں۔

بداں کہ حیات اِنبیاء صَلَوَاتُ اللہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن، مُتّفَق علیہ اَست میاں علماءِ ملت وہیچ کس رَا خلافِ نیست دراں کہ آں کامل تر وقوی تر از وجود حیاتِ

شُہداء و مُقَاتِلِیْن فی سبیل اللہ است کہ آں معنوی و اُخروی اَست عند اللہ۔ وحیات اَنبیاء حیاتِ حِسّی دُنیاوی اَست واَحادیث وآثار دراں واقع شدہ۔"

"یعنی جاننا چاہیے کہ تمام اَنبیاء کرام صَلَوَاتُ اللہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی حیات علمائے اُمت کے نزدیک مُتفَق عَلَیہ ہے اور اِس میں کسی کا کوئی اِختلاف نہیں ہے کہ آپ کی حیات شُہداء اور اللہ کی راہ میں قتل ہونے والوں کی حیات سے کامل تر اور قوی ہے۔ کیونکہ شُہداء کی زندگی تو اللہ کے نزدیک معنوی اور اُخروی ہے۔ جبکہ اَنبیاء کی حیات حِسّی اور دُنیاوی ہے اور اِس متعلق اَحادیث وآثار موجود ہیں۔"

حوالہ: شاہ عبدالحق، مدارِج النّبوت، باب: حیاۃُ الانبیاء، جلد ۲/ صفحہ نمبر ۴۴۷۔

یہی شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی ایک دوسری تصنیف "جذبُ القلوب اِلی دیارِ المحبوب" میں فرماتے ہیں۔

تمامہ اہلسُنّت وجماعت اعتقاد دَارند بہ ثبوت اوراکارت مثل علم وسمع مرسائر اَموات رَا ازجاو بشر خصوصاً اَنبیاءِ رَا علیہم السَّلام۔

"تمام اہل سنت وجماعت اِس پر عقیدہ رکھتے ہیں کہ سب مُردوں کیلئے علم و سمع (جاننا اور سننا) ثابت ہے خصوصاً اَنبیاءِ کرام علیہم السَّلام کے لیے۔"

حوالہ: شاہ عبدالحق، جذبُ القلوب اِلی دیارِ المحبوب، باب چہاردہم، صفحہ نمبر ۲۰۲۔

امام ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی علیہ الرَّحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۴۵۸ھ) اپنی تصنیف "الاعتقاد وَالھِدَایۃُ اِلی سبیل الرَّشاد" میں نقل فرماتے ہیں۔

أَلْأَ نْبِیَاءُ عَلَیْہِمُ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ بَعْدَ مَا قُبِضُوْا رُدَّتْ اِلَیْہِمْ

أَرْوَاحُهُمْ، فَهُمْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ كَالشُّهَدَاءِ، وَقَدْ رَأَى نَبِيُّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعَةً مِنْهُمْ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ۔

''اَنبیاءِ کرام علیہم الصَّلاۃ والسَّلام کی روحیں قبض کرنے کے بعد اُن پر واپس کردی جاتی ہیں، اور وہ رب تعالیٰ کے نزدیک شُہداء کی طرح زندہ ہیں۔ اِس لیے نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے شبِ معراج میں اَنبیاءِ کرام کی جماعت سے ملاقات کی تھی۔''

حوالہ: بیہقی، الاعتقاد والهِدَايَۃُ اِلیٰ سبیل الرَّشَاد، فصل فی حیاۃ الانبیاء بعد الموت، صفحہ نمبر ۳۰۵۔

امام تقی الدِّین سُبکی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ''شِفَاءُ السَّقَام'' میں نقل فرماتے ہیں۔

اِنَّ ذَلِكَ مَوْتٌ غَيْرُ مستمر، وَاَنَّهٗ اُحِيَ بَعْدَ الْمَوت۔۔۔ وَلَاشَكَ أَنَّهَا أَعْلىٰ وَأَكْمَلُ مِنْ حَيَاةِ الشَّهِيْد، وَهِيَ ثَابِتَةٌ لِلرُّوْحِ بِلَا اِشْكَالٍ وَالْجَسَد، قَدْ ثَبت أَنَّ أَجْسَادَ الأَنْبِيَاءِ لَا تَبلىٰ۔

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت دائمی نہیں ہے، بلکہ کچھ وقت کے لئے تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ کردیئے گئے۔۔۔ اور اِس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کی حیات شُہدا کی حیات سے اعلیٰ واکمل ہے، اور وہ رُوح اور جسم دونوں کے لیے بلا اِشکال (بغیر کسی شک وشبہ کے) ثابت ہے، اِس لیے کہ یہ ثابت ہوچکا کہ اَنبیاءِ کرام علیہم السَّلام کے اَجسام (قبروں میں) بوسیدہ نہیں ہوتے۔''

حوالہ: تقی الدِّین سُبکی، شِفَاءُ السَّقَام فی زیارۃِ خیر الانام، صفحہ نمبر ۳۹۶۔

امام ابن الحاج محمد بن محمد الفاسی علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۷۳۷ھ) اپنی تصنیف ''المدخل'' میں اور امام احمد بن محمد قسطلانی علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۹۲۳ھ) اپنی

تصنیف "اَلْمَوَاہِبُ اللَّدُنِّیَّۃ بِالْمِنَحِ الْمُحَمَّدِیَّۃ" میں نقل فرماتے ہیں۔

لَا فَرْقَ بَیْنَ مَوْتِہٖ وَحَیَاتِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ مُشَاھَدَتِہٖ لِاُمَّتِہٖ، وَمَعْرِفَتِہٖ بِاَحْوَالِھِمْ وَعَزَائِمِھِمْ وَخَوَاطِرِھِمْ، وَذٰلِکَ عِنْدَہٗ جَلِیٌّ لَاخِفَاءَ بِہٖ۔

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی موت اور حیات کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے، آپ ﷺ اپنی اُمت کو دیکھتے ہیں، اور اُن کے اَحوال (حالات) اور اُن کے اِرادوں اور اُن کے قلبی خیالات کی معرفت رکھتے ہیں، اور یہ سب (اللہ تعالیٰ کی عطا سے) آپ پر روشن ہے اِس میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے۔"

حوالجات: ابن الحاج، المدخل، باب زیارۃ سیّد الاوّلین والآخرین ﷺ، جلد ۱/صفحہ نمبر ۲۵۹۔

قسطلانی، المواہب اللدنیّۃ، الفصل الثانی، زیارۃ قبرہ ﷺ ومسجدہ، جلد ۴/صفحہ نمبر ۵۸۰۔

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ) فرماتے ہیں۔

اَنبیا کو بھی اَجل آنی ہے — مگر ایسی کہ فقط آنی ہے۔
پھر اُسی آن کے بعد اُن کی حیات — مثل سابق وہی جسمانی ہے۔
رُوح تو سب کی ہے زِندہ اُن کا — جسمِ پُرنور بھی روحانی ہے۔
اَوروں کی رُوح ہو کتنی ہی لطیف — اُن کے اَجسام کی کب ثانی ہے۔
اُس کی اَزواج کو جائز ہے نکاح — اُس کا تَرکہ بٹے جو فانی ہے۔
یہ ہیں حَیّ اَبدی اُن کو رضا — صِدقِ وعدہ کی قَضا مانی ہے۔

حوالہ: اعلیٰ حضرت، حدائقِ بخشش، حصّہ دُوّم، صفحہ نمبر ۲۷۳۔

÷÷÷÷÷÷÷÷÷☆÷☆÷÷÷÷÷÷÷÷÷
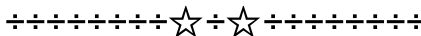
حالاتِ مُصَنّف

حضرت امام ابو بکر احمد بن الحسین بیہقی علیہ الرَّحمۃُ والرِّضوان

☆☆=================☆☆

نام ونسب :

اسمِ گرامی احمد بن الحسین ہے ۔سلسلہ نسب یہ ہے ،احمد بن الحسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ بیہقی ۔کنیت ابو بکر، القاب الحافظ و شیخ خُراسان ہے ۔آپ کی ولادت ماہ شعبان المُعَظَّم ۳۸۴ھ ''بیہق'' میں ہوئی ۔بیہق ایک گاؤں کا نام ہے جوخُراسان کے مشہور شہر نیشا پور سے ساٹھ میل (۶۰) کے فاصلہ پر واقع ہے ۔اپنے پیدائشی گاؤں ''بیہق'' کی نسبت سے آپ ''بیہقی'' کہلائے ۔

تحصیل علم :

اللہ تعالیٰ نے امام بیہقی علیہ الرَّحمۃ والرِّضوان کو قبول علم اور غیر معمولی صلاحیت سے نوازا تھا ۔اُنھوں نے دستورِ زمانہ کے مطابق پہلے اپنے شہر اور مضافات کے علماء کرام سے علم حاصل کیا ۔پھر مزید حصولِ علم وتَفَقُّہ کیلئے مختلف اِسلامی شہروں کی طرف متوجہ ہوئے اور رحلت وسفر کے مصائب ومشکلات جھیلتے ہوئے پورے ذَوق و اِنہماک کے ساتھ مقتدر علماء وفقہاء عُظَّام سے کسبِ علم کیا ۔اِس سلسلے میں آپ نے مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، نیشا پور، بغداد، جبال ،کوفہ، بصرہ، طابران و دِیگر اِسلامی شہروں کا سفر کیا ۔آپ نے جن مقتدر علماء ومشائخ سے تحصیل علم کیا اُن کی تعداد سو (۱۰۰) سے زائد ہے ۔چند مشہور شیوخ کے نام یہ ہیں ۔

ابوالحسن محمد بن حسین علوی۔ابوعبداللہ حاکم(صاحب المستدرک)۔ابوطاہر بن محمش۔ابوبکر بن فورک۔ابوعلی الروذباری۔عبداللہ بن یوسف بن بانویہ۔ابوعبدالرحمن السلمی۔ہلال بن محمد الحفّار۔ابوالحسین بن بشران۔ابن یعقوب الایادی۔حسن بن احمد بن فراس۔جناح ابن نذیر۔وغیرہم۔

امام بیہقی علیہ الرحمہ کو اپنے اَساتذہ میں امام ابوالحسن محمد بن حسین علوی اور خصوصاً امام ابوعبداللہ حاکم (صاحبِ اُلمُستَدرَک) کی صحبت میں زیادہ رہنے اور اُنسے اِستفادہ کرنے کا موقع ملا۔اِس بناپر وہ امام حاکم کے جلیل القدر تلامذہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔

علم وفضل :

امام بیہقی علم وفن کے ساتھ ساتھ تُوَرُّع ،زُہدوتقوی میں اپنے زمانے میں مشارُ الیہ تھے۔اُن میں وہ تمام خصائل موجود تھے جوعلمائے ربَّانین میں ہونے چاہیے۔

امام تاج الدِّین سُبکی علیہ الرحمہ (المتوفی ۷۷۱ھ) فرماتے ہیں۔

’’امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے اماموں میں سے ایک امام،مومنین کے ہادیوں میں ایک ہادی،اللہ کی مضبوط رسّی (یعنی اللہ کی طرف بلانے والے)،جلیل القدر فقیہ،عظیم حافظ الحدیث،علم اُصول میں ماہر،پرہیزگار،متقی،اللہ کی اِطاعت کرنیوالے،مذہب اورفُروع کی تائیدونُصرت کے ساتھ کمربستہ،علم کے پہاڑ تھے۔‘‘

حوالہ: تاج الدِّین سُبکی ،الطَّبقاتُ الشَّافعیۃ الکبریٰ،جلد ۴/صفحہ نمبر ۸۔

امام بیہقی علیہ الرحمہ کے قوت حفظ وضبط اور ثقاہت و اِتقان پر ائمہ فن ومحدِّثینِ کرام کا اِتفاق ہے۔وہ عام محدِّثین کی طرح محض حافظ الحدیث ہی نہ تھے بلکہ آپ نے

روایتِ حدیث اور دِرایتِ حدیث کو جمع فرمایا۔ آپ کو فِقہ، فن حدیث اور عِلَل حدیث میں پوری مہارتِ تامّہ حاصل تھی۔ خدائے تعالیٰ نے اَحادیثِ مختلفیہ کے جمع کرنے کا آپ کو خوب ملکہ عطا فرمایا تھا۔

امام محمد بن عبداللہ الخطیب تبریزی (صاحبِ مشکوٰۃ) علیہ الرحمہ (المتوفی ۷۴۱ھ) فرماتے ہیں۔

''امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ حدیث و فِقہ کی واقفیت اور اُن کی تدریس و تصنیف میں یگانہ روزگار تھے۔ یہ امام ابوعبداللہ حاکم کے نامور شاگردوں میں سے ہیں۔''

حوالہ: خطیب تبریزی، مشکوٰۃُ المَصابیح، باب اسماءِ الرِّجال، جلد ۳، صفحہ ۴۶۵۔

ائمہ فن و محدّثین کرام فرماتے ہیں۔

هُوَ مِنْ كِبَارِ أَصْحَابِ الْحَاكِمِ وَيَزِيدُ بِأَنْوَاعٍ مِنَ الْعُلُوْمِ۔

وہ (امام بیہقی علیہ الرحمہ) امام حاکم علیہ الرحمہ کے بڑے اَصحاب میں سے تھے، اور مختلف علوم میں اُن پر فوقیت رکھتے تھے۔''

حوالجات: ابن عساکر، تَبْیِیْنُ کَذِبِ المُفْتَرِی، صفحہ نمبر ۲۶۶۔

ابن خَلّکان، وَفَیاتُ الاَعْیَان، جلد ۱، صفحہ نمبر ۷۶۔

ذَہبی، تذکرۃُ الحُفّاظ، جلد ۳، صفحہ ۱۱۳۲۔

حافظ شمس الدّین ذَہبی علیہ الرحمہ (المتوفی ۷۴۸ھ) نے اپنی تصنیف ''تذکرۃُ الحُفَّاظ'' میں آپکا تذکرہ ''الامام، الحافظ، العلامۃ، شیخ خراسان، صاحبُ التَّصَانیف'' کے اَلفاظ سے کیا ہے۔ ایک مقام پر فرماتے ہیں۔ ''عنده عوال (ومسانید) و بورك له في

عمله لحسن قصده وقوة فهمه وحفظه ۔یعنی آپ کے پاس عالی اَسناد احادیث تھیں، آپکی حُسنِ نیت،قوت ِفہم اور قابل رشک حافظہ کی وجہ سے آپکے علم میں بے حد برکت ہوئی۔"

حوالہ: ذَہبی،تذکرۃُالحُفّاظ،جلد۳،صفحہ ۱۳۲،۱۔

علامہ ابن ناصر الدِّین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ۔"امام بیہقی علیہ الرَّحمہ ثِقہ اور قابل اِعتماد تھے ۔اہل سِیَر اور اَربابِ تذکرہ نے آپ کو"الحافظ الکبیر المَشْہُور" کے لقب سے موسوم کیاہے۔" امام ابن عساکر علیہ الرحمہ نے "شَیْخُ السُّنَّہ" اور امام ابن عماد علیہ الرحمہ نے آپ کو "شیخ الخُراسان" لکھاہے۔"

علامہ ظہیر الدِّین بیہقی لکھتے ہیں۔

"فن حدیث میں امام بیہقی علیہ الرحمہ کا کوئی ہمسر اور ثانی نہ تھا اُن کے زمانے میں خُراسان کے اَندرکسی کو اُن کی مرضی وسند کے بغیر حدیث بیان کرنے یا اُس میں کسی قسم کے تَصَرُّف کرنے کی مجال نہ تھی۔"

حوالہ: تاریخ بیہق ،جلد ا،صفحہ نمبر ۳۴۵۔

فقہی مذہب (مسلک) :

امام بیہقی علیہ الرحمہ فقہی مذہب میں امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیرو تھے۔ اُنھیں مسلک شافعی سے بڑا شَغَف تھا اُس کی ترویج و اِشاعت اور تہذیب و تنقیح میں اُنھوں نے بڑے نمایاں کارنامے اَنجام دیئے ہیں۔

علامہ احمد بن محمد ابن خَلِّکان علیہ الرحمہ (المتوفی ۶۸۱ھ) فرماتے ہیں۔

"امام بیہقی علیہ الرحمہ فقیہ و شافعی المسلک ، بہت بڑے حافظ الحدیث اور

یکتائے زمانہ، تمام علوم وفنون میں اپنے ہم عصر سے مُنْفَرِد تھے۔"

حوالہ: ابن خَلِّکان، وَفیاتُ الاعْیاَن، جلد ا؍صفحہ نمبر ۷۵۔

عبدالحلیم ابن تیمیہ (المتوفی ۷۲۸ھ) نے لکھا ہے کہ۔

"امام بیہقی علیہ الرحمہ اَصحابِ شافعی میں سے علم حدیث کے سب سے بڑے عالم تھے، اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مسلک کے بڑے مددگار تھے۔"

محدث امامُ الحرمین ابوالمعالی الجُوَیْنی علیہ الرَّحمۃ الرِّضوان فرماتے ہیں۔

مَامن شَافِعِیٍّ اِلَّا وَلِلشَّافِعِیِّ عَلَیْہ مِنَّۃٌ اِلَّاالبَیْہَقِیّ ، فَاِنَّ لَہُ عَلَی الشَّافِعِیِّ مِنَّۃٌ لِتَصَانِیْفَہ فِیْ نُصْرۃ مَذْھَبہ۔

"جس قدر (اہل علم) شافعی ہیں کسی شافعی کا اِحسان امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نہیں ہے سوائے امام بیہقی علیہ الرحمہ کے، کیونکہ اُنھوں نے امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب کی تائید ونصرت میں کثیر تصانیف لکھی ہے۔"

حوالجات: ابن عساکر، تَبْیِیْنُ کَذِبِ المُفْتَرِی، صفحہ نمبر ۲۶۶۔

ابن خَلِّکان، وَفیاتُ الاعْیاَن، جلد ا؍صفحہ نمبر ۷۶۔

ذَہبی، سِیَرُ اَعْلا مُ النُّبَلا، جلد ۱۸، صفحہ ۱۶۸۔

تاج الدِّین سُبکی، طَبقَاتُ الشَّافِعیۃ الکبریٰ، جلد ۴؍صفحہ نمبر ۱۰۔

شاہ عبدالعزیز، بستانُ المحدِّثین، صفحہ نمبر ۱۳۴۔

امام تاج الدِّین سُبکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

"کوئی شافعیُ الْمَذہب امام بیہقی کی تصنیفات سے بے نیاز نہیں رہ سکتا۔"

حوالہ: تاج الدِّین سُبکی ،طَبقَاتُ الشَّافِعیۃ الکبریٰ، جلد۴ ؍صفحہ نمبر ۹۔

عظیم فقیہ عمر بن محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

’’میں نے ایک مرتبہ امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ جامع مسجد میں ایک تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں اور فرمارہے ہیں: آج میں نے کتابُ الفَقِیہ احمد (یعنی امام بیہقی) سے فُلاں فُلاں حدیث کا اِستفادہ کیا ہے۔‘‘

حوالجات: ابن عساکر،تَبْیِینُ کَذِبِ المُفْتَرِی، صفحہ نمبر ۲۶۷۔

ذَہبی ،سِیَرُ اَعْلَامُ النُّبَلَا ، جلد ۱۸،صفحہ ۱۶۷۔

تاج الدِّین سُبکی ،طَبقَاتُ الشَّافِعیۃ الکبریٰ، جلد ۴ ؍صفحہ نمبر ۱۱۔

شاہ عبدالعزیز ،بستانُ المحدِّثین، صفحہ نمبر ۱۳۵۔

مشہور فقیہ و امام محمد بن عبدالعزیز المَرْوَزی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

’’ایک روز میں نے خواب دیکھا کہ ایک صندوق زمین سے آسمان کی طرف اُڑا جا رہا ہے اور اُس کے اِرد گرد آنکھوں کو خیرہ کرنے والا نور ہے، میں نے دریافت کیا: یہ کیا چیز ہے ؟ تو (فرشتوں نے) جواب دیا: یہ امام احمد بیہقی کی تصنیفات کا صندوق ہے جو بارگاہ ربُّ العِزَّت میں مقبول ہوگیا ہے۔‘‘

حوالجات: ابن عساکر،تَبْیِینُ کَذِبِ المُفْتَرِی، صفحہ نمبر ۲۶۷۔

ذَہبی ،سِیَرُ اَعْلَامُ النُّبَلَا ، جلد ۱۸،صفحہ ۱۶۸۔

تاج الدِّین سُبکی ،طَبقَاتُ الشَّافِعیۃ الکبریٰ، جلد۴ ؍صفحہ نمبر ۱۱۔

شاہ عبدالعزیز ،بستانُ المحدِّثین، صفحہ نمبر ۱۳۵۔

حافظ شمس الدّین ذہبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

''اگر امام بیہقی رحمہ اللہ چاہتے تو وہ خود ایک (فقہی) مذہب کی بنیاد ڈال سکتے تھے، جس میں وہ خود اِجتہاد کرتے، اُن کو اِس پر پوری قدرت ومہارت حاصل تھی کیونکہ اُن کو تمام علوم پر وسعت اور تمام (فقہی) اِختلاف کی معرفت تھی۔''

حوالہ: ذَہبی، سِیَرُ اَعلامُ النُّبلَا، جلد ۱۸، صفحہ ۱۶۹۔

چند اہم تلامذہ :

آپ کے چشمۂ علم سے سیراب ہونے والوں کی بہت بڑی تعداد ہے اُن میں سے چند اہم تلامذہ کے اَسماءِ گرامی یہ ہیں۔

شیخ الاسلام ابو اسماعیل انصاری۔ ابوالحسن عبیداللہ بن محمد احمد۔ اسماعیل بن احمد۔ ابوعبداللہ فراوی۔ ابوالقاسم شمامی۔ ابوالمعالی محمد بن اسماعیل فارسی۔ عبدالجبار بن عبدالوہاب دہان۔ عبدالجبار بن محمد خواری۔ عبدالحمید بن محمد وغیرہم۔

وفات : امام بیہقی علیہ الرحمہ کا ۷۴ رسال کی عمر میں بروز ہفتہ، ۱۰ر جمادی الثانی ۴۵۸ھ کو شہر نیشاپور میں وصال ہوا۔ آپکے جنازہ کو ''بیہق'' لایا گیا اور وہیں آپ کی تدفین ہوئی۔

آپ کی تصانیف :

امام بیہقی علیہ الرحمہ فن حدیث میں یگانہ روزگار اور بے نظیر تھے اُنھوں نے بکثرت حدیثیں روایت کیں اور متعدد کتابیں اپنی یادگار چھوڑیں ہے۔

امام محمد بن عبداللہ الخطیب (صاحب مشکوٰۃ) علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں۔

''بعض محدِّثین فرماتے ہیں کہ حُفّاظِ حدیث میں سے سات (۷) محدث ایسے

گزرے ہیں جن کی تصانیف بہت عمدہ ہیں اور لوگوں کو اُن سے بہت نفع پہنچا، جن کے اَسماءِ گرامی یہ ہیں : (۱) امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی (۲) امام حاکم ابوعبداللہ نیشاپوری (۳) امام ابومحمد عبدالغنی ازدی (۴) امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی (۵) امام ابوعمر بن عبدالبر نمری (۶) امام احمد بن حسین بیہقی (۷) امام ابوبکر احمد خطیب بغدادی۔

حوالہ: مشکوٰۃ المَصَابیح، باب اَسماءِ الرِّجال، جلد ۳ / صفحہ ۴۶۵۔

جماعت محدِّثین نے کہا ہے کہ امام بیہقی علیہ الرحمہ کی تصانیف میں حسن ترتیب کی وجہ سے برکت ہے۔ آپ نے جس ذَوق وشوق اور تلاش وجستجو کے ساتھ علوم وفنون کے گراں بہاں موتیوں کو سمیٹ کر جو اُمت تک پہنچایا ہے اُس کی نظیر معاصرین میں مشکل سے ہی مل سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے علم میں بڑی برکت اور فہم میں کامل قوت عطا فرمائی تھی۔ اُن کی یادگار میں ایسی ایسی نایاب تصانیف موجود ہے جو اُن سے پہلے لوگوں سے ظاہر نہیں ہوئی تھی۔ بقول علامہ ابوسعد سمعانی علیہ الرحمہ :

"امام بیہقی علیہ الرحمہ کے پاس اَحادیث کا بہت بڑا وسیع ذخیرہ تھا اور اُنھوں نے متعدد بے مثال تصنیفات چھوڑی ہے۔"

علامہ احمد بن محمد ابن خَلِّکان علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔

تبلغ تصانیفه الف جزء۔

"اُن کی تصانیف کی ضخامت ایک ہزار اَجزاء تک پہونچتی ہے۔"

حوالہ: ابن خَلِّکان، وَفیاتُ الاعیان، جلد ۱ / صفحہ نمبر ۷۶۔

امام بیہقی علیہ الرحمہ کی مشہور تصانیف میں سے چند یہ ہے۔

(۱) کتابُ الاسماءِ وَالصِّفَات (۲) الاعتقاد وَالھِدَایۃُ اِلٰی سبیل الرَّشَاد (۳) اَلسُّنَنُ الکبریٰ
(۴) اَلسُّنَنُ الصُّغریٰ (۵) دلائل النُّبوۃ (۶) شُعَبُ الایمان (۷) الدَّعواتُ الکبیر
(۸) الدَّعواتُ الصَّغِیر (۹) التَّرغِیب والتَّرھِیب (۱۰) الزُّھدُ الکبیر (۱۱) کتاب آلاداب
(۱۲) کتابُ الخِلافِیَات (۱۳) الاربعین (۱۴) کتابُ الاسریٰ (۱۵) اِثباتُ الرَّؤیۃ
(۱۶) کتاب معرفۃ السُّنَنُ والآثار (۱۷) اَلْمَدخِل اِلٰی کتابُ السُّنَن (۱۸) فضائل الصَّحَابۃ
(۱۹) مناقب الامام احمد بن حنبل (۲۰) مناقب الشافعی (۲۱) کتاب اَحکامِ القرآن
(۲۲) کتابُ البَعْثُ والنُّشُور (۲۳) اِثبات عذاب القبر (۲۴) کتابُ القَضَاءِ والقدر
(۲۵) فضائل الاوقات (۲۶) حیاۃُ الانبیاء فی قبورھم۔۔۔

حیاۃ الانبیاء فی قبورھم :

زیرِ نظر رسالہ امام بیہقی علیہ الرحمہ کی تصانیف میں سے ایک اہم و عظیم تصنیف ہے۔ یہ رسالہ مُصَنّف علیہ الرحمہ نے انبیاءِ کرام علیہم السَّلام کے اپنی قبور میں زندہ ہونے کے ثبوت میں تحریر فرمایا ہے جیسا کہ اِس کے نام ''حَیَاۃُ الْأَنْبِیَاءِ فِیْ قُبُوْرِھِمْ'' سے ظاہر ہے۔ بعض نے اِس کا نام ''حَیَاۃُ الْأَنْبِیَاءِ بَعْدَ وَفَاتِھِمْ'' بھی بیان کیا ہے۔ لیکن اوّلُ الذِّکر نام زیادہ صحیح ہے۔

امام بیہقی علیہ الرحمہ نے اِس مختصر رسالہ میں اپنی تحقیق اَنیق سے کل اِکیس (۲۱) اَحادیثِ مبارکہ کی تخریج فرمائی ہے اور اُن کی سندات کو قابل اعتماد قرار دیا ہے۔ اِمام ممدوح علیہ الرحمہ کے اِس رسالہ میں روایت کردہ اَحادیث کے مستند و صحیح ہونے کیلئے یہ بات ہی کافی ہے کہ اِسے ہر زمانے کے جلیل القدر ائمہ و محدِّثین نے اپنی کُتُبِ اَحادیث و فتاویٰ

میں بطور دلیل و اِسْتِشہَاد نقل کیا ہے۔جن میں۔۔ امام محمد بن حسین بغوی، امام علی بن حسین ابن عساکر، امام عبدالرحمن ابن جوزی، امام عبداللہ محمد بن محمود ابن النَّجار، امام عبدالعظیم بن عبدالقوی مُنذَری، حافظ شمس الدِین محمد ذَہبی، حافظ ابن قَیِّم جوزیہ، امام تقی الدِین سُبکی، امام ابن حجر عَسقَلانی، امام شمس الدِین سَخَاوِی، امام جلال الدِین سُیُوطی، امام نورُالدِین علی بن احمد سَمہُودی، امام احمد بن محمد قَسطَلانی، امام محمد بن یوسف الصَّالحی، امام ابن حجر المکی الشَّافعی، امام ملا علی قاری، امام عبدالرَّؤف مُنَاوی، شاہ عبدالحق محدث دہلوی، امام شِہَابُ الدِین خَفَاجی، امام محمد عبدالباقی زَرقانی، امام اسماعیل بن محمد عَجْلونی، قاضی ثناءُ اللہ پانی پتی، علامہ محمد بن علی شَوْکانی، امام محمد یوسف بن اِسماعیل نَبہَانی، امام احمد رضا محدث بریلوی، وغیرہم قابل ذکر ہے۔بعض ائمہ وعلماء نے اِس رسالہ کی شروحات بھی لکھی ہے۔

رب تبارک وتعالیٰ کا کروڑہا شکر و اِحسان ہے کہ اُس نے مجھ حقیر فقیر گدائے رضا کو اِس رسالہ مبارکہ کی تخریج، تنقیح وحواشی لکھنے کی سعادت عطا فرمائی۔اللہ تعالیٰ اِسے اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل قبول فرمائے اور مجھ حقیر کیلئے بروزِ حشر اِسے ذَریعہ نجات بنائے۔

آمِیْن یَارَبَّ الْعَالَمِیْن۔ بِجَاہِ سَیِّدِ الْأَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ أَجْمَعِیْنَ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ۔

محمد فاروق خاں رضوی عفرلہٗ

۶ مئی ۲۰۲۳ء

÷=÷=÷=÷=÷=☆÷☆÷=÷=÷=÷=÷=

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ،

وَصَلَوٰتُهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ أَجْمَعِيْنَ -

ذِكْرُ مَا رُوِيَ فِيْ حَيَاةِ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ بَعْدَ وَفَاتِهِمْ -

سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے جو مالک سارے جہان والوں کا اور بہتر عاقبت پرہیزگاروں کیلئے ہے، سلام ہو ہمارے سردار محمد اور اُن کی تمام آل پر۔

اِس رسالہ میں ہم انبیاءِ کرام صلوات اللہ علیہم کی وفات کے بعد کی زندگی کے متعلق ذکر کریں گے۔

حدیث (۱) : أَخْبَرَنَا أَبُوْ سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْخَلِيْلِ الصُّوْفِيُّ (رَحِمَهُ اللّٰهُ) قَالَ : أَنْبَأَ أَبُوْ أَحْمَدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ ، قَالَ : ثَنَا قُسْطَنْطِيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّوْمِيُّ ، قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَرَفَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْمَدَائِنِيُّ ، ثَنَا الْمُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّقَفِيُّ ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ -

هٰذَا يُعَدُّ فِيْ أَفْرَادِ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ الْمَدَائِنِيِّ -

''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا : انبیاءِ کرام علیہم السّلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں۔''

یہ حدیث حسن بن قُتَیبہ مدائنی کے مفردات میں شمار کی گئی ہے۔

تخریج حدیث :

بزّار، مسندِ البزّار، جلد۱۳/صفحہ نمبر ۲۹۹/حدیث نمبر ۶،۸۸۸۔

ابن عدی، الکامل، جلد۳/صفحہ نمبر ۵۲۳/حدیث نمبر ۵،۰۹۷ (فی ترجمۃ الحسن بن قتیبۃ)۔

ابن عساکر، تاریخ دِمشق، جلد۱۳/صفحہ نمبر ۳۲۶/حدیث نمبر ۳،۲۹۴۔

ابن تیمیہ، مختصر الفتاویٰ، صفحہ نمبر ۱۷۰۔

ذَہبی، میزانُ الاعتدال، جلد۲/صفحہ نمبر ۲۷۰/رقم ۲،۵۸۲ (ترجمۃ الحسن بن قتیبۃ الخزاعی)۔

تقی الدّین سُبکی، شِفاءُ السَّقام فی زیارۃِ خیر الانام، صفحہ نمبر ۳۹۱۔

ابن حجر عَسقلانی، المَطالِبُ العالِیۃ، جلد۱۴/صفحہ نمبر ۲۲۶/حدیث نمبر ۳،۴۴۶۔

الصّالحی، سُبُل الھُدیٰ والرَّشاد، ابواب غسلہ وتکفینہ والصَّلاۃ علیہ، جلد۱۲/صفحہ نمبر ۳۵۷۔

ملا علی قاری، مرقاۃُ المفاتیح، جلد۳/صفحہ نمبر ۴۱۰ (حدیث نمبر ۱۳۶۱ کے تحت)۔

حکم حدیث : اِس حدیث کے تمام راوی ثِقَہ ہیں سوائے حسن بن قُتَیبَہ مَدائنی کے، محدِّثین کی ایک جماعت نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔۔البتہ۔۔

امام ابی احمد بن عبداللہ بن عَدِی علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۳۶۵ھ) اپنی تصنیف ''الکامل فی ضُعفاءِ الرِّجال'' میں اِس کے متعلق نقل فرماتے ہیں۔

وَ لِلْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ هَذَا أَحَادِيثُ غَرَائِبُ حِسَانٌ ، وَ أَرْجُوأَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ۔ ''اور حسن بن قُتَیبَہ کی یہ اَحادیث غریب ہیں اور میں اُمید کرتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔''

حوالہ: ابن عدی، الکامل، جلد۳/صفحہ نمبر ۵۲۳/حدیث نمبر ۵،۰۹۷ (ترجمۃ الحسن بن قتیبۃ)۔

اگر چہ اِس حدیث کی سند میں حسن بن قُتَیبہ ضعیف ہے لیکن حضرت امام بیہقی علیہ الرحمہ آگے جو حدیث نمبر ۲ ؍ اور حدیث نمبر ۳ ؍ لائے ہیں اُن کی اَسناد بالکل صحیح ہے جس سے اِس روایت کی متابعت ہو جاتی ہے۔

حدیث (۲) : وَقَدْ رُوِیَ عَنْ یَحْیَی بْنِ أَبِیْ بُکَیْرٍ عَنِ الْمُسْتَلِمِ بْنِ سَعِیْدٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ ، وَهُوَ فِیْمَا أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ ، مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ ، قَالَ : أَنْبَأَ أَبُوْ عَمْرِو بْنُ حَمْدَانَ ، قَالَ : أَنْبَأَ أَبُوْ یَعْلَی الْمَوْصِلِیُّ ، ثَنَا أَبُو الْجَهْمِ الْأَزْرَقُ بْنُ عَلِیٍّ ، ثَنَا یَحْیَی بْنُ أَبِیْ بُکَیْرٍ ، ثَنَا الْمُسْتَلِمُ بْنُ سَعِیْدٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : أَلْأَنْبِیَاءُ أَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْنَ۔

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا : انبیاءِ کرام علیہم الصّلوۃ السّلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں۔‘‘

تخریج حدیث :

ابو یعلی، مسند ابی یعلی، جلد ۶ ؍ صفحہ نمبر ۱۴۷ ؍ حدیث نمبر ۳،۴۲۵۔

دَیلمی، مُسْندُ الفِردَوس، جلد ۱ ؍ صفحہ نمبر ۱۱۹ ؍ حدیث نمبر ۴۰۳۔

تقی الدِّین سُبکی، شِفَاءُ السَّقَام فی زیارۃِ خیر الانام، صفحہ نمبر ۳۹۲۔

ہیثمی، مَجْمَعُ الزَّوائد، جلد ۸ ؍ صفحہ نمبر ۳۸۶ ؍ حدیث نمبر ۱۳،۸۱۲۔

ابن حجر عَسقلانی، فتح الباری شرح البخاری، جلد ۸ / صفحہ نمبر ۸۰ / حدیث ۴۴۷، ۳ کے تحت۔
سَخَاوی، القولُ البَدِیع، البابُ الرَّابع، صفحہ نمبر ۳۳۶۔
سُیُوطی، الجامع الصَّغیر، صفحہ نمبر ۱۸۵ / حدیث نمبر ۳،۰۸۹۔
سیوطی، الخصائص الکبریٰ، باب حیاۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی قبرہ وصلاتہ فیہ۔۔، جلد ۲ / صفحہ نمبر ۴۹۰۔
سیوطی، اَلحَاوی لِلفتَاویٰ، جلد ۲ / صفحہ نمبر ۱۳۹۔
سَمہُودِی، وَفاءُ الوفا، الفصل الثَّانی، فی بقیۃ ادلۃ الزِّیارۃ، جلد ۴ / صفحہ نمبر ۱،۳۵۲۔
قَسطلانی، اَلمَواہبُ اللَّدُنیَّہ، الفصل الثانی، زیارۃ قبرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جلد ۴ / صفحہ نمبر ۵۸۷۔
الصَّالحی، سُبُل الھُدیٰ وَ الرَّشاد، ابواب غسلہ وتکفینہ والصَّلاۃ علیہ، جلد ۱۲ / صفحہ نمبر ۳۵۷۔
ابن حجر المکی، الجوھرُ المُنَظَّم، صفحہ نمبر ۵۴۔
ملا علی قاری، مرقَاۃُ المَفاتیح، جلد ۳ / صفحہ نمبر ۴۱۵ (حدیث نمبر ۱،۳۶۶ کے تحت)۔
مُنَاوی، فیض القدیر، جلد ۳ / صفحہ نمبر ۲۳۹ / حدیث نمبر ۳،۰۸۹۔
شاہ عبد الحق، مدارج النُّبوۃ، جلد ۲ / صفحہ نمبر ۴۴۷۔
شاہ عبد الحق، جذبُ القُلوب اِلیٰ دیارِ المَحبُوب، باب چہار دہم، صفحہ نمبر ۱۹۷۔
زَرقانی، شرح الزَّرقانی علی اَلمَواہبُ اللَّدُنیَّہ، جلد ۸ / صفحہ نمبر ۳۵۷۔
شَوکانی، نَیْلُ الاوطَار، ابوابُ الجُمعَۃ، البابُ الخامس، جلد ۶ / صفحہ نمبر ۳۱۲۔
شَوکانی، تحفۃُ الذَّاکرین، فضل الصَّلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم / صفحہ نمبر ۳۹۔
ابن عابدین، رَدُّ المُحتَار، کتابُ الجہاد، جلد ۶ / صفحہ نمبر ۱۸۶۔
ابن عابدین، رَسائل ابن عابدین، جلد ۲ / صفحہ نمبر ۲۰۲۔
اِسماعیل نبھانی، سَعَادَۃُ الدَّارین، صفحہ نمبر ۱۸۰۔
البانی، سِلسِلَۃ الاحادِیث الصَّحِیحہ، جلد ۲ / صفحہ نمبر ۱۸۷ / حدیث نمبر ۶۲۱۔

حکم حدیث : یہ حدیث صحیح مرفوع ہے۔ مرفوع اُس حدیث کو کہتے ہیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اَقوال، اَفعال، اور تقریرات کا بیان ہو۔

حدیث (۳) : وَقَدْ رُوِیَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ مَوْقُوفًا ، (أَخْبَرَنَاهُ) أَبُوْ عُثْمَانَ الْإِمَامُ رَحِمَهُ اللهُ ، أَنْبَأَ زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ ، ثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ الْمَالِيْنِيُّ ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ ، ثَنَا مُؤَمَّلٌ ، ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِيْ حُمَيْدٍ الْهُذَلِيُّ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : أَلْأَنْبِيَاءُ فِيْ قُبُوْرِهِمْ أَحْيَاءٌ يُصَلُّوْنَ ۔

”ایک دوسری سند سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوف روایت ہے۔ حضرت ابوالملیح علیہ الرحمہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اُنھوں نے فرمایا: انبیاءِ کرام علیہم السّلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں۔“

تخریج حدیث : اِس حدیث کی تخریج سابقہ حدیث نمبر ۲ رکے مطابق ہے۔

حکم حدیث : یہ حدیث صحیح ہے۔ امام بیہقی علیہ الرحمہ اِس حدیث کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً لائے ہیں۔ موقوف اُس حدیث کو کہتے ہیں جس میں کسی صحابی کے اقوال، اَحوال یا تقریرات بیان ہو۔

حدیث (۴) : وَرُوِیَ كَمَا أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ ، ثَنَا أَبُوْ حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَسْنَوِيُّ إِمْلَاءً ، ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْحِمْصِيُّ بِحِمْصَ ، ثَنَا أَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ لَیْلَی ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : اِنَّ الْأَنْبِیَاءَ لَا یُتْرَکُوْنَ فِیْ قُبُوْرِھِمْ بَعْدَ أَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً ، وَلٰکِنَّھُمْ یُصَلُّوْنَ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰی یُنْفَخَ فِی الصُّوْرِ۔

وَ ھٰذَا اِنْ صَحَّ بِھٰذَا اللَّفْظِ ، فَالْمُرَادُ بِہٖ ۔ وَاللّٰہُ أَعْلَمُ ۔ لَا یُتْرَکُوْنَ لَا یُصَلُّوْنَ اِلَّا ھٰذَا الْمِقْدَارَ، ثُمَّ یَکُوْنُوْنَ مُصَلِّیْنَ فِیْھَا بَیْنَ یَدِیِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ، کَمَا رُوِّیْنَا فِی الْحَدِیْثِ الْأَوَّلِ ، قَدْ یُحْتَمَلُ أَنْ یَکُوْنَ الْمُرَادُ بِہٖ رَفْعَ أَجْسَادِھِمْ مَعَ أَرْوَاحِھِمْ۔

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : انبیاءِ کرام علیہم السّلام اپنی قبروں میں چالیس (۴۰) راتوں کے بعد نہیں چھوڑے جاتے مگر یہ کہ وہ اللہ عزَّ وجلَّ کے حضور صور پھونکے جانے (یعنی قیامت) تک نماز پڑھتے رہتے ہیں۔''

یہ حدیث اگر اِن الفاظ کے ساتھ صحیح ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ چھوڑے جاتے ہیں نماز کیلئے اس مقدار (یعنی چالیس راتوں) تک، پھر وہ اللہ عزَّ وجل کے حضور نمازوں میں مشغول ہو جاتے ہیں، جیسا کہ پہلی حدیث میں ہم نے روایت کیا۔ اِس کا ایک مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اُن کے جسم روح کے ساتھ اُٹھا لیے جاتے ہیں۔

تخریج حدیث :

ابن حِبَّان، المجروحین، جلد ا/صفحہ نمبر ۲۸۵۔

طَبَرانی، مُسْنَدُ الشَّامیِّین، جلد ا/صفحہ نمبر ۱۹۶/حدیث نمبر ۳۴۱۔

ابو نُعیم ،حِلْیَۃُ الاوْلیاء، جلد ۸ / صفحہ نمبر ۳۳۳ / حدیث نمبر ۱۲،۵۳۷ ۔
دَیلمی ،مُسْنَدُ الفِرْدَوس، جلد ۱ / صفحہ نمبر ۲۲۲ / حدیث نمبر ۸۵۲ ۔
ابن عساکر ،تاریخ دِمشق ، جلد ۶۱ / صفحہ نمبر ۱۸۳ / حدیث نمبر ۱۲،۵۸۵ ۔
تقی الدِّین سُبکی ،شِفاءُ السَّقام فی زیارۃِ خیر الانام، صفحہ نمبر ۳۹۳ ۔
ابن حجر عَسقلانی ،فتح الباری شرح البخاری ، جلد ۸ / صفحہ نمبر ۸۱ / حدیث ۳،۴۴۷ کے تحت ۔
سَخَاوِی ، اَلقولُ البَدِیع ،البابُ الرَّابع، صفحہ نمبر ۳۳۶ ۔
سُیُوطی ،جمع الجوامع (الجامع الکبیر) ، جلد ۲ / صفحہ نمبر ۲۸۹ / حدیث نمبر ۵،۴۰۳ ۔
سیوطی ، اَلحَاوی لِلْفَتَاوِیٰ ، جلد ۲ / صفحہ نمبر ۱۴۰ ۔
سَمْہُودِی ،وَفاءُ الوفا ،الفصل الثَّانی ،فی بقیۃ ادلۃ الزّیارۃ، جلد ۴ / صفحہ نمبر ۱،۳۵۲ ۔
قَسطلانی ،المَوَاہبُ اللَّدُنیَّہ ،الفصل الثانی ،زیارۃ قبرہ ﷺ، جلد ۴ / صفحہ نمبر ۵۸۷ ۔
الصَّالحی ،سُبُل الھُدیٰ وَالرَّشاد ،ابواب غسلہ وتکفینہ والصَّلاۃ علیہ، جلد ۱۲ / صفحہ نمبر ۳۵۸ ۔
ابن حجر المکی ،الجَوھَرُ المُنَظَّم ،صفحہ نمبر ۵۹ ۔
المُتَّقی ہندی ،کنز العُمّال ، جلد ۱۱ / صفحہ نمبر ۴۷۴ / حدیث نمبر ۳۲،۲۳۰ ۔
شَاہ عبد الحق ، جذبُ القلوب اِلی دِیارِ المحبوب ،باب چہاردہم، صفحہ نمبر ۱۹۹ ۔
زَرقانی ،شرح الزَّرقانی علی المَوَاہبُ اللَّدُنیَّہ ، جلد ۷ / صفحہ نمبر ۳۷۰ ۔
البانی ،سِلْسِلَۃُ الاحادِیثُ الضَّعِیْفَۃ ، جلد ۱ / صفحہ نمبر ۳۶۴ / حدیث نمبر ۲۰۲ ۔

حکم حدیث : اِس حدیث کا ایک راوی محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی مختلف فیہ ہے۔ محدِّثین کی ایک جماعت نے اِس پر جرح کی ہے۔ لیکن بعض محدِّثین نے اُس کی تعدیل بھی بیان کی ہے۔

امام احمد بن عبد اللہ بن صالح العجلی علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۲۶۱ھ) اپنی تصنیف ”تاریخ الثِّقَات“ میں نقل فرماتے ہیں۔

مُحَمَّد بْنِ عبد الرَّحمٰن بن ابی لیلیٰ کُوْفِی، صدوق، ثِقَة ---وَکان فَقِیْهاً، صَاحِبَ سُنَّة---وَکَانَ صدوقاً جَائِزُ الْحَدِیث۔

”محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی کوفی صدوق (سچا)، ثقہ ہے--- وہ فقیہ اور صاحب سنۃ تھا--- اور وہ سچا جائز الحدیث ہے۔“

حوالہ: العجلی، تاریخ الثِّقَات، صفحہ نمبر ۴۰۷/رقم ۱۴۷۶۔

امام ابی محمد عبد الرحمن بن ابی حاتم علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۳۲۷ھ) اپنی تصنیف ”الجرح وَالتَّعدِیل“ میں اِس راوی کے متعلق نقل فرماتے ہیں۔

محله الصّدق کَان سیی ء الحفظ شَغل بِالقَضَاء فساء حفظه لایتهم بشیء من الکذب ---- سُئِلَ أَبوزَرعة عن محمد بن عبد الرَّحمٰن بن ابی لیلیٰ، فقال: هو صَالِحٌ لَیْسَ بِاَقوِی مَایَکُوْن۔

”یعنی اس کا مقام صدوق (سچا) ہے اور حافظہ کمزور ہے۔ قضاء کے معاملات میں مشغول رہنے سے اس کا حافظہ کمزور ہوگیا تھا۔ امام ابوزرعہ علیہ الرحمہ سے محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی کے بارے میں پوچھا گیا، تو اُنھوں نے فرمایا: وہ صالح ہے اور اِتنا قوی نہیں جتنا کہ ہونا چاہئے۔“

حوالہ: ابن ابی حاتم، الجرح والتَّعدِیل، جلد ۷/صفحہ نمبر ۳۲۳۔

امام دَیلمی علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۵۰۹ھ) ”مُسْنَدُ الفِردُوس“ میں حضرت

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

عَشْرَۃٌ لَایُتْرَکُوْنَ فِیْ قُبُوْرِھِمْ وَلٰکِنَّھُمْ یُصَلُّوْنَ بَیْنَ یَدَیِ اللہِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰی یُنْفَخَ فِی الصُّوْرِ ، اَلْاَنْبِیَاءُ وَالشُّھَدَاءُ --- الخ

''دس اَشخاص ایسے ہیں جنھیں اُن کی قبروں میں چھوڑا نہیں جاتا، مگر اس حال میں کہ وہ اللہ عزّ وجل کے حضور صور پھونکے جانے تک نماز پڑھتے ہیں، (ان میں اعلیٰ حیات والے) اَنبیاء اور شہداء ہیں۔''

حوالہ: دَیلمی، مُسنَدُ الفِردُوس، جلد ۳/صفحہ نمبر ۳۵/حدیث نمبر ۴،۰۸۰۔

محقق علی الاطلاق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۱۰۵۲ھ) اپنی کتاب ''جذبُ القلوب اِلی دیارِالمحبوب'' میں اِس حدیث کے تحت فرماتے ہیں۔

مراد آں بود کہ حیات ایشاں در قبر دائم و مستمر است، لیکن در مدت اربعین بحال نماز و عبادت ظاہر نبود۔ بیہقی گوید کہ شواہد بر حیات انبیاء علیہم السّلام اَز اَحادیث صحیحہ بسیار ست--

''اِس حدیث سے مراد یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السّلام کی قبر میں حیات دائمی و ہمیشگی والی ہے، لیکن اُن کی چالیس دن تک نماز اور عبادت ظاہر نہیں ہوتی ہے۔ امام بیہقی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السّلام کی حیات پر بہت سی صحیح اَحادیث دَلالت کرتی ہے۔''

حوالہ: شاہ عبدالحق، جذبُ القلوب اِلی دیارِالمحبوب، باب چہاردہم، صفحہ نمبر ۱۹۹۔

مندرجہ بالا شواہد و متابعات کی بنا یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ حدیث : اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَا یُتْرَکُوْنَ فِیْ قُبُوْرِھِمْ بَعْدَ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً--- کم اَز کم حسن لغیرہ ہے جس پر اِعتماد کیا جاسکتا ہے۔

حدیث (۵) : فَقَدْ رَوَی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ رَحِمَهُ اللهُ ، فِی ''الْجَامِعِ''، فَقَالَ : قَالَ شَیْخٌ لَنَا عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : مَامَکَثَ نَبِیٌّ فِیْ قَبْرِهٖ أَکْثَرَ مِنْ أَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً حَتّٰی یُرْفَعَ۔

فَعَلٰی هٰذَا یَصِیْرُوْنَ کَسَائِرِ الْأَحْیَاءِ ، یَکُوْنُوْنَ حَیْثُ یُنْزِلُهُمُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ۔ کَمَا رُوِّیْنَا حَدِیْثِ الْمِعْرَاجِ وَغَیْرِهٖ ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَأَی مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ قَائِمًا یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِهٖ ، ثُمَّ رَآهُ مَعَ سَائِرِ الْأَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ فِیْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ ، ثُمَّ رَآهُمْ فِی السَّمٰوَاتِ ، وَاللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فَعَّالٌ لِمَا یُرِیْدُ۔ وَلِحَیَاةِ الْأَنْبِیَاءِ (بَعْدَ مَوْتِهِمْ) صَلَوَاتُ اللهِ عَلَیْهِمْ شَوَاهِدُ مِنَ الْأَحَادِیْثِ الصَّحِیْحَةِ مِنْهَا۔

''حضرت امام سفیان ثوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی ''جامع'' میں روایت کیا، فرماتے ہیں : ہمارے شیخ نے حضرت سعید بن المسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ اُنھوں نے فرمایا : کوئی نبی اپنی قبر میں چالیس (۴۰) راتوں سے زیادہ نہیں ٹھہرتا یہاں تک کہ اُسے اُٹھالیا جاتا ہے۔''

اِس طرح تمام انبیاءِ کرام علیہم السّلام زندہ ہوتے ہیں اللہ عزَّ وجَلَّ اُنھیں جہاں ٹھہراتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے حدیثِ معراج وغیرہ میں روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھتے دیکھا، پھر تمام انبیاءِ کرام علیہم السّلام کے ساتھ بیت المقدس میں دیکھا، پھر اُنھیں آسمانوں میں دیکھا، اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اَنبیاءِ کرام صلواتُ اللہ علیہم کی وفات کے بعد حیات پر بکثرت اَحادیثِ صحیحہ

کے دلائل موجود ہیں۔

تخریج حدیث :

عبدالرَّزَّاق، المُصَنَّف، جلد۳/صفحہ نمبر۵۷۶/حدیث نمبر ۶،۷۲۵۔

تقی الدِّین سُبکی ،شِفَاءُ السَّقَام فی زیارۃِ خیر الانام، صفحہ نمبر ۲۱۹۔

ابن حجر عَسقلانی، تلخیص الحَبِیر ، جلد۲/صفحہ نمبر ۲۵۳/حدیث نمبر ۷۷۷۔

سُیُوطی، اَلحَاوی لِلفَتَاوی، جلد۲/صفحہ نمبر ۱۴۰۔

سَمہُودِی، وَفاءُ الوفا، الفصل الثَّانی، فی بقیۃ ادلۃ الزَّیارۃ، جلد۴/صفحہ نمبر ۱،۳۵۵۔

الصَّالحی، سُبُل الھُدیٰ وَالرَّشاد، ابواب غسلہ وتکفینہ والصَّلاۃ علیہ، جلد۱۲/صفحہ نمبر ۳۵۸۔

ابن حجر المکی، الجَوھَرُالمُنَظَّم ،صفحہ نمبر ۵۹۔

حکم حدیث : حقیر محمد فاروق خاں رضوی عفرلہ عرض کرتا ہے کہ۔۔

اوّلاً : محدِّثین کے نزدیک یہ روایت موضوع ہے۔

ثانیاً : یہ روایت مرفوع نہیں بلکہ مقطوع ہے جیساکہ اِسکے الفاظ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ہے۔

ثالثاً : اَنبیاءِ کرام علیہم السَّلام کا اپنی قبروں میں جسم کی سلامتی کے ساتھ باحیات ہونا اورنمازیں پڑھنا صحیح مرفوع اَحادیث سے ثابت ہے۔

رابعاً : سب سے اہم بات یہ کہ خود حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِس روایت کے برعکس سن ۶۳ ھجری میں "اَیَّامِ حَرَّہ" کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ اَنور سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اَذان واِقامت کی آواز آنا اور حضرت سعید بن مسَیَّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

اُسے سماعت فرمانا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ۔

عَنْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : لَمْ اَزَلْ اَسْمَعُ الْاَذَانَ وَالْاِقَامَةَ فِیْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَیَّامَ الْحَرَّةِ حَتّٰی عَادَ النَّاسُ۔

”حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں : میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبرِ اَقدس سے اَیَّامِ حرَّہ کے دِنوں میں مسلسل اَذان و اِقامت کی آواز سنتا تھا، یہاں تک کہ لوگوں کے حالات معمول پر آ گئے۔“

حوالجات: ابن سعد، الطَّبقَاتُ الکبریٰ، جلد ۷/صفحہ نمبر ۱۳۲ (ترجمہ سعید بن المسیب)۔

دَارمی، السُّنَنُ الدَّارمی، باب ما اَکرَمَ اللہُ تعالیٰ نبیَّہٖ، حدیث نمبر ۹۴۔

ابو نُعَیم ، دَلائل النُّبوۃ، الفصلُ الثَّامن والعشرون، صفحہ نمبر ۵۶۷/حدیث نمبر ۵۱۰۔

ابن جوزی، الوفا باحوالِ المُصطفٰی، صفحہ نمبر ۸۱۸/حدیث نمبر ۱،۵۳۵۔

ابن نَجَّار، الدُّرَّۃُ الثَّمِیْنَۃ فی تاریخ المدینۃ، صفحہ نمبر ۲۲۵۔

خطیب تبریزی، مشکوٰۃُ المَصَابیح، جلد ۴/صفحہ نمبر ۴۵۲/حدیث نمبر ۵،۹۵۱۔

ذَہبی، سِیَرُ اَعْلَامُ النُّبلا ، جلد ۴، صفحہ نمبر ۲۲۸ (ترجمہ سعید بن المسیب)۔

مَقْرِیزی، اِمْتَاعَ الاسماع، جلد ۱۴/صفحہ نمبر ۶۱۶۔

سَخَاوِی، القولُ البَدِیع، البابُ الرَّبع، صفحہ نمبر ۳۲۵۔

سُیُوطی، الخصائص الکبریٰ، باب حیاۃ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فی قبرہ وصلاتہ فیہ۔، جلد ۲/صفحہ نمبر ۴۹۰۔

سیوطی، شرح الصَّدور بشرح حال الموتیٰ والقبور، صفحہ نمبر ۲۱۱۔

سُیُوطی، اَلحَاوِی لِلفتَاوِیٰ، جلد ۲/صفحہ نمبر ۱۴۰۔

سَمْہُودِی، وَفاءُ الوفا، الفصل الثَّانی، فی بقیۃ ادلۃ الزَّیارۃ، جلد ۴/صفحہ نمبر ۱،۳۵۶۔

قَسطَلانی، الْمَوَاھِبُ اللَّدُنِّیَہ، الفصل الثانی، زیارۃ قبرہ ﷺ، جلد۴ ؍صفحہ نمبر ۵۸۷۔

الصَّالحی، سُبُل الھُدیٰ وَالرَّشاد، ابواب غسلہ وتکفینہ والصَّلاۃ علیہ، جلد۱۲؍صفحہ نمبر ۳۵۷۔

ابن حجر المکی، الجَوھَرُ الْمُنَظَّم، صفحہ نمبر ۵۹۔

شاہ عبد الحق، جذبُ القلوب اِلی دِیارِ المحبوب، باب چہاردہم، صفحہ نمبر ۲۰۵۔

خَفَاجی، نسیم الرِّیاض، البابُ الرَّابع من القسم الثانی فی حکم الصلاۃ علیہ۔ جلد ۵؍صفحہ ۸۴۔

زَرقانی، شرح الزَّرقانی علی الْمَوَاھِبُ اللَّدُنِّیَہ، جلد ۷؍صفحہ نمبر ۳۶۵۔

شاہ عبد العزیز، فتاویٰ عزیزی، جلد۲؍صفحہ نمبر ۱۴۶۔

ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہے۔

عَنْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیِّبِ رَضِیَ اللهُ عَنْہُ ، قَال : وَمَا یَأْتِیْ وَقْتُ صَلَاۃٍ اِلَّا سَمِعْتُ الْأَذَانَ مِنَ الْقَبْرِ۔

”حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں : کسی نماز کا وقت بھی ایسا نہیں آیا کہ میں نے (رسول اللہ ﷺ کی) قبر انور سے اذان کی آواز نہ سنی ہو۔“

حوالجات: ابونعیم، دَلائل النُّبوۃ، الفصلُ الثَّامن والعشرون، صفحہ نمبر ۵۶۷؍حدیث نمبر ۵۱۰۔

ابن جوزی، مُثِیْرُ الغَرَامِ السَّاکن، صفحہ نمبر ۴۹۰۔

مَقرِیزی، اِمتَاع الاسماع، جلد ۱۴؍صفحہ نمبر ۶۱۵۔

سُیُوطی، الخصائص الکبریٰ، باب حیاۃ ﷺ فی قبرہ وصلاتہ فیہ۔۔، جلد ۲؍صفحہ نمبر ۴۹۰۔

سیوطی، شرح الصُّدور بشرح حال الموتی والقبور، صفحہ نمبر ۲۱۲۔

سُیُوطی، اَلحَاوی لِلفَتَاویٰ، جلد۲؍صفحہ نمبر ۱۴۰۔

الصَّالحی، سُبُل الھُدیٰ وَالرَّشاد، ابواب غسلہ وتکفینہ والصَّلاۃ علیہ، جلد۱۲؍صفحہ نمبر ۳۵۷۔

شاہ عبدالحق، جذبُ القلوب اِلی دِیارِالمحبوب، صفحہ نمبر ۴۴۔

خَفَاجی، نسیم الرِّیاض، البابُ الرَّابع من القسم الثانی فی حکم الصلاۃ علیہ۔۔، جلد ۵ / صفحہ ۸۴۔

زَرقانی، شرح الزَّرقانی علی المُواھبُ اللَّدُنیَّہ، جلد ۷ / صفحہ نمبر ۳۶۵۔

امام شِہَابُ الدِّین محمود آلوسی بغدادی علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۱۲۷۰ھ) اپنی "تفسیر رُوحُ المعَانی"، میں فرماتے ہیں۔

وَھُوَعَلَی ھَذَا لَایدل عَلَی أَنَّہ بَعْد الأَرْبَعِیْن لَایقیم فِیْ قَبْرِہ بَلْ یخرج مِنْہ ، وَاِنَّمَا یدل عَلَی أَنَّہ لا یبقی فِی الْقَبْرمَیِّتاً کَسَائِرِ الْأَمْوَات ، أَکْثَرمِنْ أَرْبَعِیْن صَبَاحاً بَلْ تردإلَیْہ رُوْحہ وَیَکُوْنَ حیاً ، وَأَیْنَ ھَذَا مِنْ دَعْوی الْخُرُوج مِنَ الْقَبْرِ بَعْد الأَرْبَعِیْن۔

"اور یہ حدیث اِس پر دلالت نہیں کرتی کہ آپ ﷺ اپنی قبر میں چالیس (۴۰) روز بعد مقیم نہیں رہتے بلکہ وہاں سے چلے جاتے ہیں، بلکہ یہ حدیث اِس پر دلالت کرتی ہے کہ اَنبیاءِ کرام علیہم السَّلام اپنی قبروں میں عام مردوں کی طرح نہیں رہتے بلکہ اُن کی روح اُن کی طرف لوٹا دی جاتی ہے اور وہ زندہ ہوتے ہیں۔ چالیس (۴۰) دِنوں کے بعد قبر سے نکل کر چلے جانے کا دعوے سے اِس کا کیا تعلق !"

حوالہ: آلوسی، تفسیر رُوحُ المعَانی، جلد ۱۱ / صفحہ نمبر ۲۱۶ (سورۃ الاحزاب، الآیۃ ۴۰ کے تحت)۔

حدیث (۶) : مَا أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْحُسَیْنِ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللہِ بْنِ بِشْرَان بِبَغْدَادَ، أَنْبَأَ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِیْقِیُّ ، ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ ، ثَنَا سُلَیْمَانُ التَّیْمِیُّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ،

أَنَّ بَعْضَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مَرَّ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ، وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ -

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعض صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت کرتے ہیں کہ اُنھوں نے خبر دی کہ : بیشک نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی قبر کے پاس سے گزرے، وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔''

تخریج حدیث :

احمد،مسند الامام احمد بن حنبل، جلد ۵ / صفحہ نمبر ۵۹ / حدیث نمبر ۲۰،۵۹۷۔

نَسَائی، السُّنَنُ الکبریٰ، جلد ۲ / صفحہ نمبر ۱۲۹ / حدیث نمبر ۱،۳۳۲۔

ابویعلی، مُسْنَدِ ابی یعلی، جلد ۷ / صفحہ نمبر ۱۱۷ / حدیث نمبر ۴،۰۶۷۔

ابن حِبَّان، صحیح ابن حِبَّان، جلد ۱ / صفحہ نمبر ۲۴۲ / حدیث نمبر ۴۹۔

طِبرانی، مُسْنَدُ الشَّامِیِیْن، جلد ۱ / صفحہ نمبر ۱۹۶ / حدیث نمبر ۳۴۱۔

ابونُعَیم، حِلْیَۃُ الاوَلیا، جلد ۸ / صفحہ نمبر ۳۳۳ / حدیث نمبر ۱۲،۵۳۷۔

بیہقی، دلائل النُّبوۃ، جلد ۲ / صفحہ نمبر ۳۶۱۔

ابن عساکر، تاریخ دِمشق، جلد ۶۱ / صفحہ نمبر ۱۸۴ / حدیث نمبر ۱۲،۵۸۸۔

تقی الدِّین سُبکی، شِفَاءُ السَّقَام فی زیارۃِ خیر الانام، صفحہ نمبر ۲۱۹۔

عَسقلانی، تلخیص الحبیر، جلد ۲ / صفحہ نمبر ۲۵۳ / حدیث نمبر ۷۷۷۔

سُیُوطی، جمع الجوامع (الجامع الکبیر)، جلد ۸ / صفحہ نمبر ۲۷۴ / حدیث نمبر ۱۹،۹۴۱۔

سُیُوطی، الخصائص الکبریٰ، جلد ۱/ صفحہ نمبر ۲۹۰۔

الصَّالحی، سُبُل الھُدیٰ وَالرَّشاد، ابواب غسلہ وتکفینہ والصَّلاۃ علیہ، جلد ۱۲/ صفحہ نمبر ۳۶۱۔

حکم حدیث : اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔

حدیث (۷) : وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنِ بِشْرَانَ ، أَنْبَأَ إِسْمَاعِيلُ ، أَنْبَأَ أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ سَيَّارٍ الرَّمَادِيُّ ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ ، ثَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ ، ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ عَلَى مُوْسٰى وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ۔

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا : میں (شب معراج) حضرت موسیٰ علیہ السَّلام کی قبر سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔''

تخریج حدیث :

مسلم، صحیح مسلم، کتابُ الفَضَائل، بابُ من فضل موسیٰ علیہ السَّلام، حدیث نمبر ۶،۱۵۸۔

نَسَائی، سُنَنُ النَّسائی، کتابُ قیام اللّیل، بابُ ذِکر صلاۃ نبی اللہ موسیٰ، حدیث نمبر ۱،۶۳۲۔

نسائی، السُّنَنُ الکبریٰ، جلد ۲/ صفحہ نمبر ۱۲۹/ حدیث نمبر ۱،۳۳۳۔

عبدالرَّزَّاق، المُصَنَّف، جلد ۳/ صفحہ نمبر ۵۷۷/ حدیث نمبر ۶،۷۲۷۔

احمد، مسند الامام احمد بن حنبل، جلد ۳/ صفحہ نمبر ۱۲۰/ حدیث نمبر ۱۲،۲۱۰۔

ابویعلی، مُسْنَدِ ابی یعلی، جلد ۷/ صفحہ نمبر ۱۲۷/ حدیث نمبر ۴،۰۸۵۔

ابن خُزَیْمہ، کتابُ التَّوحید، صفحہ نمبر ۸۸۲/ حدیث نمبر ۵۹۲۔

طَبرانی، المعجم الکبیر، جلد ۱۱ رصفحہ نمبر ۹۱ رحدیث نمبر ۱۱،۲۰۷۔

طَبرانی، مُسنَدُ الشَّامیّٖین، جلد ۱ رصفحہ نمبر ۱۹۶ رحدیث نمبر ۳۴۱۔

ابن عدِی، الکامل، جلد ۷ رصفحہ نمبر ۴۳۱ (ترجمہ عمر بن حبیب العدَوی)۔

ابو نُعَیم، حِلْیَۃُ الاوَلیا، جلد ۸ رصفحہ نمبر ۳۳۳ رحدیث نمبر ۱۲،۵۳۷۔

بغوی، شرحُ السُّنَّۃ، جلد ۱۳ رصفحہ نمبر ۳۵۱ رحدیث نمبر ۳،۷۶۰۔

ابن عساکر، تاریخ دِمشق، جلد ۶۱ رصفحہ نمبر ۱۸۴ رحدیث نمبر ۱۲،۵۸۷۔

ابن قَیِّم، کتابُ الرُّوح، المسالۃ السَّادسۃ، وھی انَّ الروح ھل تُعاد۔۔، صفحہ نمبر ۱۲۷۔

تقی الدِّین سُبکی، شِفاءُ السَّقَام فی زیارۃِ خیر الانام، صفحہ نمبر ۳۹۳۔

ابن حجر عَسقَلانی، تلخیص الحبیر، جلد ۲ رصفحہ نمبر ۲۵۳ رحدیث نمبر ۷۷۷۔

سُیُوطی، الجامع الصَّغیر، صفحہ نمبر ۵۰۰ رحدیث نمبر ۸،۱۷۱۔

سَمہُودِی، وَفاءُ الوفا، الفصل الثَّانی، فی بقیۃ ادلۃ الزِّیارۃ، جلد ۴ رصفحہ نمبر ۱،۳۵۲۔

قَسطلانی، الْمَواھبُ اللَّدُنیَّہ، الفصل الثانی، زیارۃ قبرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جلد ۴ رصفحہ نمبر ۵۸۷۔

المُتّقی ہندی، کنز العُمّال، جلد ۱۱ رصفحہ نمبر ۵۱۱ رحدیث نمبر ۳۲،۳۸۷۔

حکم حدیث : یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث (۸) : أَخْبَرَنَا أَبُوعَبْدِاللهِ الْحَافِظُ ، ثَنَا أَبُوالْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الْمُنَادِي ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبُ ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، وَثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَتَيْتُ عَلَى مُوسٰى

لَیۡلَۃَ أُسۡرِیَ بِیۡ عِنۡدَ الۡکَثِیۡبِ الۡأَحۡمَرِ وَھُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیۡ فِیۡ قَبۡرِہٖ۔

أَخۡرَجَہٗ أَبُو الۡحُسَیۡنِ مُسۡلِمُ بۡنُ الۡحَجَّاجِ النَّیۡسَابُوۡرِیُّ رَحِمَہُ اللہُ مِنۡ حَدِیۡثِ حَمَّادِ بۡنِ سَلَمَۃَ عَنۡھُمَا ، وَأَخۡرَجَہٗ مِنۡ حَدِیۡثِ الثَّوۡرِیِّ وَ عِیۡسَی بۡنِ یُوۡنُسَ ، وَ جَرِیۡرِ بۡنِ عَبۡدِ الۡحَمِیۡدِ ، عَنِ التَّیۡمِیِّ۔

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : معراج کی رات میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے پاس سرخ ٹیلے کے قریب آیا (میں نے دیکھا) وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔''

اِس حدیث کو امام ابوالحسین مسلم بن حجاج نیشاپوری نے حضرت حماد بن سلمہ سے روایت کیا، نیز اِس حدیث کو (سفیان) ثوری، عیسی بن یونس اور جریر بن عبدالحمید کی سند سے تیمی سے روایت کیا ہے۔

تخریج حدیث :

مسلم، صحیح مسلم، کتابُ الفَضَائل، باب من فضل موسیٰ علیہ السّلام، حدیث نمبر ۶،۱۵۷۔

نَسَائی، سُنَنُ النَّسائی، کتابُ قیام اللیل، باب ذکر صلاۃ نبی اللہ موسیٰ، حدیث نمبر ۱،۶۳۰۔

نسائی، السُّنَنُ الکبریٰ، جلد ۲/صفحہ نمبر ۱۲۸/حدیث نمبر ۱،۳۳۰۔

ابن اَبی شَیْبَہ، المُصَنَّف، جلد ۱۴/صفحہ نمبر ۳۰۸/حدیث نمبر ۳۷،۲۳۰۔

احمد، مسند الامام احمد بن حنبل، جلد ۳/صفحہ نمبر ۱۴۸/حدیث نمبر ۱۲،۵۰۴۔

احمد، الزُّہد، باب زُہد موسیٰ علیہ السّلام، صفحہ نمبر ۱۱۰/حدیث نمبر ۳۸۸۔

عبد بن حُمَید، مُسْنَدِ عَبد بن حُمَید، صفحہ نمبر ۳۶۲/حدیث نمبر ۱،۲۰۵۔

بزّار، مسند البزّار، جلد ۱۳/ صفحہ نمبر ۳۵۴/ حدیث نمبر ۶،۹۹۰۔

ابو یعلی، مُسْنَدِ اَبی یعلی، جلد ۶/ صفحہ نمبر ۱۷/ حدیث نمبر ۳،۴۲۵۔

ابن حِبَّان، صحیح ابن حِبَّان، جلد ۱/ صفحہ نمبر ۲۴۲/ حدیث نمبر ۵۰۔

طَبرانی، المعجم الاوسط، جلد ۸/ صفحہ نمبر ۱۳/ حدیث نمبر ۷،۸۰۶۔

ابو نُعَیم، حِلْیَۃُ الاوْلیا، جلد ۶/ صفحہ نمبر ۲۵۳/ حدیث نمبر ۸،۵۸۳۔

بیہقی، دَلائل النُّبوۃ، جلد ۲/ صفحہ نمبر ۳۸۷۔

دَیلمی، مُسْنَدُ الفِرْدَوس، جلد ۴/ صفحہ نمبر ۱۷۰/ حدیث نمبر ۶،۵۲۹۔

بَغَوِی، شرح السُّنَّۃ، جلد ۱۳/ صفحہ نمبر ۳۵۱/ حدیث نمبر ۳،۷۶۰۔

ابن عساکر، تاریخ دِمشق، جلد ۶۱/ صفحہ نمبر ۱۸۴/ حدیث نمبر ۱۲،۵۸۹۔

تقی الدِّین سُبکی، شِفَاءُ السَّقَام فی زیارۃِ خیر الانام، صفحہ نمبر ۳۹۷۔

ابن حجر عَسْقَلانی، فتح الباری شرح البخاری، جلد ۸/ صفحہ نمبر ۸۱/ حدیث ۳،۴۴۷ کے تحت۔

سَخَاوِی، القولُ البَدِیع، البابُ الرَّابع، صفحہ نمبر ۳۳۶۔

سُیُوطی، جمع الجوامع (الجامع الکبیر)، جلد ۱/ صفحہ نمبر ۱۴۷/ حدیث نمبر ۴۹۱۔

الصَّالحی، سُبُل الھُدیٰ وَالرَّشاد، ابواب غسلہ وتکفینہ والصَّلاۃ علیہ، جلد ۱۲/ صفحہ نمبر ۳۶۳۔

ابن حجر المکی، الجَوھَرُ المُنَظَّم، صفحہ نمبر ۵۴۔

المتقی ہندی، کنز العُمَّال، جلد ۱۱/ صفحہ نمبر ۳۹۶/ حدیث نمبر ۳۱،۸۵۰۔

مُنَاوِی، فیض القدیر، جلد ۵/ صفحہ نمبر ۶۶۳/ حدیث نمبر ۸،۱۷۱۔

حکم حدیث : یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث (۹) : أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ عَلِيٍّ الْحَرَشِيُّ، أَبْنَأَ حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيُّ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ فِي الْحِجْرِ وَأَنَا أَخْبِرُ قُرَيْشًا عَنْ مَسْرَاىَ فَسَأَلُوْنِيْ عَنْ أَشْيَآءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا فَكَرُبْتُ كَرْبًا مَا كَرُبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ ، فَرَفَعَهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ مَا يَسْأَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ ، وَقَدْ رَأَيْتُنِيْ فِيْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ، فَإِذَا مُوْسٰى قَائِمٌ يُصَلِّي فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَإِذَا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ ، وَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ قَائِمٌ يُصَلِّيْ أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ ، يَعْنِيْ نَفْسَهُ - فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ لِيْ قَائِلٌ : يَا مُحَمَّدُ ! هٰذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ ، فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِيْ بِالسَّلَامِ-

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيْحِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَفِيْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَغَيْرِهِ أَنَّهُ لَقِيَهُمْ فِيْ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ - وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ ذَرٍّ وَ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ فِيْ قِصَّةِ الْمِعْرَاجِ : أَنَّهُ لَقِيَهُمْ فِيْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فِي السَّمَاوَاتِ ، وَكَلَّمَهُمْ وَكَلَّمُوْهُ-

وَكُلُّ ذٰلِكَ صَحِيْحٌ ، لَا يُخَالِفُ بَعْضُهُ ، فَقَدْ يَرَى مُوْسٰى عَلَيْهِ

السَّلَامُ قَائِمًا یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ ، ثُمَّ یُسْرَیٰ بِمُوْسٰی وَغَیْرِہٖ اِلٰی بَیْتِ الْمَقْدِسِ کَمَا أُسْرِیَ بِنَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَرَاھُمْ فِیْہِ ، ثُمَّ یُعْرَجُ بِھِمْ اِلَی السَّمَاوَاتِ کَمَا عُرِجَ بِنَبِیِّنَا ﷺ فَیَرَاھُمْ فِیْھَا ، کَمَا أَخْبَرَ وَ حُلُوْلُھُمْ فِیْ أَوْقَاتٍ بِمَوَاضِعَ مُخْتَلِفَاتٍ جَائِزٌ فِی الْعَقْلِ کَمَا وَرَدَ بِہٖ خَبَرُ الصَّادِقِ ، وَفِیْ کُلِّ ذٰلِکَ دَلَالَۃٌ عَلٰی حَیَاتِھِمْ ، وَمِمَّا یَدُلُّ عَلٰی ذٰلِکَ۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا : میں نے اپنے آپ کو حطیم میں دیکھا جس وقت میں قریش کو سفرِ معراج کی تفصیل بتا رہا تھا، قریش نے بیتُ المقدس کی بعض ایسی چیزوں کے بارے میں مجھ سے پوچھا جو اُس وقت میرے ذہن میں نہ تھیں، مجھے اِس قدر پریشانی ہوئی کہ اس سے پہلے کبھی ایسی پریشانی نہ ہوئی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اُٹھا کر میرے سامنے کر دیا، میں اُس کی طرف دیکھ رہا تھا اور لوگ جن چیزوں کے بارے میں پوچھتے رہے میں اُنھیں بتاتا رہا۔ میں نے اپنے آپ کو اَنبیاءِ کرام علیہم السَّلام کی جماعت میں دیکھا، پس (میں نے دیکھا کہ) حضرت موسیٰ علیہ السَّلام کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں وہ کم گوشت، گھنگریالے بالوں والے آدمی ہیں گویا قبیلہ شَنُوء سے ہوں۔ اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السَّلام (کو میں نے دیکھا کہ) کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں وہ عُروَۃ بن مسعود ثقفی سے مُشَابہ ہیں۔ اور (میں نے دیکھا کہ) حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں جو تمہارے صاحب یعنی مجھ سے مُشَابہ ہیں۔ آخر نماز کھڑی ہوئی اور میں نے اُن کی اِمامت کی، جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ایک کہنے والے نے مجھ سے کہا : اے محمد ﷺ ! یہ ”مالک“

جہنم کے داروغہ ہے، اِنھیں سلام کہیے، میں اُن کی طرف متوجہ ہوا تو اُنھوں نے سلام کرنے میں پہل کی۔"

اِس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں عبدالعزیز سے روایت کیا، اور حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ وغیرہ کی روایت میں ہے کہ آپ اُن سے (یعنی انبیاءِ کرام سے) مسجد بیتُ المقدس میں ملے۔ اور حضرت ابو ذَر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مالک بن صَعْصَعَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں واقعہ معراج میں آتا ہے کہ : آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنبیاءِ کرام علیہم السّلام سے آسمانوں میں ملے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے کلام کیا اور اُنھوں نے آپ سے کلام کیا۔

یہ تمام روایتیں صحیح ہیں، اِن میں کوئی حدیث ایک دوسرے کے خلاف نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو بھی یقیناً اُن کی قبر میں کھڑے نماز پڑھتے دیکھا، پھر حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے دیگر اَنبیاءِ کرام علیہم السّلام وغیرہ کے ہمراہ بیتُ المقدس کی طرف رات میں سفر کیا جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات میں سفر کیا چنانچہ وہاں بھی اُنھیں دیکھا، پھر آسمانوں پر چڑھے جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر تشریف لے گئے، چنانچہ وہاں بھی اُنھیں دیکھا، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا اور مختلف اَوقات میں مختلف جگہوں پر نماز پڑھنا بھی عقل کے لحاظ سے جائز ہے جیسا کہ صحیح حدیث میں آتا ہے، اِن تمام اَحادیث سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زندہ ہونے کا ثبوت ملتا ہے، اور اِس مفہوم کی ایک حدیث یہ بھی ہے۔ (جو حدیث نمبر ۱۰ کے تحت آگے آرہی ہے)

تخریج حدیث :

مسلم، صحیح مسلم، کتابُ الایمان، باب ذکر المسیح ابن مریم والمسیح الدَّجال، حدیث نمبر ۴۳۰۔

ابن سعد، الطَّبقَاتُ الکبریٰ، ذِکر لیلۃ اسری برسول اللہ ﷺ۔۔۔، جلد ۱/صفحہ نمبر ۱۸۳۔

احمد، مسند الامام احمد بن حنبل، جلد ۲/صفحہ نمبر ۵۲۸/حدیث نمبر ۱۰،۸۳۰۔

نَسائی، السُّنَنُ الکبریٰ، جلد ۱۰/صفحہ نمبر ۲۵۱/حدیث نمبر ۱۱،۴۱۶۔

طَحَاوِی، مشکل الآثار، جلد ۱۲/صفحہ نمبر ۵۴۰/حدیث نمبر ۵،۰۱۱۔

بیہقی، دَلائل النُّبوۃ، جلد ۲/صفحہ نمبر ۳۵۸۔

تقی الدِّین سُبکی، شِفَاءُ السَّقَام فی زیارۃ خیر الانام، صفحہ نمبر ۳۹۹۔

ابن حجر عَسقَلانی، فتح الباری شرحُ البخاری، جلد ۸/صفحہ نمبر ۸۱/حدیث ۷ ۴۴ ۳ کے تحت۔

سَخَاوِی، اَلقولُ البَدیع، البابُ الرَّابع، صفحہ نمبر ۳۳۷۔

سُیُوطی، جمع الجوامع (الجامع الکبیر)، جلد ۶/صفحہ نمبر ۶۹۰/حدیث نمبر ۱۷،۳۹۶۔

سُیُوطی، اَلحَاوی لِلفَتَاویٰ، جلد ۲/صفحہ نمبر ۱۴۰۔

الصَّالحی، سُبُل الھُدیٰ وَالرَّشاد، ابواب غسلہ وتکفینہ والصَّلاۃ علیہ، جلد ۱۲/صفحہ نمبر ۳۶۱۔

بن حجر المکی، الجَوھَرُ المُنَظّم، صفحہ نمبر ۵۴۔

المتقی ہندی، کنز العُمَّال، جلد ۱۱/صفحہ نمبر ۳۹۶/حدیث نمبر ۳۱،۸۴۹۔

حدیث (۱۰) : مَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ (رَحِمَهُ اللهُ تَعَالیٰ) ، ثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ ، ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحَارِثِيُّ ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ ، عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَفْضَلُ أَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ ، وَ فِيهِ

قُبِضَ ، وَ فِيْهِ النَّفْخَةُ ، وَ فِيْهِ الصَّعْقَةُ ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ ، قَالُوْا : وَ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ ؟ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ ، فَقَالَ : اِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ فِيْ كِتَابِ السُّنَنِ ،وَلَهُ شَوَاهِدُ مِنْهَا۔

”حضرت اَوس بن اَوس ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا : تمہارے دِنوں میں سب سے اَفضل دن جمعہ کا ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السّلام پیدا ہوئے، اور اسی دن اُنھوں نے اِنتقال فرمایا، اور اسی دن (قیامت کا) صور پھونکا جائے گا، اسی دن دوبارہ اُٹھایا جائے گا، اس لیے اس روز مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھا کرو اِس لئے کہ تمہارا دُرود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) نے عرض کیا : ہمارا دُرود آپ پر کیسے پیش ہوگا ؟ حالانکہ آپ تو ختم ہو چکے ہوں گے ؟ جیسا کہ کہتے ہیں کہ وہ بوسیدہ ہوگیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا : بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاءِ کرام علیہم السّلام کے جسموں کو کھائے۔“

اس کو ابوداوٗد سجستانی نے اپنی سُنَن میں روایت کیا، اسکے اور بھی کئی شواہد ہیں۔

تخریج حدیث :

ابوداوٗد، سُنَن اَبی داوٗد، کتابُ الصّلاۃ، بابُ فضل یوم الجمعۃ، حدیث نمبر ۱۰۴۷۔

نسائی، سُنَنُ النّسائی، کتابُ الجمعۃ، باب اکثار الصلاۃ علی النبی یوم الجمعۃ، حدیث نمبر ۱۳۷۳۔

نسائی، السُّنَنُ الکبریٰ، کتابُ الجمعۃ، جلد ۲/صفحہ نمبر ۲۶۲/حدیث نمبر ۱۶۷۸۔

ابن ماجہ، سُنَن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصَّلاۃ، باب فی فضل الجمعۃ، حدیث نمبر ۱،۰۸۵۔

ابن اَبی شَیْبَہ، المُصَنَّف، جلد۲/صفحہ نمبر ۵۱۶/حدیث نمبر ۸،۷۸۹۔

احمد، مسند الامام احمد بن حنبل، جلد۴/صفحہ نمبر ۸/حدیث نمبر ۱۶،۱۶۲۔

دارمی، سُنَنُ الدَّارمی، کتابُ الصَّلاۃ، باب فی فضل یومِ الجمعۃ، حدیث نمبر ۱،۶۱۳۔

اِسماعیل القاضی، فضل الصَّلاۃِ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، صفحہ نمبر ۳۸/حدیث نمبر ۲۲۔

ابن ابی عاصم، الصَّلاۃِ علی النَّبیّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، صفحہ نمبر ۲۸/حدیث نمبر ۶۳۔

بزَّار، مسند البزَّار، جلد ۸/صفحہ نمبر ۴۱۱/حدیث نمبر ۳،۴۸۵۔

طَبَری، تہذیبُ الآثار، صفحہ نمبر ۲۲۵/حدیث نمبر ۳۵۴۔

ابن خُزیمہ، صحیح ابن خزیمہ، جلد۳/صفحہ نمبر ۱۱۸/حدیث نمبر ۱،۷۳۳۔

ابن حِبَّان، صحیح ابن حِبَّان، جلد۳/صفحہ نمبر ۱۹۱/حدیث نمبر ۹۱۰۔

طَبَرانی، المعجم الکبیر، جلد ۱/صفحہ نمبر ۲۱۷/حدیث نمبر ۵۸۹۔

طبرانی، المعجم الاوسط، جلد ۵/صفحہ نمبر ۹۷/حدیث نمبر ۴،۷۸۰۔

حاکم، المُستَدرَک، جلد ۱/صفحہ نمبر ۴۱۳/حدیث نمبر ۱،۰۲۹۔

ابونعیم، دَلائل النُّبوۃ، صفحہ نمبر ۵۶۷/حدیث نمبر ۵۰۹۔

بیہقی، السُّنَنُ الکبریٰ، جلد۳/صفحہ نمبر ۳۵۳/حدیث نمبر ۵،۹۹۳۔

بیہقی، شُعَبُ الایمان، جلد۳/صفحہ نمبر ۱۱۰/حدیث نمبر ۳،۰۲۹۔

ابن عساکر، تاریخ دِمشق، جلد ۹/صفحہ نمبر ۴۰۲/رقم ۲،۴۳۷۔

ابن جوزی، الوفا باحوال المُصطفٰی، صفحہ نمبر ۸۲۵/حدیث نمبر ۱،۵۶۲۔

مُنذَری، التَّرغیب والتَّرہیب، کتابُ الذِّکر والدُّعا، حدیث نمبر ۲،۶۰۱۔

نووی، الاذکار، کتابُ الصّلاۃِ علی رسول اللہ ﷺ، صفحہ نمبر ۲۱۰/حدیث نمبر ۳۴۴۔

ابن تیمیہ، مجموع فتاویٰ، جلد ۲۷/صفحہ نمبر ۳۲۲۔

خطیب تبریزی، مشکوٰۃُ المَصَابیح، جلد ۲، صفحہ نمبر ۱۲۴، حدیث نمبر ۱،۳۶۱۔

ابن کثیر، تفسیر القرآن (تفسیر ابن کثیر)، جلد ۶/صفحہ نمبر ۴۷۳ (سورۃ الاحزاب، الآیۃ ۵۶)۔

ابن قَیِّم، جلاءُ الافہام، صفحہ نمبر ۷۷/حدیث نمبر ۷۴۔

تقی الدّین سُبکی، شفاءُ السَّقَام فی زیارۃِ خیر الانام، صفحہ نمبر ۳۹۵۔

مَجدِ الدّین، الصِّلاتُ والبُشَر فی الصَّلاۃ علی خیر البَشَر، صفحہ نمبر ۴۹/حدیث نمبر ۲۷۔

ابن حجر عَسقَلانی، فتح الباری شرحُ البخاری، جلد ۸/صفحہ ۸۲/حدیث ۴۴۷۷، ۳ کے تحت۔

سَخَاوی، القولُ البَدِیع، البابُ الرَّابع، صفحہ نمبر ۳۱۸۔

سُیُوطی، الجامع الصَّغِیر، صفحہ نمبر ۱۴۹/حدیث نمبر ۲،۴۸۰۔

سُیُوطی، اَلحَاوی لِلفَتَاویٰ، جلد ۲/صفحہ نمبر ۱۳۹۔

سَمہُودی، وَفاءُ الوفا، الفصل الثَّانی، فی بقیۃ ادلۃ الزّیارۃ، جلد ۴/صفحہ نمبر ۱،۳۵۳۔

الصَّالحی، سُبُل الھُدیٰ وَالرَّشاد، ابواب غسلہ وتکفینہ والصَّلاۃ علیہ، جلد ۱۲/صفحہ نمبر ۳۶۸۔

ابن حجر المکی، الجَوہَرُ المُنَظّم، صفحہ نمبر ۴۸۔

عَجلُونی، کشف الخَفَاء، جلد ۱/صفحہ نمبر ۱۹۵/حدیث نمبر ۵۰۱۔

شَوکانی، نَیلُ الاوْطَار، ابوابُ الجمعۃ، البابُ الخامس، جلد ۶/صفحہ نمبر ۳۰۱/حدیث ۱،۲۰۵۔

شَوکانی، تحفۃُ الذَّاکرین، البابُ الاوّل، فضل الصَّلاۃ علی النبی ﷺ/صفحہ نمبر ۴۲۔

حکم حدیث : یہ حدیث صحیح ہے۔ حقیر فاروق خاں رضوی غفرلہ عرض کرتا ہے کہ اِس حدیث کے بہت طُرق ہے۔ اُن میں ایک صحیح مرفوع حدیث حضرت سَیِّدُ نا ابو دَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے، جس کے الفاظ یہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ، قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ : اَکْثِرُوا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ، فَاِنَّہُ مَشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلَائِکَۃُ ، فَاِنَّ أَحَدًا لَنْ یُصَلِّیَ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلَاتُہُ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا، قَالَ ، قُلْتُ : وَبَعْدَ الْمَوْتِ ؟ قَالَ : وَ بَعْدَ الْمَوْتِ ، اِنَّ اللہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَأْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ ، فَنَبِیُّ اللہِ حَیٌّ یُرْزَقُ ۔

''حضرت ابو دَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا : جمعہ کے دن کثرت سے مجھ پر دُرود بھیجا کرو، بیشک وہ دن فرشتوں کی خصوصی حاضری کا ہے اُس دن فرشتے (کثرت سے) حاضر ہوتے ہیں، جب کوئی شخص مجھ پر دُرود بھیجتا رہتا ہے وہ میرے حضور اُسے پیش کرتے رہتے ہیں حتی کہ وہ پڑھنے سے فارغ ہو جائے، (ابو دَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہتے ہیں، میں نے عرض کیا : آپ کی وفات کے بعد بھی ؟ فرمایا : ہاں وفات کے بعد بھی، بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ اَنبیاء علیہم السَّلام کے جسموں کو کھائے، اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اُسے رِزق بھی عطا کیا جاتا ہے۔''

اِس حدیث کو ابن ماجہ علیہ الرَّحمہ نے جید سند کے ساتھ روایت کیا۔ امام سخاوی علیہ الرَّحمہ ''القولُ البَدِیع'' میں فرماتے ہیں : ''اِس حدیث کے رِجال ثقہ ہیں۔'' امام ملا علی قاری علیہ الرَّحمہ ''مرقاۃ شرح مشکوۃ'' میں فرماتے ہیں : ''اِس حدیث کو ابن ماجہ نے جید سند کے

ساتھ نقل کیا اور یہ حدیث بہت طُرق سے مختلف الفاظ میں منقول ہے۔" امام مُناوی علیہ الرَّحمہ "فیض القدیر" میں نقل فرماتے ہیں کہ : "امام دَمیری فرماتے ہیں کہ اِس حدیث کے رِجال ثقہ ہیں۔" امام عجلونی علیہ الرَّحمہ "کشف الخَفاء" میں فرماتے ہیں : "یہ حدیث حسن ہے۔" شَوکانی نے "نَیلُ الاوطار" میں کہا : "اِس کی سند جید ہے۔" اَلبَانی نے کہا : "اس حدیث کے رِجال ثقہ ہیں۔"

حوالجات: ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتابُ الجنائز، باب ذِکرِ وفاتہٖ ودفنہٖ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حدیث نمبر ۱۶۳۷۔

خطیب تبریزی، مشکوٰۃُ المَصَابیح، جلد ۲، صفحہ نمبر ۱۲۶، حدیث نمبر ۱۳۶۶۔

مِزّی، تہذیبُ الکمال، جلد ۱۰/ صفحہ نمبر ۲۴/ رقم ۲۰۹۰۔

ابن کثیر، تفسیر القرآن (تفسیر ابن کثیر)، جلد ۶/ صفحہ نمبر ۴۷۳ (الاحزاب، الآیۃ ۵۶)۔

ابن قیم، جِلاءُ الافہام، صفحہ نمبر ۸۵/ حدیث نمبر ۷۷۔

تقی الدّین سُبکی، شِفَاءُ السَّقام فی زیارۃِ خیر الانام، صفحہ نمبر ۱۷۵۔

مَجدِ الدِّین، الصِّلاتُ والبُشَر فی الصَّلاۃ علیٰ خیر البَشَر، صفحہ نمبر ۵۰/ حدیث نمبر ۳۰۔

سَخَاوِی، القولُ البَدِیع، البابُ الرَّابع، صفحہ نمبر ۳۲۱۔

سُیُوطی، جمع الجوامع (الجامع الکبیر)، جلد ۲/ صفحہ نمبر ۱۲/ حدیث نمبر ۴۰۷۸۔

سَمہُودِی، وَفاءُ الوفا، الفصل الثَّانی، فی بقیۃ ادلۃ الزِّیارۃ، جلد ۴/ صفحہ نمبر ۱۳۵۳۔

الصَّالحی، سُبُل الھُدیٰ وَالرَّشاد، ابواب غسلہ وتکفینہ والصَّلاۃ علیہ، جلد ۱۲/ صفحہ نمبر ۳۵۷۔

ابن حجر المکی، الجوھَرُ المُنَظّم، صفحہ نمبر ۶۳۔

ملا علی قاری، مرقاۃُ المَفاتیح، جلد ۳/ صفحہ نمبر ۴۱۵ (حدیث نمبر ۱۳۶۶ کے تحت)۔

مُنَاوِی، فیض القدیر، جلد ۲/صفحہ نمبر ۱۱۱ (حدیث نمبر ۲۰۳، ا کے تحت)۔

عَجلُونی، کشف الخفاء، جلد ا/صفحہ نمبر ۱۹۵/حدیث نمبر ۵۰۱۔

شَوکانی، نَیلُ الاوطار، ابوابُ الجمعۃ، البابُ الخامس، جلد ۶/صفحہ نمبر ۳۰۵۔

حدیث (۱۱) : مَا أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ ، ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَبَّارُ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَكَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْرَافِعٍ ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ يُصَلِّيْ عَلَيَّ أَحَدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ۔

قَالَ أَبُوْ عَبْدُ اللهِ رَحِمَهُ اللهُ : أَبُوْ رَافِعٍ هٰذَا هُوَ إِسْمَاعِيْل بْن رَافِعٍ ۔

''حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا : جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھا کرو، کیونکہ اُس دن جو بھی مجھ پر دُرود پڑھتا ہے اُس کا دُرود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔''

ابوعبداللہ (امام حاکم) رحمہ اللہ نے فرمایا : (اِس حدیث کا ایک راوی) ابورافع ہے یہ اِسماعیل بن رافع ہے۔''

تخریج حدیث :

ابن ماجہ، سُنَن ابن ماجہ، کتابُ الجنائز، بابُ ذِکرِ وفاتہ ودفنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حدیث نمبر ۱،۰۳۷۔

ابن ابی عاصم، الصَّلاۃِ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صفحہ نمبر ۲۹/حدیث نمبر ۶۴۔

ابن عدِی، الکامل، جلد۳رصفحہ نمبر۵۳۰ (ترجمہ خازم بن الحسین اسحاق)۔

حاکم، المُستدرِک، جلد۲رصفحہ نمبر۴۵۷رحدیث نمبر۳،۵۷۷۔

بیہقی، شُعَبُ الایمان، جلد۳رصفحہ نمبر۱۱۰رحدیث نمبر۳،۰۳۰۔

قاضی عیاض، الشِّفَاء، البابُ الرّابع فی حکم الصَّلاۃ علیہ والتسلیم۔۔، جلد۲رصفحہ نمبر۷۹۔

مُنذِری، التَّرغیب والتَّرہیب، التَّرغیب فی اکثار الصَّلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حدیث نمبر۲،۵۹۹۔

مِزّی، تہذیبُ الکمال، جلد۱۰رصفحہ نمبر۲۴ررقم ۲،۰۹۰۔

ابن قیم، جِلاءُ الافہام، صفحہ نمبر۴۸۱رحدیث نمبر۴۳۲۔

تقی الدِّین سبکی، شفاءُ السَّقام فی زیارۃ خیر الانام، صفحہ نمبر۳۹۵۔

مَجدِ الدِّین، الصِّلاتُ والبُشَر فی الصَّلاۃ علی خیر البَشَر، صفحہ نمبر۵۰رحدیث نمبر۲۸۔

سَخَاوِی، القولُ البَدِیع، البابُ الرَّابع، صفحہ نمبر۳۲۱۔

سُیُوطی، جمع الجوامع (الجامع الکبیر)، جلد۲رصفحہ نمبر۷رحدیث نمبر۴،۰۴۸۔

سیوطی، الجامع الصَّغِیر، صفحہ نمبر۸۷، حدیث نمبر۱،۴۰۳۔

المتقی ہندی، کنزالعُمّال، جلد۱رصفحہ نمبر۴۹۴رحدیث نمبر۲،۱۷۸۔

شَوکانی، نَیلُ الاوطار، ابوابُ الجمعۃ، البابُ الخامس، جلد۶رصفحہ نمبر۳۰۵۔

شَوکانی، تحفۃُ الذّاکرین، البابُ الاوَّل، فضل الصَّلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رصفحہ نمبر۴۲۔

حکم حدیث : یہ حدیث فی نفسہٖ حسن ہے۔حالانکہ اِس کا ایک راوی ابورافع مختلف فیہ ہے۔ بعض محدثین نے اِسے ضعیف کہا اور بعض اِسے ثقہ کہتے ہیں، لہٰذا یہ راوی حسن الحدیث ہے۔ چونکہ امام بیہقی علیہ الرَّحمۃ والرِّضوان نے یہ روایت حضرت اَوس بن اَوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کی مؤیّد وشواہد کے طور پر نقل کی ہے لہٰذا اِس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ حسن ہی نہیں بلکہ ضعیف روایت بھی

شاہد ومتابعت کے طور پر پیش کی جاسکتی ہے۔

امام شمس الدِّین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۰۲ھ) فرماتے ہیں۔

رَوَاہُ الْحَاکِم وَقَالَ : صَحِیْحُ الْاسْنَاد، وَالْبَیْھقِی فِی ''شُعَبُ الْاِیْمَان'' وَ ''حَیَاۃُ الْأَنْبِیَاءِ فِیْ قُبُوْرِھِمْ'' لَہٗ، وَ ابْن أَبِیْ عَاصِم فِی ''فَضْلُ الصَّلَاۃ'' لَہٗ، فِیْ سَنَدہ أَبُورَافِع وَ ھُوَ اِسْمَاعِیْل بْن رَافِع وَ ثَّقَہ الْبُخَارِی ، وَقَالَ یَعْقُوب بْن سُفْیَان: یصلح حَدِیْثہ لِلشَّوَاھِد وَالْمُتَابِعَات ، لَکِنْ قَدْ ضُعْفَہ النَّسَائِیْ وَ یَحْیٰی بْن مَعِیْن ، وَقِیْلَ : انَّہ مُنْکَرُ الْحَدِیْث۔

''اِس حدیث کو امام حاکم نے روایت کا کیا اور فرمایا : صحیح الاسناد ہے، اور امام بیہقی نے ''شُعَبُ الایمان'' اور ''حیاۃُ الانبیاء فی قبورھم'' میں اِسے روایت کیا، اور امام ابن عاصم نے ''فضل الصَّلاۃ'' میں روایت کیا، اِس حدیث کی سند میں ابورافع ہے اور وہ اِسماعیل بن رافع ہے، اِس کو امام بخاری نے ثقہ کہا، اور یعقوب بن سفیان نے کہا : یہ بطور شواہد ومتابعات کے پیش کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، لیکن امام نسائی اور یحییٰ بن معین اِس کو ضعیف مانتے ہیں، اور کہا گیا کہ یہ منکر الحدیث ہے۔''

حوالہ: سَخَاوِی، القولُ الْبَدِیع، البابُ الرَّابع، صفحہ نمبر ۳۲۱۔

ابن قَیِّم جَوْزِیَّہ (المتوفی ۷۵۱ھ) نے ''جِلاءُ الافہام'' میں نقل کیا۔

وَفِیْہ اِسْمَاعِیْل بْن رِافِع ، قَالَ یَعْقُوْب بْن سُفْیَان : یصَلِح حَدِیْثہ لِلشَّوَاھِد وَالْمُتَابِعَات۔

''اس حدیث کا ایک راوی اِسماعیل بن رافع ہے۔ یعقوب بن سفیان کہتے

ہیں: یہ بطورِ شواہد و متابعات کے پیش کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔"

حوالہ: ابن قیم، جِلاءُ الافہام، صفحہ نمبر ۴۸۱/حدیث نمبر ۴۳۲۔

یہی بات علامہ مَجدِ الدِّین الفِیرُوز آبادی (صاحبِ اَلقَامُوس) علیہ الرَّحمہ (المتوفی ۸۱۷ھ) نے اپنی کتاب "الصِّلاتُ والبُشَر فی الصَّلاۃ علٰی خیر البَشَر"، صفحہ نمبر ۵۰/حدیث نمبر ۲۸ پر بیان کی ہے۔"

حدیث (۱۲): وَأَخبَرَنَا عَلِيُّ بنُ أَحمَدَ بنِ عَبدَانَ الكَاتِبُ، ثَنَا أَحمَدُ بنُ عُبَيدٍ الصَّفَّارُ، ثَنَا الحَسَنُ بنُ سَعِيدٍ، ثَنَا إِبرَاهِيمُ بنُ الحَجَّاجِ، ثَنَا حَمَّادُ بنُ سَلَمَةَ، عَن يَزِيدِ بنِ سِنَانٍ، عَن مَكحُولٍ الشَّامِيِّ، عَن أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: أَكثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِي كُلِّ يَومِ جُمُعَةٍ، فَإِنَّ صَلَاةَ أُمَّتِي تُعرَضُ عَلَيَّ فِي كُلِّ يَومِ جُمُعَةٍ، فَمَن كَانَ أَكثَرَهُم عَلَيَّ صَلَاةً كَانَ أَقرَبَهُم مِنِّي مَنزِلَةً۔

"حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ہر جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھا کرو اس لیے کہ میری اُمت کا دُرود ہر جمعہ کے روز مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ اب جو مجھ پر زیادہ سے زیادہ دُرود پڑھے گا وہ درجہ میں سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا۔"

تخریج حدیث:

بیہقی، السُّنَنُ الکبریٰ، جلد ۳/صفحہ نمبر ۳۵۳/حدیث نمبر ۵،۹۹۵۔

بیہقی، شُعَبُ الایمان، جلد ۳/صفحہ نمبر ۱۱۰/حدیث نمبر ۳،۰۳۲۔

دَیلمی، مَسنَدُ الفِردَوس، جلد ا؍صفحہ نمبر ۸۱؍حدیث نمبر ۲۵۰۔

مُنذَرِی، التَّرغیب والتَّرہیب، التَّرغیب فی اکثار الصَّلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حدیث نمبر ۲،۶۰۰۔

ابن قیم، جِلاءُ الافْہام، صفحہ نمبر ۴۸۱؍حدیث نمبر ۴۳۱۔

تقی الدِّین سُبکی، شِفَاءُ السَّقَام فی زیارۃ خیر الانام، صفحہ نمبر ۳۹۵۔

مَجدِ الدِّین، الصِّلاتُ والبُشَر فی الصَّلاۃ علی خیر البَشَر، صفحہ نمبر ۵۰؍حدیث نمبر ۲۹۔

ابن حجر عَسقَلانی، فتح الباری شرحُ البخاری، جلد ۱۴؍صفحہ نمبر ۳۹۱؍حدیث ۶،۳۵۸ کے تحت

سَخَاوِی، القولُ البَدِیع، البابُ الرَّابع، صفحہ نمبر ۳۲۰۔

سُیُوطی، جمع الجوامع (الجامع الکبیر)، جلد ۲؍صفحہ نمبر ۸؍حدیث نمبر ۴،۰۵۲۔

سیوطی، الجامع الصَّغیر، صفحہ نمبر ۸۷، حدیث نمبر ۱،۴۰۴۔

المتقی ہندی، کنز العُمَّال، جلد ا؍صفحہ نمبر ۴۸۸؍حدیث نمبر ۲،۱۴۱۔

عجلونی، کشف الخفَاء، جلد ا؍صفحہ نمبر ۱۹۵؍حدیث نمبر ۵۰۱۔

شَوکانی، تحفۃُ الذَّاکرین، البابُ الاوَّل فضل الصَّلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم؍صفحہ نمبر ۴۲۔

حکم حدیث : یہ حدیث صحیح ہے، اِس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ حقیر محمد فاروق خاں رضوی غفرلہ عرض کرتا ہے کہ اِسی مفہوم کی ایک صحیح مرفوع حدیث حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے، جس کے الفاظ یہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : أَوْلَى النَّاسِ بِيْ قَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةٍ۔

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نے ارشاد فرمایا : قیامت کے دن لوگوں میں مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر زیادہ دُرود پڑھنے والا ہے۔“

حوالجات: ترمذی، سنن التّرمذی، کتابُ الوتر، باب ماجاء فی فضل الصَّلاۃِ علی النَّبی، حدیث نمبر ۴۸۴۔

ابن اَبی شَیْبہ، المُصَنَّف، جلد ۱۱/صفحہ نمبر ۵۰۵/حدیث نمبر ۳۲،۴۴۷۔

بُخَاری، التَّارِیخُ الکبیر، جلد ۵/صفحہ نمبر ۱۷۷/حدیث نمبر ۵۵۹۔

ابن ابی عاصم، الصَّلاۃ علی النَّبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، صفحہ نمبر ۱۸/حدیث نمبر ۲۴۔

ابویعلی، مُسْنَدِ اَبی یعلیٰ، جلد ۸/صفحہ نمبر ۴۲۸/حدیث نمبر ۵،۰۱۱۔

ابن حِبَّان، صحیح ابن حِبَّان، جلد ۳/صفحہ نمبر ۱۹۲/حدیث نمبر ۹۱۱۔

طبرانی، المعجم الکبیر، جلد ۱۰/صفحہ نمبر ۱۸/حدیث نمبر ۹،۸۰۰۔

ابن عَدِی، الکامِل، جلد ۹/صفحہ نمبر ۵۳۶ (ترجمہ موسیٰ بن یعقوب)۔

دَارقُطنی، العِلَل الوردۃ فی الاحادیث النّبوۃ، جلد ۵/صفحہ نمبر ۱۱۲/حدیث نمبر ۷۵۹۔

خطیب بغدادی، شرفُ اصحابُ الحدیث، صفحہ نمبر ۷۵/حدیث نمبر ۵۸۔

بغوی، مَعَالم التَّنْزِیل (تفسیر بَغوِی)، جلد ۶/صفحہ نمبر ۳۷۳ (الاحزاب، الآیۃ ۵۶)۔

بغوی، شرح السُّنَۃ، جلد ۳/صفحہ نمبر ۱۹۷/حدیث نمبر ۶۸۶۔

مُنْذَرِی، التَّرغیب والتَّرہیب، التَّرغیب فی اکثار الصَّلاۃ علی النبی، حدیث نمبر ۲،۵۹۲۔

نَووی، الاذکار، کتابُ الصّلاۃِ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، صفحہ نمبر ۲۱۰/حدیث نمبر ۳۴۳۔

خطیب تبریزی، مشکوٰۃُ المَصَابیح، جلد ۱/صفحہ نمبر ۵۳۳/حدیث نمبر ۹۲۳۔

ذہبی، میزان الاعتدال، جلد ۲/صفحہ نمبر ۴۲۶/رقم ۲،۸۴۲ (ترجمہ خالد بن مَخْلَد)۔

ابن کثیر، تفسیر القرآن (تفسیر ابن کثیر)، جلد ۶/صفحہ نمبر ۴۶۴ (الاحزاب، الآیۃ ۵۶)۔

ابن قیم، جلاء الافہام، صفحہ نمبر ۵۲/حدیث نمبر ۴۱۔

تاج الدین سبکی، طبقات الشافعیۃ الکبری، جلد ۱/صفحہ نمبر ۱۷۱۔

ابن حجر عسقلانی، فتح الباری شرح البخاری، جلد ۱۴/صفحہ نمبر ۳۹۱/حدیث ۶،۳۵۸۔

سیوطی، جمع الجوامع (الجامع الکبیر)، جلد ۳/صفحہ نمبر ۲۴۹/حدیث نمبر ۸،۷۸۹۔

سیوطی، الجامع الصغیر، صفحہ نمبر ۱۳۶/حدیث نمبر ۲،۲۴۹۔

المتقی ہندی، کنز العمال، جلد ۱/صفحہ نمبر ۴۸۹/حدیث نمبر ۲،۱۴۵۔

عجلونی، کشف الخفاء، جلد ۱/صفحہ نمبر ۳۰۶/حدیث نمبر ۸۳۶۔

قاضی ثناء اللہ، تفسیر المظہری، جلد ۷/صفحہ نمبر ۳۷۸ (سورۃ الاحزاب، الآیۃ ۵۶)۔

شوکانی، تحفۃ الذاکرین، الباب الاول، فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ/صفحہ نمبر ۳۴۔

حدیث (۱۳) : أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ السِّقَاءُ الْإِسْفَرَائِينِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي وَالِدِي أَبُو عَلِيٍّ، ثَنَا أَبُو رَافِعٍ أُسَامَةُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَعِيدٍ الرَّازِيُّ بِمِصْرَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ الصَّائِغُ، حَدَّثَتْنَا حَكَّامَةُ بِنْتُ عُثْمَانَ بْنِ دِينَارٍ، أَخِي مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَتْ: حَدَّثَنِي أَبِي عُثْمَانُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَخِيهِ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُ خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَقْرَبَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ أَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلَاةً فِي الدُّنْيَا، مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةَ مَرَّةٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ قَضَى اللهُ لَهُ

مِائَۃَ حَاجَۃٍ سَبْعِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْآخِرَۃِ وَ ثَلَاثِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا ، یُوَکِّلُ اللّٰہُ بِذٰلِکَ مَلَکًا یُدْخِلُہٗ فِیْ قَبْرِیْ کَمَا یُدْخِلُ عَلَیْکُمُ الْھَدَایَا یُخْبِرُوْنِیْ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ بِاسْمِہٖ وَنَسَبِہٖ اِلٰی عَشِیْرَتِہٖ فَأُثْبِتُہٗ عِنْدِیْ فِیْ صَحِیْفَۃٍ بَیْضَاءَ۔

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خادمِ نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا : بے شک قیامت کے روز تم میں سے مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو دُنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر دُرود پڑھتا ہوگا۔ جس نے جمعہ کے روز اور جمعہ کی شب مجھ پر دُرود پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی سو (۱۰۰) حاجتیں پوری فرمائے گا۔ ستّر (۷۰) حاجتیں آخرت میں اور تیس (۳۰) حاجتیں دُنیا میں، نیز ایک فرشتہ اُس کا مؤکّل بنادیا جاتا ہے وہ اُس کا دُرود لے کر اِس طرح میری قبر پر آئے گا جیسے تمہارے پاس کوئی تحفے لے کر آتا ہے، جس نے مجھ پر دُرود پڑھا وہ فرشتہ مجھے اُس کا نام، نسب اور خاندان تک کی اِطلاع دیتا ہے چنانچہ میں اُس کو اپنے سفید نورانی صحیفہ میں درج کرلیتا ہوں۔''

تخریج حدیث :

بیہقی، شُعَبُ الایمان، جلد ۳/صفحہ نمبر ۱۱۱/حدیث نمبر ۳،۰۳۵۔

ابن عساکر، تاریخ دِمشق، جلد ۵۴/صفحہ نمبر ۳۰۱/حدیث نمبر ۱۱،۵۰۰۔

تقی الدِّین سُبکی، شفاءُ السَّقَام فی زیارۃ خیر الانام، صفحہ نمبر ۳۹۶۔

مَجدُ الدِّین، الصِّلاتُ والبُشَر فی الصَّلاۃ علی خیر البَشَر، صفحہ نمبر ۵۱/حدیث نمبر ۳۳۔

سَخَاوِی، القولُ البَدِیع، البابُ الرَّابع، صفحہ نمبر ۳۱۷۔

سُیُوطی، الدُّرُّ المَنثُور، جلد ۵/صفحہ نمبر ۲۱۹ (سورۃ الاحزاب، الآیۃ ۵۶)۔

سُیُوطی، اَلحَاوی لِلفَتَاوىٰ، جلد ۲/صفحہ نمبر ۱۴۰۔

المتقی ہندی، کنز العُمَّال، جلد ۱/صفحہ نمبر ۵۰۶/حدیث نمبر ۲۲۳۷، ۲۔

زَرقانی، شرح الزَّرقانی علی المَوَاہب، جلد ۷/صفحہ نمبر ۳۷۲۔

حکم حدیث : یہ حدیث سنداً ضعیف ہے، لیکن جمہور علماء ومحدّثین کے نزدیک ترغیب وترہیب میں ضعیف حدیث قابل قبول ہے۔ اور پھر اِس کی مؤید وشاہد مندرجہ ذیل یہ روایت بھی ہے جس کی سند حسن ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : مَنْ صَلّٰی عَلَيَّ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ ، قَضَى اللهُ لَهُ مِائَةَ حَاجَةٍ سَبْعِيْنَ مِنْهَا لِآخِرَتِهٖ ، وَثَلَاثِيْنَ مِنْهَا لِدُنْيَاهُ- وَرَوَى ابْنِ مَنْدَه وَالْحَافِظُ أَبُوْ مُوْسَى الْمَدِيْنِيُّ ، وَقَالَ : حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : جس نے مجھ پر سَو (۱۰۰) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا، اللہ تعالیٰ اُس کی سَو (۱۰۰) حاجتیں پوری فرمائے گا، سَتَّر (۷۰) آخرت میں اور تیس (۳۰) دُنیا میں۔ اِسے ابن مَندَہ اور حافظ ابوموسیٰ المدَینی نے روایت کیا اور کہا : یہ حدیث حسن غریب ہے۔''

حوالہ: الصَّالحی، سُبُل الھُدیٰ وَالرَّشاد، باب فضل الصَّلاۃ والسلام علیہ ﷺ، جلد ۱۲/صفحہ نمبر ۴۲۷۔

حدیث (۱۴) : وَفِيْ هٰذَا الْمَعْنَى الْحَدِيْثُ الَّذِيْ أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّوْذْبَارِيُّ ، أَنْبَأَ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ دَاسَةٍ ، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، ثَنَا أَحْمَدُ

صَالِحٍ ، قَالَ : قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا ، وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ ۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا : اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور میری قبر کو عید گاہ نہ بناؤ، اور مجھ پر دُرود پڑھا کرو، بیشک تمہارا دُرود مجھے پہنچ جاتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔''

تخریج حدیث :

ابو داؤد، سُنَن اَبِی دَاوٗد، کتابُ المناسک، باب زیارۃ القبور، حدیث نمبر ۲،۰۴۲۔

عبد الرَّزّاق، المُصَنَّف، جلد ۳/ صفحہ نمبر ۷۱/ حدیث نمبر ۴،۸۳۹۔

ابن اَبی شَیْبہ، المُصَنَّف، جلد ۲/ صفحہ نمبر ۳۷۵/ حدیث نمبر ۷،۶۲۴۔

احمد، مسند الامام احمد بن حنبل، جلد ۲/ صفحہ نمبر ۳۶۷/ حدیث نمبر ۸،۸۰۴۔

اسماعیل القاضی، فضل الصَّلاۃ علی النبی ﷺ، صفحہ نمبر ۳۵/ حدیث نمبر ۲۰۔

ابن ابی عاصم، الصَّلاۃ علی النبی ﷺ، صفحہ نمبر ۱۹/ حدیث نمبر ۲۶۔

ابو یعلیٰ، مسند ابی یعلی، جلد ۱/ صفحہ نمبر ۳۶۱/ حدیث نمبر ۴۶۹۔

طبرانی، المعجم الکبیر، جلد ۳/ صفحہ نمبر ۸۲ حدیث نمبر/ ۲،۷۲۹۔

قاضی عیاض، الشِّفَا، البابُ الرَّابع فی حکم الصَّلاۃ علیہ والتسلیم ۔۔، جلد ۲/ صفحہ نمبر ۸۰۔

نووی، الاذ کار، کتابُ الصّلاۃِ علی رسول اللہ ﷺ، صفحہ نمبر ۲۱۱/ حدیث نمبر ۳۴۵۔

ابن تیمیہ، مجموع فتاویٰ، جلد ۲۷ / صفحہ نمبر ۳۲۲۔

خطیب تبریزی، مشکوۃ المصابیح، جلد ۱ / صفحہ نمبر ۳۳ ۵ / حدیث نمبر ۹۲۶۔

ذہبی، سِیَرُ اَعلَامُ النُّبَلاء، جلد ۴ / صفحہ نمبر ۴۸۴ (ترجمہ الحسن بن الحسن)۔

ابن کثیر، تفسیر القرآن (تفسیر ابن کثیر)، جلد ۶ / صفحہ نمبر ۴۷۴ (سورۃ الاحزاب، الآیۃ ۵۶)۔

ابن قیم، جلاءُ الافہام، صفحہ نمبر ۴۲ / حدیث نمبر ۳۰۔

تقی الدین سُبکی، شِفَاءُ السَّقَام فی زیارۃِ خیر الانام، صفحہ نمبر ۳۲۹۔

ہیثمی، مجمع الزَّوائد، جلد ۲ / صفحہ نمبر ۵۱۳ / حدیث نمبر ۴۹۷ ، ۳۔

ابن حجر عَسقلانی، فتح الباری شرحُ البخاری، جلد ۸ / صفحہ نمبر ۸۲ / حدیث ۴۴۷ ، ۳ کے تحت۔

ابن حجر عَسقلانی، المَطَالِبُ العَالیہ، جلد ۷ / صفحہ نمبر ۱۵۹ / حدیث نمبر ۳۲۴ ، ۱۔

سَخَاوِی، القولُ البَدِیع، البابُ الرَّابع، صفحہ نمبر ۳۱۲۔

سُیُوطی، جمع الجوامع (الجامع الکبیر)، جلد ۱۱ / صفحہ نمبر ۲۰ / حدیث نمبر ۵۸۷ ، ۲۴۔

سَمہُودِی، وَفاءُ الوفا، الفصل الثَّانی، فی بقیۃ ادلۃ الزّیارۃ، جلد ۴ / صفحہ نمبر ۳۶۷ ، ۱۔

الصَّالحی، سُبُل الھُدیٰ وَالرَّشاد، ابواب غسلہ وتکفینہ والصَّلاۃ علیہ، جلد ۱۲ / صفحہ نمبر ۳۶۸۔

المتقی ہندی، کنز العُمَّال، جلد ۱ / صفحہ نمبر ۴۸۹ / حدیث نمبر ۱۴۷ ، ۲۔

قاضی ثناءُ اللہ، تَفسِیرُ المَظہَرِی، جلد ۷ / صفحہ نمبر ۳۷۸ (سورۃ الاحزاب، الآیۃ ۵۶)۔

حکم حدیث : یہ حدیث صحیح ہے۔ اِس حدیث کی شرح میں امام سَخَاوِی علیہ الرحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۹۰۲ ؁ھ) اپنی تصنیف ''اَلقولُ البَدِیع'' میں فرماتے ہیں۔

لَا تَجْعَلُوا زِیَارَۃَ قَبْرِی عِیْداً ، وَ مَعْنَاہُ النَّھیُ عَنِ الْاِجْتِمَاعِ لِزِیَارَتِہٖ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ اِجتماعھم لِلْعِیْدِ ، وَقَدْ کَانَتِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی یجتمعون

لِزِيَارَة قُبُوْر أَنْبِيَاءِهِمْ وَ يشتغلُوْن بِا للَّهُو وَالطّرب ، فَنَهِى النَّبِىُّ ﷺ أُمَّته عَنْ ذَلِكَ ، وَقِيْلَ : يحتمل أَنْ يَكُوْن نهيه عَلَيْهِ الصّلَاةُ وَالسَّلَامُ لد فع المشقة عَن أُمَّته أَوْلكَرَاهة أَن يَتَجاوزوا فِيْ تَعْظِيْمِ قَبْره غَايَة التّجَاوز۔ قُلْتُ : وَالْحَثُّ عَلَى زِيَارَة قَبْره الشَّرِيْف قَدْ جَاءَ فِي عدَّ ة أَحَادِيْث لَولم يَكُنْ مِنْهَا الا وَعدُ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْق ﷺ بِوجُوْبِ الشَّفَاعَة وَغَيْرِ ذٰلِك لِزَائِره : لَكَانَ كَافِياً فِي الدَّلَالَة عَلَى ذٰلِكَ ، وَقَدْ أَتَّفقُ الْأَئِمَّة مِنْ بَعْد وَفَاته ﷺ اِلىٰ زَمَاننا هَذَا عَلَى أَن ذٰلِكَ مِنْ أَفْضَل الْقُرْبَات۔

’’میری قبر کو عید گاہ نہ بناؤ، اِس کا مطلب یہ ہے کہ آپ علیہ الصّلاۃ والسّلام کی قبر کی زِیارت عید کے اِجتماع کی صورت میں نہ کرو، جس طرح یہود و نصاریٰ اپنے اَنبیاءِ کرام علیہم السّلام کی قبور کی زیارت کیلئے جمع ہوتے اور لہو ولَعِب میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ پس اِس سے نبی کریم ﷺ نے اپنی اُمت کو منع فرمایا ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصّلاۃ والسّلام کا منع فرمانا اُمت سے مَشَقَّت دُور کرنے یا قبر کی تعظیم میں حد سے تجاوز کرنے کیلئے بھی ہوسکتا ہے۔ میں کہتا ہوں حضور ﷺ کی بہت سی ایسی اَحادیث موجود ہیں جو قبرِ اَقدس کی زیارت کی رَغبت دلاتی ہے، اگر یہ اَحادیث نہ بھی ہوتیں تو بھی صادق و مَصدُوق ﷺ کا زائر کیلئے شفاعت کے واجب ہونے اور اس کے علاوہ نوازِشات کا وعدہ قبرِ اَنور کی زِیارت پر رغبت دلانے پر دَلالت کرتا ہے۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد سے اِس زمانے تک ائمہ کا اِتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی قبرِ اَنور کی زیارت کرنا افضل القربات میں سے ہے۔‘‘

حوالہ: سَخَاوِی، القولُ البَدِیع، البابُ الرَّابع، صفحہ نمبر ۳۳۴۔

حدیث (۱۵) : وَفِیْ هٰذَا الْمَعْنٰى الْحَدِيْثُ الَّذِیْ أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ السُّكَّرِیُّ بِبَغْدَادَ ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ ، ثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ التَّرْقُفِیُّ ، ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ ، ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِیْ صَخْرٍ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَیَّ إِلَّا رَدَّ اللهُ إِلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ۔ وَإِنَّمَا أَرَادَ ۔ وَاللهُ أَعْلَمُ ۔ إِلَّا وَقَدْ رَدَّ اللهُ إِلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا : جب کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری رُوح کو میری طرف لوٹا دیتا ہے، یہاں تک کہ میں اُس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔''

اور اِس سے آپ ﷺ کی مراد یہ ہے کہ، اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میری رُوح میری طرف لوٹا دی ہے اب میں اُسے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

تخریج حدیث :

ابوداوٗد، سُنَن اَبِی دَاوٗد، کتابُ المناسک، باب زیارۃ القبور، حدیث نمبر ۲،۰۴۱۔

ابن رَاھْوَیہ، مسند اِسحاق بن راھویہ، جلد ۱/ صفحہ نمبر ۴۵۳/ حدیث نمبر ۵۲۶۔

احمد، مسند الامام احمد بن حنبل، جلد ۲/ صفحہ نمبر ۵۲۷/ حدیث نمبر ۱۰،۸۱۵۔

طبرانی، المعجم الاوسط، جلد ۳/ صفحہ نمبر ۲۶۲/ حدیث نمبر ۳،۰۹۲۔

بیہقی، السُّنَنُ الکبریٰ، جلد ۵/ صفحہ نمبر ۴۰۲/ حدیث نمبر ۱۰،۲۷۰۔

بیہقی،شُعَبُ الایمان، جلد ۲/صفحہ نمبر ۲۱۷/حدیث نمبر ۵۸۱،۱۔
قاضی عیاض، الشِفَا، الباب الرّابع فی حکم الصّلاۃ علیہ والتسلیم ۔۔، جلد ۲/صفحہ نمبر ۷۹۔
ابن نَجّار، الدُّرَّۃُ الثَّمِیْنَۃ فی تاریخ المدینۃ، صفحہ نمبر ۲۲۲۔
مُنذِری، التَّرغیب والتَّرہیب، التَّرغیب فی اکثار الصَّلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حدیث نمبر ۲،۵۹۰۔
نووی، الاذکار، کتاب الصّلاۃِ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، صفحہ نمبر ۲۱۱/حدیث نمبر ۳۴۶۔
ابن تیمیہ، مجموع فتاویٰ، جلد ۲۷/صفحہ نمبر ۳۲۲۔
خطیب تبریزی، مشکوٰۃ المَصَابیح، جلد ۱/صفحہ نمبر ۵۳۳/حدیث نمبر ۹۲۵۔
ابن کثیر، تفسیر القرآن (تفسیر ابن کثیر)، جلد ۶/صفحہ نمبر ۴۷۴ (الاحزاب، الآیۃ ۵۶)۔
ابن قیم، جِلاءُ الاَفْہَام، صفحہ نمبر ۴۳/حدیث نمبر ۳۲۔
ابن قَیِّم، کتابُ الرُّوح، المسالۃ الرَّابعۃ، وھی انَّ الروح ھل تموت ۔۔، صفحہ نمبر ۱۰۲۔
تقی الدِّین سُبکی، شِفَاءُ السَّقَام فی زیارۃِ خیر الانام، صفحہ نمبر ۳۲۹۔
ہیثمی، مجمع الزَّوائد، جلد ۱۰/صفحہ نمبر ۲۵۲/حدیث نمبر ۱۷،۲۹۶۔
مَجْدِ الدِّین، الصِّلاتُ والبُشَر فی الصَّلاۃ علی خیر البَشَر، صفحہ نمبر ۱۷/حدیث نمبر ۹۰۔
ابن حجر عَسقلانی، فتح الباری شرحُ البخاری، جلد ۸/صفحہ نمبر ۸۲/حدیث ۴،۴۴۷،۳ کے تحت۔
ابن حجر عَسقلانی، تلخیص الحبیر، جلد ۲/صفحہ نمبر ۵۰۹/حدیث نمبر ۱،۰۷۷۔
سَخَاوِی، اَلْمقَاصِدُ الْحَسَنَہ، صفحہ نمبر ۵۸۷/حدیث نمبر ۹۸۴۔
سَخَاوِی، القولُ الْبَدِیع، البابُ الرَّابع، صفحہ نمبر ۳۱۶۔
سُیُوطی، الخَصَائص الکبریٰ، باب حیاۃ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فی قبرہ وصلاتہ فیہ ۔۔، جلد ۲/صفحہ نمبر ۴۹۰۔

سُیُوطی، اَلْحَاوِی لِلْفَتَاوِیٰ، جلد۲/صفحہ نمبر۱۴۲۔
سَمْہُودِی، وَفَاءُ الوفا، الفصل الثَّانی، فی بقیۃ ادلۃ الزَّیارۃ، جلد۴/صفحہ نمبر ۱،۳۴۹۔
قَسطلانی، الْمَوَاہِبُ اللَّدُنِّیہ، الفصل الثانی، زیارۃ قبرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جلد۴/صفحہ نمبر ۵۸۵۔
الصَّالحی، سُبُلُ الھُدیٰ وَالرَّشاد، ابواب غسلہ وتکفینہ والصَّلاۃ علیہ، جلد۱۲/صفحہ نمبر ۳۵۶۔
ابن حجر المکی، الجَوہَرُ المُنَظّم، صفحہ نمبر ۶۰۔
المتقی ہندی، کنز العُمَّال، جلد ۱/صفحہ نمبر ۴۹۱/حدیث نمبر ۲،۱۶۱۔
شاہ عبد الحق، جذبُ القلوب اِلی دیارِ المحبوب، باب چہاردہم، صفحہ نمبر ۱۹۷۔
خَفَاجی، نسیم الرِّیاض، البابُ الرَّابع من القسم الثَّانی فی حکم الصَّلاۃ علیہ۔۔، جلد ۵/صفحہ ۷۸۔
زَرقانی، شرح الزَّرقانی علی الْمَوَاہب، جلد۷/صفحہ نمبر ۳۷۰۔
عجلونی، کشف الخفَاء، جلد۲/صفحہ نمبر ۲۲۷/حدیث نمبر۷،۲۴۷،۲۔
قاضی ثناءُ اللہ، تفسیر المظہری، جلد۷/صفحہ نمبر۳۷۸ (سورۃ الاحزاب، الآیۃ ۵۶)۔
شَوکانی، تحفۃُ الذَّاکرین، البابُ الاوَّل، فضل الصَّلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم/صفحہ نمبر ۳۸۔

حکم حدیث : اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔ اِس حدیث میں ظاہراً ایک اِشکال نظر آتا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبرِ انور میں زندہ ہیں تو پھر حدیث پاک کے یہ الفاظ کہ ”جب کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو میری طرف لوٹا دیتا ہے۔“ کے کیا معنیٰ ہے ؟

صاحب القاموس، امام مَجد الدِّین فیروز آبادی علیہ الرحمہ (المتوفی ۸۱۷ھ) اپنی تصنیف ”الصِّلاتُ والبُشَر فی الصَّلاۃ علی خیر البَشَر“ میں فرماتے ہیں۔

أَنَّ الْمَعْنٰی اِلَّا وَ قَدْ رَدَّ اللهُ عَلَیَّ رُوْحی ، یَعْنِیْ : أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ بَعْدَ مَامَاتَ وَ دُفِنَ رَدَّ اللهُ عَلَیْہِ رُوْحَہُ ، لِأَجْلِ سَلَامِ مَنْ یُسَلِّمُ عَلَیْہِ ، وَاسْتَمَرَّتْ

فِیْ جَسَدِہٖ ﷺ۔

''اِس کا معنی یہ ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے میری رُوح میری طرف لوٹا دی ہے، یعنی نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وفات کے بعد جب دفن کیے گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح لوٹا دی لوگوں کے سلام کے جواب عطا فرمانے کے لیے، اور وہ ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جسمِ اَقدس میں ہے۔''

حوالہ: مَجدُ الدِّین، الصِّلاتُ والبُشَر فی الصَّلاۃ علیٰ خیر البَشَر، صفحہ نمبر ۷۲۔

امام محمد بن عبدالرّحمن سَخَاوِی علیہ الرَّحمہ (المتوفی ۹۰۲ھ) اپنی تصنیف ''القولُ البَدِیع فی الصَّلاۃ علی الحبیب الشَّفِیع'' میں اور امام جلال الدِّین سیوطی علیہ الرَّحمہ (المتوفی ۹۱۱ھ) اپنے فتاویٰ ''اَلحَاوِی لِلفتَاوِیٰ'' میں نقل فرماتے ہیں۔

یؤخذ من هَذِہِ الْأَحَادِیث أَنَّه ﷺ حَیٌّ عَلَی الدَّوام ، وَذٰلِكَ أَنَّهُ مُحَالٌ عَادَۃً أَن یخلوَ الوجود كلُّه مِنْ وَاحدٍ یُسَلِّم عَلَیْهِ فِی لَیْلٍ أَوْنَهَارٍ ، وَنَحْنُ نُؤْمِن وَ نُصَدِّق بِأَنَّهُ ﷺ حَیٌّ یرزَقُ فِیْ قَبْرِہِ ، وَ أَنَّ جَسَدَہُ الشَّرِیْف لَا تَأْكُلُهُ الأَرْض ، وَالْاِجْمَاع عَلَی هَذَا۔

''اِن اَحادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ زندہ ہیں، اور یہ عادۃً مُحَال ہے کہ اُس ذات کا وجود نہ ہو جس پر صبح اور شام سلام پیش کیا جا رہا ہو۔ ہم ایمان رکھتے ہیں اور تصدیق کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی قبرِ اَقدس میں زندہ ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جسم شریف کو زمین نے نہیں کھایا ہے، اِس پر علماء کا اِجماع ہے۔''

حوالجات: سَخَاوِی، القولُ البَدِیع، البابُ الرَّابع، صفحہ نمبر ۳۳۵۔

سُیُوطی، اَلحَاوِی لِلفتَاوِیٰ، جلد ۲، صفحہ نمبر ۱۴۳۔

امام ابن حجر المکی الشّافعی علیہ الرحمہ (المتوفی ۹۷۳ھ) ''الفتاویٰ الکبریٰ الفقیہ'' میں فرماتے ہیں۔

وَالْمُرَاد بالرُّوح السَّمَع الخَارق للعَادَة بحَيْث يسْمَع الْمُسْلِم عَلَيْه مِنْ غَيْر وَاسطة وَان بعدا والْموافق للعادة۔

''اور روح لوٹانے سے مراد سماعت خوارقِ عادت ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر سلام پڑھنے والے کے سلام کو بغیر کسی واسطے کے سنتے ہیں اگرچہ وہ کتنی ہی دُور کیوں نہ ہو یا پھر عادت کے موافق سنتے ہیں۔''

حوالہ: ابن حجر مکی، الفتاویٰ الکبریٰ الفقیہ، جلد ۳؍ صفحہ نمبر ۱۳۶۔

غیر مقلدین، نام نہاد اہل حدیث کے علامہ شَوکانی (المتوفی ۱۲۵۰ھ) اپنی کتاب ''تحفۃُ الذّاکرین'' میں لکھتے ہیں۔

وَ الْمُرَادُ برد الرُّوْح النَّطِق لِأَنَّه ﷺ حَيٌّ فِيْ قَبْرِهٖ وَ رُوْحَه لَا تفارقه لما صح : اِنَّ الْأَنْبِيَاءَ أَحيَاءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ۔

''اور رُوح سے مراد یہاں نطق ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ کی رُوح آپ سے جدا نہیں ہوتی جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے کہ انبیاءِ کرام علیہم السَّلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔''

حوالہ: شَوکانی، تحفۃُ الذّاکرین، البابُ الاوّل، فضل الصَّلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم؍ صفحہ نمبر ۳۹۔

حدیث (۱۶) : وَفِيْ هَذَا الْمَعْنَى الْحَدِيْثُ الَّذِيْ أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الطَّهْمَانِيُّ ، ثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَارِزِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ

بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ ، ثَنَا أَبُوْنُعَيْمٍ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْن مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ۔

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : بے شک اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں سیر کرتے ہیں وہ میری اُمت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔''

تخریج حدیث :

نَسَائی، سُنَنُ النَّسَائی، کتابُ السَّھوِ، بابُ السَّلام علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم/حدیث نمبر ۱۲۸۱۔

نسائی، السُّنَنُ الکبریٰ، جلد۲/صفحہ نمبر ۷۰/حدیث نمبر ۱۲۰۶۔

ابن مبارک، الزُّھدُ، صفحہ نمبر ۲۰۷/حدیث نمبر ۹۱۲۔

عبدالرَّزّاق، المُصَنَّف، جلد۲/صفحہ نمبر ۲۱۵/حدیث نمبر ۳۱۱۶۔

ابن شَیْبَہ، المُصَنَّف، جلد۲/صفحہ نمبر ۵۱۷/حدیث نمبر ۸۷۹۷۔

احمد، مسندالامام احمد بن حنبل، جلد۱/صفحہ نمبر ۳۸۷/حدیث نمبر ۳۶۶۶۔

دَارمی، سُنَنُ الدّارمی، کتابُ الرِّقائق، بابُ فی فضل الصَّلاۃِ علی النبی، حدیث نمبر ۲۸۱۶۔

اسماعیل القاضی، فضل الصَّلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صفحہ نمبر ۳۷/حدیث نمبر ۲۱۔

ابن ابی عاصم، الصَّلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صفحہ نمبر ۱۹/حدیث نمبر ۲۸۔

بزّار، مُسنَدِ البزّار، جلد۵/صفحہ نمبر ۳۰۷/حدیث نمبر ۱۹۲۴۔

نسائی، عمل الیوم واللّیۃ، فصل السّلام علی النبی ﷺ، صفحہ نمبر ۱۶۷/حدیث نمبر ۶۶۔

ابویعلی، مسند ابی یعلی، جلد ۹/صفحہ نمبر ۱۳۷/حدیث نمبر ۵،۲۱۳۔

ابن حِبّان، صحیح ابن حِبّان، جلد ۳/صفحہ نمبر ۱۹۵/حدیث نمبر ۹۱۴۔

طبرانی، المعجم الکبیر، جلد ۱۰/صفحہ نمبر ۲۱۹/حدیث نمبر ۱۰،۵۲۸۔

ابن عدِی، الکامل، جلد ۵/صفحہ نمبر ۲۰۸/حدیث نمبر ۷،۳۴۶ (ترجمہ ابویحییٰ القتّات)۔

حاکم، المُستدرَک، جلد ۲/صفحہ نمبر ۴۵۶/حدیث نمبر ۳،۵۷۶۔

ابونُعیم، حِلیَۃُ الاولیا، جلد ۴/صفحہ نمبر ۲۰۱/حدیث نمبر ۵،۳۲۵۔

بیہقی، شُعَبُ الایمان، جلد ۲/صفحہ نمبر ۲۱۸/حدیث نمبر ۱،۵۸۲۔

خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، جلد ۱۰/صفحہ نمبر ۱۵۰ (ترجمہ سعید بن الحسن بن علی الرُّزبھان)

بغوی، مَعَالم التَّنزِیل (تفسیر بغوی)، جلد ۶/صفحہ نمبر ۳۷۴ (سورۃ الاحزاب، الآیۃ ۵۶)۔

بغوی، شرح السُّنّۃ، جلد ۳/صفحہ نمبر ۱۹۷/حدیث نمبر ۶۸۷۔

قاضی عیاض، الشِّفاَ، الباب الرّابع فی حکم الصّلاۃ علیہ والتسلیم۔۔، جلد ۲/صفحہ نمبر ۷۹۔

ابن عساکر، تاریخ دِمشق، جلد ۷/صفحہ نمبر ۱۲۰/حدیث نمبر ۱،۸۹۵۔

ابن جوزی، الوفا باحوال المصطفٰی، صفحہ نمبر ۸۲۲/حدیث نمبر ۱،۵۵۲۔

ابن جوزی، مُثِیرُ الغَرَامِ السَّاکِن، صفحہ نمبر ۴۸۸۔

ابن نَجّار، الدُّرَّۃُ الثَّمِیْنَۃ فی تاریخ المدینۃ، صفحہ نمبر ۲۲۲۔

مُنذِرِی، التَّرغیب والتَّرھیب، التَّرغیب فی اکثار الصّلاۃ علی النبی ﷺ، حدیث نمبر ۲،۵۸۷۔

قُرطبی، الجامِع الاحکامِ القرآن (تفسیر قرطبی)، جلد ۱۷/صفحہ نمبر ۲۲۱ (الاحزاب، الآیۃ ۵۶)۔

ابن تیمیہ، مجموع فتاویٰ، جلد ۲۷/ صفحہ نمبر ۳۲۲۔

خطیب تبریزی، مشکوۃ المَصَابیح، جلد ۱/ صفحہ نمبر ۵۳۳/ حدیث نمبر ۹۲۴۔

ابن قیم، جِلاءُ الافْہَام، صفحہ نمبر ۵۵/ حدیث نمبر ۴۳۔

تقی الدِّین سُبکی، شِفَاءُ السَّقَام فی زیارۃِ خیر الانام، صفحہ نمبر ۳۹۶۔

تاج الدِّین سبکی، طبقاتُ الشَّافعیۃ الکبری، جلد ۱/ صفحہ نمبر ۱۶۷۔

ہیثمی، مجمع الزَّوائد، جلد ۸/ صفحہ نمبر ۵۹۴/ حدیث نمبر ۱۴،۲۵۰۔

مَجْدِ الدِّین، الصِّلاتُ والبُشَر فی الصَّلاۃ علی خیر البَشَر، صفحہ نمبر ۴۷/ حدیث نمبر ۹۸۔

سَخَاوِی، القولُ الْبَدِیع، البابُ الرَّابع، صفحہ نمبر ۳۱۱۔

سیوطی، جمع الجوامع (الجامع الکبیر)، جلد ۲/ صفحہ نمبر ۶۰۹/ حدیث نمبر ۶،۹۴۹۔

سُیُوطی، الخَصَائِص الکبریٰ، باب حیاۃ ﷺ فی قبرہ وصلاتہ فیہ۔۔، جلد ۲/ صفحہ نمبر ۴۸۹۔

سَمْہُودِی، وَفاءُ الوفا، الفصل الثَّانی، فی بقیۃ ادلۃ الزّیارۃ، جلد ۴/ صفحہ نمبر ۱،۳۵۰۔

قَسطلَانی، الْمَوَاھِبُ اللَّدُنِّیَہ، الفصل الثانی، ماخص بہ ﷺ، جلد ۲/ صفحہ نمبر ۶۹۷۔

الصَّالحی، سُبُل الھُدیٰ وَالرَّشاد، ابواب غسلہ وتکفینہ والصَّلاۃ علیہ، جلد ۱۲/ صفحہ نمبر ۳۶۸۔

ابن حجر المکی، الجَوھَرُ الْمُنَظَّم، صفحہ نمبر ۶۱۔

مُنَاوِی، فیض القدیر، جلد ۲/ صفحہ نمبر ۶۰۸/ حدیث نمبر ۲،۳۵۵۔

خَفَاجی، نسیم الرِّیاض، البابُ الرَّابع من القسم الثَّانی فی حکم الصَّلاۃ علیہ۔۔، جلد ۵/ صفحہ نمبر ۸۰۔

قاضی ثناء اللہ، تفسیر المظہری، جلد ۷/ صفحہ نمبر ۳۷۸ (سورۃ الاحزاب، الآیۃ ۵۶)۔

شَوْکانی، تحفۃُ الذَّاکرین، البابُ الاوّل، فضل الصَّلاۃ علی النبی ﷺ/ صفحہ نمبر ۳۸۔

حکم حدیث : یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث (۱۷) : وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ ، وَأَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْحُرْفِيُّ ، قَالَا : أَنْبَأَ حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ، ثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ أَبِيْ يَحْيَى ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ صَلَاةً إِلَّا وَهِيَ تَبْلُغُهُ ، يَقُوْلُ لَهُ الْمَلَكُ : فُلَانٌ يُصَلِّيْ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا صَلَاةً۔

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں : امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا جو بھی فرد آپ ﷺ پر دُرود پڑھتا ہے وہ آپ ﷺ کو پہنچا دیا جاتا ہے، ایک فرشتہ آپ ﷺ سے عرض کرتا ہے کہ فلاں آدمی آپ پر اِس اِس طرح دُرود پڑھتا ہے۔''

تخریج حدیث :

بیہقی ، شُعَبُ الایمان، جلد ۲/صفحہ نمبر ۲۱۸/حدیث نمبر ۱۵۸۴۔

تقی الدِّین سُبکی ،شِفَاءُ السَّقَام فی زیارۃِ خیر الانام،صفحہ نمبر ۳۹۶۔

تاج الدِّین سبکی ،طبقاتُ الشّافعیۃ الکبری، جلد ۱/صفحہ نمبر ۱۶۹۔

سَخَاوِی ،القولُ الْبَدِیع ،البابُ الرَّابع ،صفحہ نمبر ۳۱۲۔

حکم حدیث : یہ حدیث ظاہراً موقوف ہے لیکن حکماً مرفوع کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ ایسی بات محض اِجتہاد یا قیاس سے نہیں کہی جا سکتی۔ نیز محدِّثین کا اُصول ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کا کوئی صحابی ایسی روایت بیان کریں جو اِجتہادی نہ ہوں تو وہ روایت مرفوع شمار ہوگی۔ نیز اِس حدیث

کی مؤید و شاہد یہ مرفوع حدیث بھی ہے۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْطَى مَلَكًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ ، فَهُوَ قَائِمٌ عَلَى قَبْرِيْ حَتَّى تَقُوْمَ السَّاعَةُ ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِيْ يُصَلِّيْ عَلَيَّ صَلَاةً إِلَّا قَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيْهِ ، صَلَّى عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا۔

''حضرت عَمّار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا : بیشک اللہ عَزَّ وجل نے ایک فرشتہ کو تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، اور اُسے میری قبر پر قیامت تک کیلئے کھڑا کر دیا ہے، پس جو کوئی میرا اُمّتی مجھ پر دُرود بھیجتا ہے وہ فرشتہ اُس کا اور اُس کے باپ کا نام لے کر کہتا ہے : یا محمد ﷺ ! فُلاں بن فُلاں نے آپ پر اِس اِس طرح سے دُرود بھیجا ہے۔''

حوالجات: بُخاری، التّاریخ الکبیر، جلد ۶/ صفحہ نمبر ۴۱۶/ رقم ۲،۸۳۱ (ترجمہ عمران بن حمیری)۔

ابن ابی عاصم، الصّلاۃ علی النبی ﷺ، صفحہ نمبر ۲۵ حدیث نمبر ۵۱۔

بزّار، مُسنَدِ البزّار، جلد ۴/ صفحہ نمبر ۲۵۵/ حدیث نمبر ۱،۴۲۵۔

عُقَیلی، اَلضُّعفَاءِ الکبیر، جلد ۳/ صفحہ نمبر ۲۴۹/ رقم ۱،۲۴۶ (ترجمہ علی بن القاسم الکندی)

ابن ابی حاتم، الجرح والتّعدِیل، جلد ۶/ صفحہ نمبر ۲۹۶ (ترجمہ عمران بن حمیری)۔

ابن جوزی، الوفا باحوال المُصطفیٰ، صفحہ نمبر ۸۲۳/ حدیث نمبر ۱،۵۵۵۔

مُنذِرِی، التّرغیب والتّرھیب، التّرغیب فی اکثار الصّلاۃ علی النبی، حدیث نمبر ۲،۵۹۱۔

ابن قیم، جِلاءُ الافہَام، صفحہ نمبر ۱۰۶/ حدیث نمبر ۱۱۸۔

ہیثمی، مجمع الزَّوائد، جلد۱۰/صفحہ نمبر۲۵۱/حدیث نمبر۱۷،۲۹۱۔

سَخَاوِی، القولُ البَدِیع، البابُ الثَّانی فی ثواب الصَّلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، صفحہ نمبر۲۴۷۔

سُیُوطی، جمع الجوامع (الجامع الکبیر)، جلد۲/صفحہ نمبر۱۴۳/حدیث نمبر۴،۶۹۳۔

سُیُوطی، اَلحَاوِی لِلفَتَاوٰی، جلد۲/صفحہ نمبر۱۴۰۔

المتقی ہندی، کنزالعُمَّال، جلد۱/صفحہ نمبر۵۰۴/حدیث نمبر۲،۲۲۸۔

مُنَاوِی، فیض القدیر، جلد۲/صفحہ نمبر۶۱۲ (حدیث نمبر۲،۳۶۵ کے تحت)۔

زرقانی، شرح الزَّرقانی علی المَوَاہب، جلد۷/صفحہ نمبر۳۷۲۔

شَوکانی، تحفۃُ الذَّاکرین، البابُ الاوَّل، فضل الصَّلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم/صفحہ نمبر۳۸۔

امام عبدُ الرَّءوف مُنَاوِی علیہ الرَّحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۱۰۳۱ھ) ''فیض القدیر شرح الجامع الصَّغیر'' میں اور امام محمد بن عبدالباقی زَرقانی علیہ الرحمہ (المتوفی ۱۱۲۲ھ) ''شرح الزَّرقانی علی المَوَاہب'' میں اِس حدیث پاک کی شرح میں نقل فرماتے ہیں۔

أَیّ قوَّۃ یقتدر بِہَا عَلَی سَمع مَا ینطق بِہ کُلّ مَخْلُوق مِنْ اِنْس وَجِنّ وَغَیْرِھُمَا۔ ''اللہ تعالیٰ نے اُس فرشتے کو ایسی قوت عطا فرمائی ہے کہ اِنسان اور جنّ اور تمام مخلوق کی آوازوں کو سنتا ہے۔''

حوالجات: مُناوی، فیض القدیر شرح الجامع الصَّغیر، جلد۲/صفحہ نمبر۶۱۲/حدیث نمبر۲،۳۶۵ کے تحت

زَرقانی، شرح الزَّرقانی علی المَوَاہب، جلد۷/صفحہ نمبر ۳۷۲۔

ثابت ہوا کہ جب ایک فرشتہ جو ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اَدنیٰ غلام ہے اُسے اللہ تعالیٰ نے یہ صلاحیت و قوت عطا فرمائی ہے کہ وہ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کھڑے

ہو کر تمام مخلوق کی آوازیں سنتا ہے، اُنھیں اُن کے ناموں و اُن کے باپوں کے ناموں سے پہچانتا ہے اور اِس میں کوئی شرک نہیں، تو ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے اُمّتیوں کو جاننا، اُن کی آوازیں سننا، اُنھیں اُن کے ناموں و باپوں کے ناموں سے پہچاننا کونسا تعجب خیز ہے۔ جب غلام کا یہ حال ہے تو آقا کا کیا حال ہوگا !

اِس حدیث پاک سے اُن نام نہاد مُوَحِّدِین کی جہالت بھی آشکار ہو جاتی ہے جو نبیِ پاک ﷺ کی شان و عظمت کا اِنکار کرتے ہیں، اور ایسے معاملات میں اہل سنت پر شرک کے فتوے جڑ کر اپنے ایمان و آخرت کو خود اپنے ہاتھوں تباہ و برباد کرتے ہیں۔

حدیث (۱۸) : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرَانَ ، أَنْبَأَ أَبُو جَعْفَرٍ الرَّزَّازُ ، ثَنَا عِيْسَى بْنُ عَبْدِ اللهِ الطَّيَالِسِيُّ ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ ، ثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِيًا أُبْلِغْتُهُ۔

أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ السُّدِّيُّ فِيْمَا أَرَى وَفِيْهِ نَظَرٌ وَقَدْ مَضَى مَا يُؤَكِّدُهُ۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا : جس نے میری قبر پر دُرود پاک پڑھا وہ میں خود سنتا ہوں، اور جس نے دُور سے دُرود پڑھا وہ مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔''

(اِس کی سند میں ایک راوی) ابو عبدالرحمن ہے وہ محمد بن مروان سدی ہے

میرے نزدیک یہ قابل نظر ہے۔(یعنی یہ ضعیف راوی ہے) مگر اِس حدیث کی تائید وتقویت گذشتہ اَحادیث سے ہوتی ہے۔

تخریج حدیث :

عُقَیلی ،اَلضُّعَفَاءِ الکبیر، جلد۴/صفحہ نمبر۱۳۶/رقم ۱۶۹۶،۱ (ترجمہ محمد بن مروان السدی)۔

بیہقی،شُعَبُ الایمان، جلد۲/صفحہ نمبر ۲۱۸/حدیث نمبر ۱۵۸۳،۱۔

خَطِیب بغدادی،تاریخ بغداد، جلد۴/صفحہ نمبر ۴۶۹ (ترجمہ محمد بن مروان بن عبداللہ)۔

قاضی عیاض،الشِّفَا،البابُ الرَّابع فی حکم الصَّلاۃ علیہ والتسلیم۔۔، جلد۲/صفحہ نمبر ۷۹۔

ابن جوزی،کتابُ الْمَوْضُوعَات، جلد ۱/صفحہ نمبر ۳۰۳۔

ابن نَجَّار،الدُّرَّۃُ الثَّمِیْنَۃ فی تاریخ المدینۃ، صفحہ نمبر ۲۲۲۔

خطیب تبریزی،مشکوٰۃُ الْمَصَابیح، جلد ۱/صفحہ نمبر ۵۳۶/حدیث نمبر ۹۳۴۔

ابن تیمیہ،مجموع فتاویٰ، جلد ۲۷/صفحہ نمبر ۲۴۱۔

ذہبی،میزان الاعتدال، جلد ۶/صفحہ نمبر ۳۲۸ (ترجمہ محمد بن مروان السدی)۔

ابن کثیر،تفسیر القرآن (تفسیر ابن کثیر)، جلد ۶/صفحہ نمبر ۴۷۴ (الاحزاب،الآیۃ ۵۶)۔

ابن قیم،جِلاءُ الافْہَام، صفحہ نمبر ۴۵/حدیث نمبر ۳۳۔

تقی الدِّین سُبکی،شِفَاءُ السَّقَام فی زیارۃِ خیر الانام، صفحہ نمبر ۳۹۶۔

مَجْدِ الدِّین،الصِّلاتُ والْبُشَر فی الصَّلاۃ علی خیر البَشَر، صفحہ نمبر ۱۷/حدیث نمبر ۹۰۔

ابن حجر عَسْقَلانی،فتح الباری شرحُ البخاری، جلد ۸/صفحہ نمبر ۸۲/حدیث ۴۴۷۰،۳کے تحت۔

سَخَاوِی،القولُ الْبَدِیع،البابُ الرَّابع، صفحہ نمبر ۳۱۳۔

سُیُوطی، الجامع الصَّغیر، صفحہ نمبر ۵۳۲ / حدیث نمبر ۸،۸۱۲۔

سُیُوطی، الخَصَائِص الکبریٰ، باب حیاۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی قبرہ وصلاتہ فیہ۔۔، جلد ۲ / صفحہ نمبر ۴۸۹۔

سُیُوطی، اَلحَاوی لِلفتَاویٰ، جلد ۲ / صفحہ نمبر ۱۴۰۔

سَمہُودِی، وَفاءُ الوفا، الفصل الثَّانی، فی بقیۃ ادلۃ الزَّیارۃ، جلد ۴ / صفحہ نمبر ۱،۳۵۰۔

قَسطَلانی، اَلمَواہبُ اللَّدُنیَّہ، الفصل الثانی، زیارۃ قبرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جلد ۴ / صفحہ نمبر ۵۸۵۔

الصَّالحی، سُبُل الھُدیٰ وَالرَّشاد، ابواب غسلہ وتکفینہ والصَّلاۃ علیہ، جلد ۱۲ / صفحہ نمبر ۳۵۸۔

ابن حجر المکی، الجَوھَرُ المُنَظَّم، صفحہ نمبر ۶۲۔

المتقی ہندی، کنزالعُمَّال، جلد ۱ / صفحہ نمبر ۴۹۲ / حدیث نمبر ۲،۱۶۵۔

مُنَاوِی، فیض القدیر، جلد ۶ / صفحہ نمبر ۲۲۰ / حدیث نمبر ۸،۸۱۲۔

خفَاجی، نسیم الرِّیاض، البابُ الرَّابع من القسم الثَّانی فی حکم الصَّلاۃ علیہ۔۔، جلد ۵ / صفحہ نمبر ۸۰۔

زَرقانی، شرح الزَّرقانی علی المَواہب، جلد ۷ / صفحہ نمبر ۳۷۲۔

البانی، سِلسِلَۃُ الاحادِیث الضَّعیفۃ، جلد ۱ / صفحہ نمبر ۳۶۶ / حدیث نمبر ۲۰۳۔

حکم حدیث وشرح : اِس حدیث کی بنا پر بعض مخالفین اہل سنت یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریب سے دُرود پڑھنے والے کا دُرود تو سنتے ہیں لیکن جو شخص دُور سے پڑھتا ہے اُسے خود نہیں سنتے بلکہ وہ فرشتوں کے ذریعے آپ کو پہنچایا جاتا ہے۔ جواباً عرض ہے کہ۔

اوّلاً : یہ روایت موضوع (جھوٹی) ہے، کیونکہ اِس کے ایک راوی ابوعبدالرَّحمن محمد بن مَروان السُّدِی کو محدِّثین نے مُتَّہم بِالکِذب کہا ہے۔ ہم یہاں اِختصاراً چند مُحدِّثین کی آراء ابوعبدالرحمن محمد بن مروان السُّدّی کے متعلق نقل کررہے ہیں۔

امام محمد بن عمرو بن موسیٰ عُقَیْلِی علیہ الرَّحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۳۲۲ھ) اپنی تصنیف ''اَلضُّعَفَاءِ الکبیر'' میں نقل فرماتے ہیں۔

عَنِ ابْن نصیر یَقُوْلُ: مُحَمَّد بن مَرْوَان الْکَلْبِی کَذَّاب۔

''ابن نصیر نے کہا محمد بن مروان الکلبی کذاب ہے۔''

حوالہ: عُقَیْلِی، الضُّعَفَاءِ الکبیر، جلد۴/صفحہ ۱۳۶ (ترجمہ محمد بن مروان السُّدِّی)۔

امام ابی حاتم محمد بن حِبَّان علیہ الرَّحمۃ والرِّضوان (المتوفی ۳۵۴ھ) اپنی تصنیف ''کتابُ المَجْرُوحین من المُحَدِّثین'' میں نقل فرماتے ہیں۔

کَانَ مِمَّنْ یروی الْمَوْضُوعَات مِنَ الْأَثْبَات، لَا تحل کِتَابَۃ حَدِیْثُہُ۔

''یہ ثقات راویوں سے موضوعات روایت کرتا ہے، اس سے حدیث لکھنی جائز نہیں۔''

حوالہ: ابن حِبَّان، کتابُ المجروحین من المُحَدِّثین، جلد۲/صفحہ نمبر ۲۹۸/رقم ۹۷۹۔

امام جمال الدِّین ابی الحَجَّاج یوسف المِزّی علیہ الرحمہ (المتوفی ۷۴۲ھ) اپنی تصنیف ''تہذیبُ الکمال فی اَسماءِ الرِّجال'' میں نقل فرماتے ہیں۔

قَالَ عَبْدُ السَّلَامِ بْن عَاصِم عَنْ جَرِیْر بن عَبْد الحَمِیْد : کَذَّابٌ۔ قَالَ مُحَمَّد بن عبداللہ بن نُمَیْر : لَیْسَ بِشَیْءٍ۔ وَقَالَ صَالِح بن مُحَمَّد البَغْدَادِی الْحَافِظ : کَانَ ضَعِیْفاً وَکَانَ یضع الحَدِیْث أیضاً۔ وَقَالَ النَّسَائِیُّ : مَتْرُوْكُ الْحَدِیْث ، وَلَا یُکْتَب حَدِیْثُہُ۔

''عبدالسَّلام بن عاصم روایت کرتے ہیں، جریر بن عبدالحمید نے کہا : (ابوعبد الرحمن محمد بن مروان السُّدِّی) جھوٹا ہے۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر نے کہا : یہ کچھ بھی نہیں۔ صالح بن محمد

البغدادی الحافظ نے کہا : ضعیف ہے اور حدیثیں گھڑتا تھا۔ امام نسائی نے کہا : اس سے حدیث نہ لکھی جائے۔"

حوالہ: مِزّی، تہذیبُ الکمال، جلد ۲۶ / صفحہ نمبر ۳۹۳ / رقم ۵،۵۹۷ (ترجمہ محمد بن مروان السُّدّی)

امام شمس الدِّین محمد بن احمد الذَّہبی علیہ الرحمہ (المتوفی ۷۴۸ھ) "میزان الاعتدال فی نقد الرِّجال" میں اِس کے متعلق فرماتے ہیں۔

ترکوہ، واتہمہ بعضُھم بِالْکِذب، قَالَ الْبُخَارِیُّ: لَا یُکْتَب حَدِیْثُہُ لبَتَّة۔ وَقَالَ ابْنُ مَعِیْنٍ: لَیْسَ بِثِقَہ۔ وَقَالَ أَحْمَدُ: أَدرکتہ وَقَدْ کبر فترکتُہ۔

"محدِّثین نے اِسے ترک کر دیا، اور بعض نے اِس پر جھوٹ کی تہمت لگائی ہے۔ امام بخاری نے کہا : اِس سے ہرگز حدیث نہیں لی جائے گی۔ امام ابن معین نے کہا : وہ ثقہ نہیں ہے۔ امام احمد نے فرمایا : میں نے اس کو پایا کہ بوڑھا ہو چکا تھا میں نے (کذب کی بنا پر) اُسے ترک کر دیا۔"

حوالہ : ذَہبی، میزان الاعتدال، جلد ۶ / صفحہ نمبر ۳۲۸ (ترجمہ محمد بن مروان السُّدّی)۔

غرض کہ مُحدِّثین نے اِس راوی پر سخت جرحیں کی ہیں اور کسی ایک بھی معتبر محدث سے اس کی تعدیل منقول نہیں۔ لہذا یہ روایت موضوع اور گھڑی ہوئی ہے۔ چنانچہ۔

علامہ محمد بن احمد بن عبد الھادی رحمہ اللہ (المتوفی ۷۴۴ھ) "الصَّارِمُ المنکی" میں فرماتے ہیں۔

ھَذَا الْحَدِیْث مَوْضُوعٌ عَلَی رَسُوْلِ اللہِ ﷺ لَیْسَ لَہُ أَصْل وَلَمْ یحدث بِہِ أَبُوْھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ، وَلَا أَبُو صَالِح ، وَلَا الأَعْمَش ، وَمُحَمَّد بْن مَرْوَان

السُّدِّی مُتَّہِم بِالْکِذْب وَالْوضع ۔

''یہ حدیث رسول اللہ ﷺ پر گھڑی گئی ہے، اِس کی کوئی اصل نہیں، اور نہ ہی اِسے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا، نہ ابوصالح نے، اور نہ ہی اعمش نے اِسے روایت کیاہے، اور (اِس کاراوی) محمد بن مروان السُّدِّی مُتَّہم بالکذب و متہم بالوضع ہے۔''

حوالہ: ابن عبدالہادی، الصَّارِمُ المنکی ،صفحہ نمبر ۲۱۵۔

لہٰذا جب یہ روایت موضوع ہے تو اِس سے نبی کریم ﷺ کا دُور سے سننے کا اِنکار کرنا سراسر جہالت وحماقت ہے۔ نیز اِس روایت میں ابوعبدالرحمن محمد بن مروان السُّدِّی کے علاوہ ایک اور راوی العلاء بن عمرو الحنفی ہے یہ محدثین کے نزدیک متکلم فیہ ہے۔

ثانیاً : رب تبارک وتعالیٰ کی عطا وعنایت سے مخلوق کی آوازیں دُور ونزدیک سے یکساں طور پر سننا اَنبیاءِ کرام علیہم الصَّلوۃ والسَّلام کا معجزہ ہے۔ اور اِس کا ثبوت ہمیں قرآن کریم میں ملتا ہے، چنانچہ حضرت حضرت سلیمان علیہ السَّلام کے متعلق ہے۔

حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ج لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ o فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا ۔ الخ

''یہاں تک کہ جب (سلیمان علیہ السَّلام) چیونٹیوں کی وادی پر آئے ایک چیونٹی بولی اے چیونٹیو ! اپنے گھروں میں چلی جاؤ تمہیں کچل نہ ڈالیں سلیمان اور اُن کا لشکر بے خبری میں۔ تو اُس (چیونٹی) کی بات سے (سلیمان علیہ السَّلام) مسکرا کر ہنسے۔''

(قرآن کریم پارہ ۱۹/سورۃ النَّمل /آیت ۱۸-۱۹)

مُحدِّثین ومفسرین کرام اِس آیت کی تفسیر میں نقل فرماتے ہیں۔

سَمِعَ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَلَامَهَا مِنْ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ۔

''حضرت سلیمان علیہ السّلام نے اُس چیونٹی کی آواز تین (۳) میل کی دُوری سے سُنی تھی۔''

حوالجات: بَغوِی، مَعالم التَّنزِیل (تفسیر بغوی)، جلد ۶/صفحہ نمبر ۱۵۱ (سورۃُ النَّمل، الآیۃ ۱۷)۔

زَمَخْشَری، تفسیر الکشّاف، جلد ۳/صفحہ نمبر ۳۴۳ (سورۃُ النَّمل، الآیۃ ۱۷)۔

قُرطبی، اَلجامِع الاحکامِ القرآن، جلد ۱۶/صفحہ نمبر ۱۲۰ (سورۃُ النَّمل، الآیۃ ۱۷)۔

نَسفی، مدارِک التَّنزِیل (تفسیر مدارک)، جلد ۲/صفحہ نمبر ۵۹۷ (سورۃُ النَّمل، الآیۃ ۱۷)

علی بن محمد خازِن، تفسیر الخازِن، جلد ۳/صفحہ نمبر ۳۴۱ (سورۃُ النَّمل، الآیۃ ۱۷)۔

دَمیری، حیاۃُ الحیوانِ الکبری، بابُ النَّمل/رقم ۹۷۸، جلد ۴/صفحہ نمبر ۱۱۲۔

سُیُوطی، تفسیر جلالَین، صفحہ نمبر ۳۱۸ (سورۃُ النَّمل، الآیۃ ۱۷)۔

مجیر الدِّین المَقدَسی، فتح الرَّحمن فی تفسیر القرآن، جلد ۵/صفحہ نمبر ۱۲۲۔ (النَّمل، ۱۷)۔

اِسماعیل حقّی، تفسیر رُوحُ البَیان، جلد ۶/صفحہ نمبر ۳۵۷ (سورۃُ النَّمل، الآیۃ ۱۷)۔

سلیمان بن عمر، تفسیر جمل، جلد ۵/صفحہ نمبر ۴۲۹ (سورۃُ النَّمل، الآیۃ ۱۷)۔

قاضی ثناءُ اللہ پانی پتی، تفسیرُ المظہری، جلد ۷/صفحہ نمبر ۱۱۱ (سورۃُ النَّمل، الآیۃ ۱۷)۔

آلوسی، تفسیر رُوح المَعانی، جلد ۱۰/صفحہ نمبر ۱۷۱ (سورۃُ النَّمل، الآیۃ ۱۷)۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے کوہِ طور پر اللہ ربُّ العزّت کی لامحدود صِفات میں سے ایک صفت کی ایک تَجَلّی دیکھی، اُس کا نتیجہ کیا ہوا؟ حدیث پاک میں ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : لَمَّا كَلَّمَ اللهُ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ كَانَ یُبْصِرُ دَبِیْبَ النَّمْلِ عَلَی الصَّفَا فِیْ اللَّیْلَةِ الظَّلْمَاءِ مِنْ مَسِیْرَۃِ عَشْرَۃِ فَرَاسِخَ ۔

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا : جب حضرت موسیٰ علیہ السَّلام سے اللہ تعالیٰ نے (کوہِ طور پر) کلام فرمایا (اور اُنھوں نے اللہ تعالیٰ کی ایک صفت کی ایک تجلی کی جھلک دیکھی) تو آپ علیہ السَّلام اَندھیری رات میں پتھر پر دس فرسَخ (۳۰/میل یا ۴۸/کلومیٹر) کے فاصلہ سے چیونٹی کو رینگتے ہوئے دیکھ لیتے تھے۔“

حوالجات: طبرانی، المُعجم الصَّغیر، جلد ۱/صفحہ نمبر ۶۵/حدیث نمبر ۷۷۔

دَیلمی، مُسندُ الفِردَوس، جلد ۳/صفحہ نمبر ۴۲۴/حدیث نمبر ۵،۳۰۱۔

قاضی عیاض، الشِّفَاء، البابُ الثّانی فی تکمیل محاسنہ فصل وأماوفورعقلہ، جلد ۱/صفحہ نمبر ۶۹۔

ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، جلد ۳/صفحہ نمبر ۴۷۳ (سورۃُ الاعراف، الآیۃ ۱۴۳)۔

ہیثمی، مجمع الزَّوائد، جلد ۸/صفحہ نمبر ۳۷۳/حدیث نمبر ۱۳،۷۷۷۔

دَمیری، حیاۃ الحیوانِ الکبری، بابُ النَّمل/رقم ۹۷۸، جلد ۴/صفحہ نمبر ۱۰۹۔

المتقی ہندی، کنزالعُمّال، جلد ۱۱/صفحہ نمبر ۵۱۰/حدیث نمبر ۳۲،۳۸۱۔

خفَاجی، نسیم الرِّیاض، البابُ الثّانی فصل فی قوۃ عقلہ ﷺ ۔۔۔، جلد ۲/صفحہ نمبر ۶۰۔

امام شِہَابُ الدِّین احمد بن محمد الخفَاجی علیہ الرَّحمہ (المتوفی ۱۰۶۹ھ) ”نسیم الرِّیاض فی شرح شِفَاءِ القاضی عیاض“ میں اِس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وَ لَمَّا کَانَتْ هَذِهِ الْقُوَّةُ حصلت لِلْکَلِیْمِ بِالتَّجَلِّی فحصولَهَا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْأَسْرَاءِ۔

''جب یہ قوت حضرت کلیم (موسیٰ علیہ السّلام) کو اللہ تعالیٰ کی تَجَلِّی دیکھنے سے حاصل ہوئی تو ہمارے نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا معراج (میں اللہ تعالیٰ کے دیدار) کے بعد کیا حال ہوگا۔''

حوالہ: خَفَاجی، نسیم الرِّیاض، الباب الثّانی فصل فی قوۃ عقلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔۔۔، جلد ۲/صفحہ نمبر ۶۰۔

ہمارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاءِ کرام علیہم السّلام کے سردار وامام ہیں، بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بصارت وسماعت کی قوت تمام اَنبیاء کرام علیہم السّلام سے بے اِنتہا بڑھ کر ہیں، چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنِیَا ، فَأَنَا أَنْظُرُ اِلَیْهَا وَ اِلٰی مَاهُوَ کَائِنٌ فِیْهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ ، کَأَنَّمَا أَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ هٰذِهِ۔

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: بیشک اللہ عزَّ وجلَّ نے میرے سامنے دُنیا لاکر رکھ دی ہے، میں دُنیا کو اور اُس میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب کچھ دیکھ رہا ہوں، ایسے ہی دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔''

حوالجات: ابونُعیم، حِلْیَۃُ الاوَلیاء، جلد ۶/صفحہ نمبر ۱۰۱/حدیث نمبر ۷،۹۷۹۔

اَصْبَهَانی، التَّرغیبُ وَالتَّرہیب، جلد ۲/صفحہ نمبر ۲۱۱/حدیث نمبر ۱،۴۵۶۔

ہیثمی، مجمع الزّوائد، جلد ۸ رصفحہ نمبر ۵۱۰ رحدیث نمبر ۱۴،۰۶۷۔

سُیُوطی، جمع الجوامع (الجامع الکبیر)، جلد ۲ رصفحہ نمبر ۱۷۶ رحدیث نمبر ۴،۸۵۳۔

قَسطَلانی، المَواہبُ اللّدُنّیہ، جلد ۳ رصفحہ نمبر ۵۵۹۔

المتقی ہندی، کنزالعُمّال، جلد ۱۱ رصفحہ نمبر ۴۲۰ رحدیث نمبر ۳۱،۹۷۱۔

زَرقانی، شرح المَواہب، الفصل الثّالث فی انبائہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔۔۔، جلد ۱۰ رصفحہ نمبر ۱۲۳۔

ایک دوسری روایت میں ہے۔

عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : اِنِّیْ أَرَی مَالَا تَرَوْنَ ، وَأَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ ، أَطَّتِ السَّمَاءُ ، وَحَقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ ، مَا فِیْهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ ، وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ ، لَضَحِكْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْراً۔

”حضرت ابو ذَر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا : میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، اور میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے، آسمان چرچراتا ہے، اور اُس کا یہ چرچرانا اُس کا حق ہے، کیونکہ اُس میں چار اُنگل جتنی بھی جگہ نہیں مگر یہ کہ فرشتے اپنی پیشانیاں اللہ کے حضور سجدے میں رکھے ہوئے ہیں، اللہ کی قسم ! میں جو جانتا ہوں اگر وہ تمہیں معلوم ہو جائے تو تم بہت کم ہنسو اور بہت زیادہ روؤ۔“

حوالجات: ترمذی، سُنن التّرمذی، ابوابُ الزُّھد، حدیث نمبر ۲،۳۱۲۔

ابن ماجہ، سُنَن ابن ماجہ، ابوابُ الزُّھد، بابُ الحزن والبکاء، حدیث نمبر ۳۰۹۔

احمد، مسند الامام احمد بن حنبل، جلد ۵ رصفحہ نمبر ۱۷۳ رحدیث نمبر ۲۱،۵۱۶۔

طَحَاوِی، شرح مشکل الآثار، جلد ۳ / صفحہ نمبر ۱۶۸ / حدیث نمبر ۱۳۵،۱۔

طبرانی، المعجم الکبیر، جلد ۳ / صفحہ نمبر ۲۰۱ / حدیث نمبر، ۳،۱۲۲ (عن حکیم بن حزام)۔

حاکم، اَلْمُستَدرَک، جلد ۲ / صفحہ نمبر ۵۵۴ / حدیث نمبر ۳،۸۸۳۔

ابونعیم، حِلْیَۃُ الاوْلیا، جلد ۲ / صفحہ نمبر ۲۳۶ / حدیث نمبر ۲،۱۹۱۔

ابونعیم، دلائل النُّبوۃ، جلد ۲ / صفحہ نمبر ۴۲۲ / حدیث نمبر ۳۶۰۔

بیہقی، شُعَبُ الایمان، جلد ۱ / صفحہ نمبر ۴۸۴ / حدیث نمبر ۷۸۳۔

دَیلمی، مَسْنَدُ الفِردَوس، جلد ۱ / صفحہ نمبر ۷۷ / حدیث نمبر ۲۳۳۔

بغوی، شرح السُّنَّۃ، جلد ۱۴ / صفحہ نمبر ۳۷۰ / حدیث نمبر ۴،۱۷۲۔

قرطبی، الجامع الاحکامِ القرآن، جلد ۵ / صفحہ نمبر ۴۲۸ (سورۃ آل عمران، الآیۃ ۱۷۵)۔

ابن کثیر، تفسیر القرآن (تفسیر ابن کثیر)، جلد ۸ / صفحہ نمبر ۲۷۰ (سورۃ المدثر، الآیۃ ۳۱)۔

سُیُوطی، الدُّرُّ المَنثُور، جلد ۳ / صفحہ نمبر ۲۶۵ (سورۃ التوبۃ، الآیۃ ۸۲)۔

المتقی ہندی، کنز العُمّال، جلد ۱۰ / صفحہ نمبر ۳۶۴ / حدیث نمبر ۲۹،۸۲۹۔

البانی، السِّلْسِلَۃُ الصَّحیحۃ، جلد ۴ / صفحہ نمبر ۲۹۹ / حدیث نمبر ۱،۷۲۲۔

معلوم ہوا کہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دُور ونزدیک سے یکساں دیکھتے و سنتے ہیں۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخلوقات کا عام کلام سن لیتے ہیں تو بلا شبہ دُرودِ پاک بدرجہ اَولیٰ سنتے ہیں۔

حدیث (۱۹) : وَأَخْبَرَنَا أَبُوعَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ ، أَنْبَأَ أَبُوعَبْدِ اللهِ الصَّفَّارُ ، ثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي الدُّنْيَا ، حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الرِّجَالِ ،

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ! هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَأْتُوْنَكَ فَيُسَلِّمُوْنَ عَلَيْكَ أَ تَفْقَهُ سَلَامَهُمْ ؟ قَالَ : نَعَمْ ! وَأَرُدُّ عَلَيْهِمْ ۔

''حضرت سلیمان بن سحیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ : مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی ، میں نے عرض کیا : یا رسول اللہ ﷺ ! جو لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں کیا آپ اُن کا سلام سمجھتے ہیں ؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا : ہاں ! اور میں اُن کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں ۔''

تخریج حدیث :

بیہقی ، شُعَبُ الایمان ، جلد ۳ / صفحہ نمبر ۴۹۱ / حدیث نمبر ۴،۱۶۵ ۔

غزالی ، اِحیاءُ العُلوم ، کتابُ ذِکرِ الموت ومابعدہ ، البابُ السَّادس ، جلد ۹ / صفحہ نمبر ۴۶۰ ۔

قاضی عیاض ، الشِّفَا ، البابُ الرَّابع فی حکم الصَّلاۃ علیہ والتسلیم ۔۔، جلد ۲ / صفحہ نمبر ۸۰ ۔

سَخَاوِی ، القولُ البدِیع ، البابُ الرَّابع ، صفحہ نمبر ۳۲۳ ۔

سُیُوطی ، الدُّرُّ المَنثُور ، جلد ۱ / صفحہ نمبر ۲۳۷ (سورۃ البقرۃ ، الآیۃ ۲۰۳) ۔

سَمہُودِی ، وَفاءُ الوفا ، الفصل الثَّانی ، فی بقیۃ ادلۃ الزّیارۃ ، جلد ۴ / صفحہ نمبر ۱،۳۵۱ ۔

قَسطلانی ، المَواہبُ اللَّدُنیَّہ ، الفصل الثَّانی ، زیارہ قبرہ ﷺ ، جلد ۴ / صفحہ نمبر ۵۸۵ ۔

الصَّالحی ، سُبُل الھُدیٰ وَالرَّشاد ، ابواب غسلہ وتکفینہ والصَّلاۃ علیہ ، جلد ۱۲ / صفحہ نمبر ۳۵۷ ۔

شاہ عبدالحق ، جذبُ القلوب الی دِیارِ المحبوب ، باب چہاردہم ، صفحہ نمبر ۱۹۹ ۔

خفَاجی ، نسیم الرِّیاض ، البابُ الرَّابع من القسم الثَّانی فی حکم الصلاۃ علیہ ۔۔، جلد ۵ / صفحہ نمبر ۸۴ ۔

حکم حدیث : یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ حضرت سلیمان بن سحیم المدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر تابعی ہیں، اُن کا اِنتقال ابو جعفر منصور کے دورِ خلافت میں ہوا۔ اَحادیث میں ثقہ ہیں، امام مسلم، امام ابو داوٗد، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے ان سے روایات لی ہیں۔

حوالہ : ابن سعد، الطَّبقَاتُ الکبریٰ، جلد ۷ ؍ صفحہ نمبر ۵۱۴ ؍ رقم ۲۰۵۷۔

مِزّی، تہذیبُ الکمال، جلد ۱۱ ؍ صفحہ نمبر ۴۳۴ ؍ رقم ۲،۵۱۹۔

ابن حجر، تہذیبُ التَّہذِیب، جلد ۳ ؍ صفحہ نمبر ۳۰ ؍ رقم ۳،۰۰۱۔

اِس حدیث پاک سے چار باتیں ثابت ہوئی۔

اولاً : آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر مبارک میں باحیات ہے، اور آپ کی یہ حیات حقیقی، حِسّی و دُنیاوی ہے۔

ثانیاً : آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر انور سے زائر کو دیکھتے اور پہچانتے۔

ثالثاً : آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر انور میں زائر کا سلام سنتے ہیں۔

رابعاً : آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر انور سے زائر کے سلام کا جواب بھی مرحمت فرماتے ہیں۔

ایک حدیث پاک میں ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ : مَنْ زَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ ، کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ۔

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا : جس نے میرے وِصال کے بعد میری قبر کی زیارت کی، وہ ایسا ہے جیسے اُس نے میری حیات میں میری زیارت کی۔“

یہ روایت سنداً ضعیف ہے لیکن اِس کے متعدد طُرق ہے، اِسے ہر زمانے کے مُحَدِّثین نے روایت کیا، اور اِسے مقبول جانا۔ ائمہ ومحدثین کا قاعدہ ہے کہ کثرتِ طُرق کے سبب ضعیف روایت قوی اور حسن ہو جاتی ہے۔ نیز محدثین کا اُصول ہے کہ فضائل ومناقب میں ضعاف قابل قبول ہوتی ہے۔

حوالجات: الجَنَدی، فضائلُ المدینہ، صفحہ نمبر ۳۹/حدیث نمبر ۵۲۔

عُقَیلی، اَلضُّعفَاءِ الکبیر، جلد ۳/صفحہ نمبر ۴۵۷/رقم ۱،۵۱۳ (فضالۃ بن سعید بن زمیل)

طبرانی، المعجم الکبیر، جلد ۱۲/صفحہ نمبر ۳۱۰/حدیث نمبر ۱۳،۴۹۶۔

طبرانی، المعجم الاوسط، جلد ۱/صفحہ نمبر ۲۲۲/حدیث نمبر ۲۸۷۔

ابن عَدِی، الکامل، جلد ۴/صفحہ نمبر ۶۴/حدیث ۵،۴۵۸۔

دَارقطنی، سُنَنُ الدَّارقطنی، جلد ۳/صفحہ نمبر ۳۳۳/حدیث نمبر ۲،۶۹۳۔

بیہقی، شُعَبُ الایمان، جلد ۳/صفحہ نمبر ۴۸۹/حدیث نمبر ۴،۱۵۴۔

بیہقی، السُّنَنُ الکبریٰ، جلد ۵/صفحہ نمبر ۴۰۳/حدیث نمبر ۱۰،۲۷۴۔

اَصْفَہانی، التَّرغیب والتَّرہیب، جلد ۲/صفحہ نمبر ۲۷/حدیث نمبر ۱،۰۸۰۔

غزالی، اِحیاءُ العلوم، کتابُ اَسرارُ الحج، الجملۃ العاشرۃ، جلد ۲/صفحہ نمبر ۲۰۷۔

قاضی عیاض، الشِّفَاء، البابُ الرَّابع فی حکم الصَّلاۃ، جلد ۲/صفحہ نمبر ۸۴۔

ابی الیمن بن عساکر، اِتحَافُ الزَّائر واِطراف المقیم للسَّائر، صفحہ نمبر ۲۹۔

ابن جوزی، الوفا باحوال المُصطَفٰے، صفحہ نمبر ۸۱۶/حدیث نمبر ۱،۵۲۹۔

ابن جوزی، مُثِیرُ الغَرَامِ السَّاکن، صفحہ نمبر ۴۸۶۔

ابن قُدامہ حنبلی، المُغنی، جلد ۵/صفحہ نمبر ۴۶۵۔

ابن نجّار، الدُّرَّۃُ الثَّمِیْنَۃ فی تاریخ المدینۃ، صفحہ نمبر ۲۲۱۔

ابن قدامہ المُقدِسی، الشَّرح الکبیر، جلد ۹/صفحہ نمبر ۲۷۳/المسالۃ ۲۱،۳۲۶۔

ابنُ الحاج، اَلْمَدْخَل، باب زیارۃ سَیِّدِ الاوَّلین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، جلد ۱/صفحہ نمبر ۲۶۱۔

تقی الدِّین سُبکی، شِفَاءُ السَّقَام فی زیارۃِ خیر الانام، صفحہ نمبر ۱۱۸۔

ابن کثیر، مُسْنَدُ الفاروق، جلد ۱/صفحہ نمبر ۵۲۷/حدیث نمبر ۳۶۳۔

ہَیْثَمی، مجمع الزَّوائد، جلد ۳/صفحہ نمبر ۶۶۶/حدیث نمبر ۵،۸۴۴۔

مَقْرِیْزی، اِمْتَاعِ الاسماع، جلد ۱۴/صفحہ نمبر ۶۱۷۔

ابن حجر عَسْقَلانی، الْمَطَالِبُ الْعَالیہ، جلد ۷/صفحہ نمبر ۱۵۸/حدیث نمبر ۱،۳۲۳۔

ابن حجر عَسْقَلانی، تلخیص الحَبِیْر، جلد ۲/صفحہ نمبر ۵۰۸/حدیث نمبر ۱،۰۷۷۔

سَخَاوی، الْمَقَاصِدُ الحَسَنَہ، صفحہ نمبر ۴۷۳ (حدیث نمبر ۱،۱۲۳ کے تحت)۔

سُیُوطی، اَلدُّرُّ المنثور، جلد ۱/صفحہ نمبر ۲۳۷ (سورۃ البقرۃ، الآیۃ ۲۰۳)۔

ابن حجر المکی، الجَوھَرُ الْمُنَظَّم، الفصل الثّانی، فضائل الزِّیارۃ وفوائدھا، صفحہ نمبر ۴۳۔

المتقی ہندی، کنزُ العُمّال، جلد ۵/صفحہ نمبر ۱۳۵/حدیث نمبر ۱۲،۳۶۸۔

ملا علی قاری، شرح الشِّفَاء، جلد ۲/صفحہ نمبر ۱۵۰۔

عَجْلُونی، کَشْفُ الخَفَاء، جلد ۲/صفحہ نمبر ۲۹۷ (حدیث نمبر ۲،۴۸۹ کے تحت)۔

الزَّبِیْدی، اِتحافُ السَّادۃِ الْمُتَّقِین، کتابُ اَسرارُ الحج، جلد ۴/صفحہ نمبر ۷۰۱۔

شَوکانی، الفوائدُ المجموعۃ، صفحہ نمبر ۱۱۷۔

ایک دوسری روایت میں بعض الفاظ کا اِضافہ ہے۔

عَنْ حَاطِبٍ قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَنْ زَرَانِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَکَاَنَّمَا

زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ ، وَمَنْ مَاتَ بِاَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بُعِثَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

''جس نے میرے اِنتقال کے بعد میری (قبر کی) زیارت کی ،گویا اُس نے میری زندگی میں میری زیارت کی،اور جو شخص حرمین (یعنی مکہ معظمہ و مدینہ منوّرہ) میں سے کسی ایک میں اِنتقال کرجائے قیامت میں اَمن والوں میں اُٹھایا جائے گا۔''

حوالجات: دارقطنی،سُنَنُ الدَّارقطنی،جلد۳؍صفحہ نمبر۳۳۴؍حدیث نمبر۲،۶۹۴۔

بیہقی،شُعَبُ الایمان،جلد۳؍صفحہ نمبر۴۸۸؍حدیث نمبر۴،۱۵۱۔

ابی الیمن بن عساکر،اِتحافُ الزَّائرو اِطراف المقیم للسَّائر،صفحہ نمبر۲۹۔

مُنذِری،التَّرغیب والتَّرہیب،کتابُ الحج،حدیث نمبر۱،۸۹۰۔

ذہبی،مِیزانُ الاعتدال،جلد۷؍صفحہ نمبر۶۳ (ترجمہ ہارون بن قزعۃ المدنی)۔

تقی الدِّین سُبکی،شِفَاءُ السَّقَام فی زیارۃِ خیر الانام،الحدیث الثَّامن،صفحہ نمبر۱۳۸۔

ابن حجر عَسقلانی،لِسَانُ المِیزان،جلد۸؍صفحہ نمبر۳۰۹ (ترجمہ ہارون بن قزعۃ المدنی)

سُیُوطی،اَلدُّرُّالمنثور،جلد۱؍صفحہ نمبر۲۳۷ (سورۃ البقرۃ،الآیۃ۲۰۳)۔

قَسطلانی،المَواہبُ اللَّدُنّیہ،الفصل الثَّانی،زیارۃ قبرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،جلد۴؍صفحہ نمبر۵۷۱۔

المتقی ہندی،کنزالعُمّال،جلد۵؍صفحہ نمبر۱۳۵؍حدیث نمبر۱۲،۳۷۲۔

الزَّبیدی،اِتحافُ السَّادۃِ المُتَّقین،کتابُ اَسرارُالحج،جلد۴؍صفحہ نمبر۷۰۱۔

حدیث (۲۰) : وَمِمَّا یَدُلُّ عَلٰی حَیَاتِہِمْ مَا أَخْبَرَنَا أَبُوْعَبْدِ اللہِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللہِ الْحَافِظُ ، أَخْبَرَنِیْ أَبُوْمُحَمَّدٍ الْمُزَنِیّ ، ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسٰی ، ثَنَا أَبُوالْیَمَانِ ، أَنْبَأَ شُعَیْبٌ ، عَنِ الزُّھْرِیِّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِیْ أَبُوْسَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ ، وَسَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیِّبِ ، أَنَّ أَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ : اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَرَجُلٌ مِنَ الْیَهُوْدِ ، فَقَالَ الْمُسْلِمُ : وَالَّذِی اصْطَفٰی مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْعَالَمِیْنَ ، فَأَقْسَمَ بِقَسَمٍ ، فَقَالَ الْیَهُوْدِیُّ : وَالَّذِی اصْطَفٰی مُوْسٰی عَلَى الْعَالَمِیْنَ ، فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذٰلِكَ یَدَهُ فَلَطَمَ الْیَهُوْدِیَّ فَذَهَبَ الْیَهُوْدِیُّ إِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِیْ كَانَ مِنْ أَمْرِهٖ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی فَإِنَّ النَّاسَ یُصْعَقُوْنَ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ یُفِیْقُ فَإِذَا مُوْسٰی بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِیْ أَكَانَ مِمَّنْ صُعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِیْ أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَی اللهُ عَزَّوَجَلَّ۔

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِیْحِ عَنْ أَبِی الْیَمَانِ ، وَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَغَیْرِهٖ عَنْ أَبِی الْیَمَانِ۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں : ایک مسلمان اور ایک یہودی کی آپس میں تلخ کلامی ہوگئی، مسلمان نے کہا : اُس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو تمام جہانوں پر اَفضیلت بخشی، اِس پر اُس نے ایک قسم کھائی۔ یہودی بولا : اُس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السّلام کو تمام جہانوں پر اَفضیلت بخشی۔ اِس پر مسلمان نے ہاتھ اُٹھا کر یہودی کو زوردار طمانچہ مار دیا، یہودی نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اپنا اور مسلمان کا باہم واقعہ سنایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا : مجھے موسیٰ علیہ السّلام پر فضیلت نہ دو کیونکہ لوگ کڑک (صور کی آواز) سے بے ہوش ہو جائیں گے اور سب سے پہلے مجھے اَفاقہ ہوگا، اچانک میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ

السّلام عرش کا پایا پکڑے ہوں گے، میں اَز خود نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں سے ہوں گے اور مجھ سے پہلے اُنھیں ہوش آجائے گا، یا پھر اُن میں سے ہوں گے کہ جن کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اِس سے مستثنیٰ فرمایا ہے۔"

تخریج حدیث :

بخاری، صحیح البخاری، کتابُ الخصومات، بابُ ما یذکر فی الاشخاص، حدیث نمبر ۲،۴۱۱۔

کتابُ الانبیاء، بابُ وَفاۃ موسیٰ علیہ السّلام، حدیث نمبر ۳،۴۰۸۔

کتابُ الرِّقاق، بابُ نفخ الصُّور، حدیث نمبر ۶،۵۱۷۔

مسلم، صحیح مسلم، کتابُ الفَضَائل، باب فضائل موسیٰ علیہ السّلام، حدیث نمبر ۶،۱۵۳۔

اَبو داوٗد، سُنَن اَبی داوٗد، کتابُ السُّنّۃ، باب فی التخییر بین الانبیاء، حدیث نمبر ۴،۶۷۱۔

ابن اَبی شَیْبَہ، المُصَنَّف، جلد ۱۱/ صفحہ نمبر ۵۲۶/ حدیث نمبر ۳۲،۴۹۷۔

احمد، مسند الامام احمد بن حنبل، جلد ۲/ صفحہ نمبر ۲۶۴/ حدیث نمبر ۷،۵۸۶۔

نَسَائی، السُّنَنُ الکبریٰ، جلد ۱۰/ صفحہ نمبر ۲۴۲/ حدیث نمبر ۱۱،۳۹۳۔

ابو یعلی، مُسْنَدِ اَبی یعلی، جلد ۱۱/ صفحہ نمبر ۵۲۰/ حدیث نمبر ۶،۶۴۳۔

طَحَاوی، شرح معانی الآثار، جلد ۴/ صفحہ نمبر ۳۱۵/ حدیث نمبر ۷،۱۱۳۔

بغوی، شرح السُّنّۃ، جلد ۱۵/ صفحہ نمبر ۱۰۶/ حدیث نمبر ۴،۳۰۲۔

تقی الدِّین سُبکی، شِفَاءُ السَّقَام فی زیارۃِ خیر الانام، صفحہ نمبر ۳۹۶۔

سَمْہُودِی، وَفاءُ الوفا، الفصل الثّانی، فی بقیۃ ادلۃ الزّیارۃ، جلد ۴/ صفحہ نمبر ۱،۳۵۳۔

حکم حدیث : یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

حدیث (۲۱) : وَفِي الْحَدِيْثِ الثَّابِتِ عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : لَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللهِ تَعَالٰى ، فَإِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَيُصْعَقُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ أُخْرٰى ، فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ (أَوْفِيْ أَوَّلِ مَنْ بُعِثَ) فَإِذَا مُوْسٰى آخِذٌ بِالْعَرْشِ ، فَلَا أَدْرِيْ أَحُوسِبَ بِصَعْقَةِ يَوْمِ الطُّوْرِ أَمْ بُعِثَ قَبْلِيْ۔

وَ هٰذَا اِنَّمَا يَصِحُّ عَلٰى أَنَّ اللهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ رَدَّ اِلَى الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَرْوَاحَهُمْ ، فَهُمْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ كَالشُّهَدَاءِ ، فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ النَّفْخَةَ الْأُوْلٰى صَعِقُوْا فِيْ مَنْ صَعِقَ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ مَوْتًا فِيْ جَمِيْعِ مَعَانِيْهِ اِلَّا فِيْ ذَهَابِ الْاِسْتِشْعَارِ ، فَإِنَّ كَانَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللهُ عَزَّوَجَلَّ بِقَوْلِهِ : اِلَّا مَنْ شَآءَ اللهُ [النّمل،۸۷] ، فَإِنَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَا يَذْهَبُ بِاسْتِشْعَارِهِ فِيْ تِلْكَ الْحَالَةِ وَيُحَاسِبُهُ بِصَعْقَةِ يَوْمِ الطُّوْرِ۔

وَيُقَالُ : اِنَّ الشُّهَدَاءَ مِنْ جُمْلَةِ مَنِ اسْتَثْنَى اللهُ عَزَّوَجَلَّ بِقَوْلِهِ : اِلَّا مَنْ شَآءَ اللهُ [النّمل،۸۷] ، وَرُوِّيْنَا فِيْهِ خَبَرًا مَرْفُوْعًا ، وَهُوَ مَذْكُوْرٌ مَعَ سَائِرِ مَا قِيْلَ فِيْ كِتَابِ ''الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ''۔ وَبِاللهِ التَّوْفِيْقُ۔

''اور صحیح حدیث میں ہے، حضرت اَعرج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، اُنھوں نے نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایا : اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو باہم ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو، اس لئے کہ جب

صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین کی ہر جان پر غشی طاری ہو جائے گی سوائے اُس کے جسے اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ فرمائے گا۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے مجھے اُٹھایا جائے گا اچانک (میں دیکھوں گا) کہ حضرت موسیٰ علیہ السَّلام عرش کو پکڑے ہوئے ہوں گے، اب میں نہیں کہتا کہ کیا طُور کی بے ہوشی ہی اُن کی کفایت کر چکی یا وہ مجھ سے پہلے اُٹھائے گئے ہوں گے۔''

اور یہ صحیح ہے اس لیے کہ اللہ جلّ شَانہٗ نے اَنبیاءِ کرام علیہم السَّلام پر اُن کی اَرواح لوٹا دیں ہے، اب وہ اپنے رب کے یہاں شُہدَا ء کی طرح زندہ ہیں۔ چنانچہ پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو سب پر غشی طاری ہوگی اور یہ ایک اِعتبار سے موت ہوگی بلکہ محض شعور کھو جانے کا نام ہوگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السَّلام کو اللہ عزَّ وجلَّ نے اِس سے مستثنیٰ کیا ہے، اُس کا فرمان ہے : ''سوائے اُس کے جسے اللہ چاہے۔'' (النّمل، ۸۷)، اللہ عزَّ وجلَّ اب اِس حالت میں اُن کے شعور بھی نہ کھونے دے گا طور کے صَعْقَہ میں ہی اُن کا محاسبہ ہو چکا۔

علماء فرماتے ہیں : شُہدَا ء بھی اِن میں سے ہیں جن کو اللہ عزّوَجَلَّ نے اپنے فرمان : ''سوائے اُس کے جسے اللہ چاہے۔'' (النّمل، ۸۷)، میں مستثنیٰ فرمایا ہے، شہدا کے متعلق ہم نے ایک مرفوع روایت ذکر کی ہے اور اُس روایت کو دوسری دیگر روایات کے ساتھ کتاب ''اَلْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ''، میں نقل کیا ہے۔ اور اللہ سے ہی توفیق کی اُمید ہے۔''

تخریج حدیث :

بخاری، صحیح البخاری، کتابُ اَحادیث الانبیاء، حدیث نمبر ۳۴۱۴، ۳۔

مسلم، صحیح مسلم، کتابُ الفَضَائل، باب فضائل موسیٰ علیہ السَّلام، حدیث نمبر ۶۱۵۱، ۶۔

ابن اَبی شَیْبَہ، المُصَنَّف، جلد ۱۱/صفحہ نمبر ۵۲۶/حدیث نمبر ۳۲،۴۹۷۔

احمد، مسند الامام احمد بن حنبل، جلد ۳/صفحہ نمبر ۱۴۱/حدیث نمبر ۱۱،۳۶۵۔

نَسَائی، السُّنَنُ الکبریٰ، جلد ۱۰/صفحہ نمبر ۲۴۲/حدیث نمبر ۱۱،۳۹۴۔

ابو یعلی، مُسْنَدِ اَبی یعلی، جلد ۱۱/صفحہ نمبر ۵۲۰/حدیث نمبر ۶،۶۴۳۔

طَحَاوی، شرح معانی الآثار، جلد ۴/صفحہ نمبر ۳۱۵/حدیث نمبر ۷،۱۱۳۔

بیہقی، اَلْبَعْثِ وَ النُّشُوْر، باب ما جاء فی انقضاءِ الدُّنیا ۔۔ صفحہ نمبر ۲۰۲/حدیث نمبر ۲۳۵۔

بغوی، شرح السُّنَّۃ، جلد ۱۵/صفحہ نمبر ۱۰۵/حدیث نمبر ۴،۳۰۱۔

قرطبی، التَّذْکِرَۃ باحوالِ الْمَوْتٰی و اُمورِ الآخرہ، جلد ۱/صفحہ نمبر ۴۵۷۔

ابن تیمیہ، مجموع فتاویٰ، جلد ۱۶/صفحہ نمبر ۳۶۔

ابن قَیِّم، کتابُ الرُّوح، المسالۃ الرَّابعۃ، وھی انَّ الرُّوح ھل تموت ۔۔ صفحہ نمبر ۱۰۰۔

سُیُوطی، جمع الجوامع (الجامع الکبیر)، جلد ۱۱/صفحہ نمبر ۲۷۶/حدیث نمبر ۲۵،۱۰۲۔

المتقی ہندی، کنز العُمَّال، جلد ۵/صفحہ نمبر ۱۳۵/حدیث نمبر ۱۲،۳۷۳۔

حکم حدیث : یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

آخر کِتَاب حَیَاۃُ الْأَنْبِیَاء عَلَیْھِمُ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

یہ کتاب حیاۃُ الانبیاء علیہم الصَّلاۃ والسَّلام کے متعلق آخری کلمات ہیں، اور سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا اور صلوۃ وسلام ہو ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر۔

☆☆☆